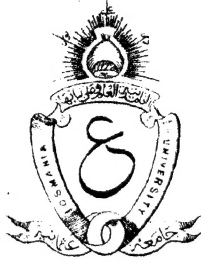


UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224571

UNIVERSAL
LIBRARY



سلسلہٴ علامہ محمد علی صاحب رحمہ اللہ رسالہ طبعی علم

جلد سوم

(آوازِ مقناطیسیت - برقی روین اور بارین)

ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس آف پرائیکٹل فزکس مصنفہ پروفیسر آرتھر شوٹو پروفیسر سی سی لینر
(مع ترمیم و اضافہ)
برائے انٹرمیڈیٹ

مولوی محمد عبدالرحمن خان صاحب بی بی سی آنرز لندن
اسوشیٹ آف دی رائل کالج آف سائنس لندن فیلو آف دی رائل سوسائٹی آف لندن
پروفیسر فزکس (طبیعیات) نظام کالج
۱۳۳۹ھ ۱۳۳۸ھ ۱۹۲۱ء

عبداللطیف صاحب کالج لاہور
طبع و اشاعت

مُقَدِّمہ



دنیا میں ہر قوم کی زندگی میں ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب کہ اُس کے قوائے ذہنی میں انخطاط کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں، ایجاد و اختراع اور غور و فکر کا مادہ تقریباً مفقود ہو جاتا ہے، تخیل کی پرداز اور نظر کی جولانی تنگ اور محدود ہو جاتی ہے، علم کا دار و مدار چند رسمی باتوں اور تقلید پر رہ جاتا ہے۔ اُس وقت قوم یا تو بیکار اور مردہ ہو جاتی ہے یا سنبھلنے کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ دوسری ترقی یافتہ اقوام کا اثر قبول کرے۔ تاریخ عالم کے ہر دور میں اس کی شہادتیں موجود ہیں۔ خود ہمارے دیکھتے دیکھتے جاپان پر یہی گزری اور یہی حالت اب ہندوستان کی ہے۔ جس طرح کوئی شخص دوسرے بنی نوع انسان سے قطع تعلق کر کے تنہا اور الگ تھلک نہیں رہ سکتا اور اگر رہے تو پتپ

نہیں، سکتا اسی طرح یہ بھی ممکن ہیں کہ کوئی قوم دیگر اقوامِ عالم سے بے نیاز ہو کر پھولے پھلے اور ترقی پائے۔ جس طرح ہوا کے جھونکے اور ادنیٰ پرندوں اور کیڑے مکوڑوں کے اثر سے وہ مقامات تک ہرے بھرے رہتے ہیں جہاں انسان کی دسترس نہیں اسی طرح انسانوں اور قوموں کے اثر بھی ایک دوسرے تک اڑ کر پہنچتے ہیں۔ جس طرح یونان کا اثر روم اور دیگر اقوامِ یورپ پر پڑا جس طرح عرب نے عجم کو اور عجم نے عرب کو اپنا فیض پہنچایا جس طرح اسلام نے یورپ میں تاریکی اور جہالت کو مٹا کر علم کی روشنی پہنچائی اسی طرح آج ہم بھی بہت سی باتوں میں مغرب کے محتاج ہیں۔ یہ قانونِ عالم ہے جو یوں ہی جاری رہا اور جاری رہیگا۔

”دن سے دیا یوں ہی جلتا رہا ہے“

جب کسی قوم کی نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ آگے قدم بڑھانے کی سعی کرتی ہے تو ادبیات کے میدان میں پہلی منزل ترجمہ ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب قوم میں جدت اور ایج نہیں رہی تو ظاہر ہے کہ اس کی تصانیف معمولی، ادھوری، کم مایہ اور ادنیٰ ہوں گی۔ اُس وقت قوم کی بڑی خدمت یہی ہے کہ ترجمہ کے ذریعہ سے دنیا کی اعلیٰ درجہ کی تصانیف اپنی زبان میں لائی جائیں۔ یہی ترجمے خیالات میں تغیر اور معلومات میں اضافہ کریں گے، جمود کو توڑیں گے اور قوم میں ایک نئی حرکت پیدا کریں گے اور پھر آخر یہی ترجمے تصنیف و تالیف

کے جدید اسلوب اور ڈھنگ سمجھائیں گے۔ ایسے وقت میں ترجمہ تصنیف سے زیادہ قابل قدر، زیادہ مفید اور زیادہ فیض رساں ہوتا ہے۔

اسی اصول کی بنا پر جب عثمانیہ یونیورسٹی کی تجویز پیش ہوئی تو ہنر اکڑالٹڈ ہائینس رستم دوراں ارسطوئے زماں سپہ سالار آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ **نَوَابِ مِيرِ عُمَانِ عَلِيخانِ بہادر** فتح جنگ جی۔سی۔اس۔آئی۔جی۔سی۔بی۔ای۔والی حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنت نے جن کی علمی قدر دانی اور علمی سرپرستی اس زمانہ میں اچھائے علوم کے حق میں آب حیات کا کام کر رہی ہے، یہ تقاضائے مصلحت و دور بینی سب سے اول سررشتہ تالیف و ترجمہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی، جو نہ صرف یونیورسٹی کے لئے نصاب تعلیم کی کتابیں تیار کریگا بلکہ ملک میں نشر و اشاعت علوم و فنون کا کام بھی انجام دیگا۔ اگرچہ اس سے قبل بھی یہ کام ہندوستان کے مختلف مقامات میں تھوڑا تھوڑا انجام پایا مثلاً فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں زیر نگرانی ڈاکٹر گلکرسٹ، دہلی سوسائٹی میں، انجمن پنجاب میں زیر نگرانی ڈاکٹر لائٹنر و کرنل ہارلاند، علی گڑھ سائنٹفک انسٹیٹیوٹ میں جس کی بنا سرسید احمد خاں مرحوم نے ڈالی۔ مگر یہ کوششیں سب وقتی اور عارضی تھیں۔ نہ انکے پاس کافی سرمایہ اور سامان تھا نہ انہیں یہ موقع حاصل تھا

اور نہ انہیں **اَعْلَمَ حَضَرَتٌ وَاَفْلَسٌ** جیسے علم پرور
 فرمانروا کی سرپرستی کا شرف حاصل تھا۔ یہ پہلا وقت ہے کہ
 اردو زبان کو علوم و فنون سے مالا مال کرنے کے لئے باقاعدہ
 اور مستقل کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ پہلا وقت ہے کہ
 اردو زبان کو یہ رتبہ ملا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ قرار
 پائی ہے۔ اسی لئے علوم کے لئے جو کام آگسٹس نے روم میں،
 خلافت عباسیہ میں ہارون الرشید و مامون الرشید نے ہسپانیہ میں
 عبدالرحمن ثالث نے، بکرماجیت و اکبر نے ہندوستان میں،
 الفرڈ نے انگلستان میں، پیٹر اعظم و کیتھرائٹ نے روس میں
 اور منت شی ہٹونے جاپان میں کیا، وہی فرمانروائے دولت
اَصْفِیَہ نے اس ملک کے لئے کیا۔ **اَعْلَمَ حَضَرَتٌ وَاَفْلَسٌ**
 کا یہ کارنامہ ہندوستان کی علمی تاریخ میں ہمیشہ فخر و مباہات
 کے ساتھ ذکر کیا جائیگا۔

منجملہ اُن اسباب کے جو قومی ترقی کا موجب ہوتے ہیں ایک
 بڑا سبب زبان کی تکمیل ہے۔ جس قدر جو قوم زیادہ ترقی یافتہ
 ہے اُسی قدر اُس کی زبان وسیع اور اس میں نازک خیالات
 اور علمی مطالب کے ادا کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے،
 اور جس قدر جس قوم کی زبان محدود ہوتی ہے اُسی قدر تمذیب
 و شایستگی بلکہ انسانیت میں اس کا درجہ کم ہوتا ہے۔ چنانچہ
 وحشی اقوام میں الفاظ کا ذخیرہ بہت ہی کم پایا گیا ہے۔ علمائے
 فائدہ و علم اللسان نے یہ ثابت کیا ہے کہ زبان، خیال اور

خیال، زبان ہے اور ایک مدت کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انسانی دماغ کے صحیح تاریخی ارتقا کا علم، زبان کی تاریخ کے مطالعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ الفاظ ہمیں سوچنے میں ویسی ہی مدد دیتے ہیں جیسی آنکھیں دیکھنے میں۔ اس لئے زبان کی ترقی درحقیقت عقل کی ترقی ہے۔

علم ادب اسی قدر وسیع ہے جس قدر حیات انسانی۔ اور اس کا اثر زندگی کے ہر شعبہ پر پڑتا ہے۔ وہ نہ صرف انسان کی ذہنی، معاشرتی، سیاسی ترقی میں مدد دیتا، اور نظر میں سوت، دماغ میں روشنی، دلوں میں حرکت اور خیالات میں تغیر پیدا کرتا۔ ہے بلکہ قوموں کے بنانے میں ایک قوی آلہ ہے۔ قومیت کے لئے ہم خیالی شرط ہے اور ہم خیالی کے لئے ہم زبانی لازم۔ گویا ایک زبانی قومیت کا شیرازہ ہے جو اسے منتشر ہونے سے بچائے رکھتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب کہ مسلمان اقطاع عالم میں پھیلے ہوئے تھے لیکن اُن کے علم ادب اور زبان نے انہیں ہر جگہ ایک کر رکھا تھا۔ اس زمانے میں انگریز ایک دنیا پر چھائے ہوئے ہیں لیکن جادو بعد مسافت و اختلاف حالات ایک زبانی کی بدولت قومیت کے ایک سلسلے میں منسلک ہیں، زبان میں جادو کا سا اثر ہے اور صرف افراد ہی پر نہیں بلکہ اقوام پر بھی اُس کا وہی تسلط ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تعلیم کا صحیح اور فطرتی ذریعہ اپنی ہی زبان ہو سکتی ہے۔ اس امر کو **اعلیٰ حضرت و اقل س** نے

پہچانا اور جامعہ عثمانیہ کی بنیاد ڈالی۔ جامعہ عثمانیہ ہندوستان میں پٹلی یونیورسٹی ہے جس میں ابتدا سے انتہا تک ذریعہ تعلیم ایک دیسی زبان ہوگا۔ اور یہ زبان اردو ہوگی۔ ایک ایسے ملک میں جہاں ”ہانت بہانت کی بولیاں“ بولی جاتی ہیں، جہاں ہر صوبہ ایک نیا عالم ہے، صرف اردو ہی ایک عام اور مشترک زبان ہو سکتی ہے۔ یہ اہل ہندوستان میں جوں سے پیدا ہوئی اور اب بھی یہی اس فرض کو انجام دیگی۔ یہ اس کے خمیر اور وضع و ترکیب میں ہے۔ اس لئے یہی تعلیم اور تبادلہ خیالات کا واسطہ بن سکتی اور قومی زبان کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

جب تعلیم کا ذریعہ اردو قرار دیا گیا تو یہ کھلا اعتراض تھا کہ اردو میں اعلیٰ تعلیم کے لئے کتابوں کا ذخیرہ کہاں ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اردو میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ اس میں علوم و فنون کی اعلیٰ تعلیم ہو سکے۔ یہ صمیم ہے کہ اردو میں اعلیٰ تعلیم کے لئے کافی ذخیرہ نہیں۔ اور اردو پر کیا منحصر ہے، ہندوستان کی کسی زبان میں بھی نہیں۔ یہ طلب و رسد کا عام مسئلہ ہے۔ جب مانگ ہی نہ تھی تو رسد کہاں سے آتی۔ جب ضرورت ہی نہ تھی تو کتابیں کیونکر مینا ہوتیں۔ ہلاری اعلیٰ تعلیم غیر زبان میں ہوتی تھی، تو علوم و فنون کا ذخیرہ ہماری زبان میں کہاں سے آتا۔ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اب ضرورت محسوس ہوئی ہے تو کتابیں بھی

میتا ہو جائیں گی۔ اسی کمی کو پورا کرنے اور اسی ضرورت کو رفع کرنے کے لئے سررشتہ تالیف و ترجمہ قائم کیا گیا۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ اردو زبان میں اس کی صلاحیت نہیں۔ اس کے لئے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں۔ سررشتہ تالیف و ترجمہ کا وجود اس کا شافی جواب ہے۔ یہ شرط یہی کام کر رہا ہے۔ کتابیں تالیف و ترجمہ ہو رہی ہیں، اور چند روز میں عثمانیہ یونیورسٹی کالج کے طالب علموں کے ہاتھوں میں ہونگی اور رفتہ رفتہ عام شائقین علم تک پہنچ جائیں گی۔

لیکن اس میں سب سے کٹھن اور سنگلاخ مرحلہ وضع اصطلاحات کا تھا۔ اس میں بہت کچھ اختلاف اور بحث کی گنجائش ہے۔ اس بارے میں ایک مدت کے تجربہ اور کامل غور و فکر اور مشورہ کے بعد میری یہ رائے قرار پائی ہے کہ تنہا نہ تو ماہر علم صحیح طور سے اصطلاحات وضع کر سکتا ہے اور نہ ماہر لسان۔ ایک کو دوسرے کی ضرورت ہے۔ اور ایک کی کمی دوسرا پورا کرتا ہے۔ اس لئے اس اہم کام کو صحیح طور سے انجام دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دونوں یک جا جمع کئے جائیں تاکہ وہ ایک دوسرے کے مشورہ اور مدد سے ایسی اصطلاحیں بنائیں جو نہ اہل علم کو ناگوار ہوں نہ اہل زبان کو۔ چنانچہ اسی اصول پر ہم نے وضع اصطلاحات کے لئے ایک ایسی مجلس بنائی جس میں دونوں جماعتوں کے اصحاب شریک ہیں۔ علاوہ ان کے

ہم نے اُن اہل علم سے بھی مشورہ کیا جو اس کی خاص اہلیت رکھتے ہیں اور بُعد مسافت کی وجہ سے ہماری مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض الفاظ غیر مانوس معلوم ہوں گے اور اہل زبان انہیں دیکھ کر ناک بہوں چڑھائیں گے۔ لیکن اس سے گزیر نہیں۔ ہمیں بعض ایسے علوم ہے واسطہ ہے جن کی ہوا تک ہماری زبان کو نہیں لگی۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے چارہ نہیں کہ جب ہماری زبان کے موجودہ الفاظ خاص خاص مفہوم کے ادا کرنے سے قاصر ہوں تو ہم جدید الفاظ وضع کریں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم نے محض ٹالنے کے لئے زبردستی الفاظ گھڑ کر رکھ دئے ہیں بلکہ جس نہج پر اب تک الفاظ بنتے چلے آئے ہیں اور جن اصول ترکیب و اشتقاق پر اب تک ہماری زبان کاربند رہی ہے، اس کی پوری پابندی ہم نے کی ہے۔ ہم نے اُس وقت تک کسی لفظ کے بنانے کی جرأت نہیں کی جب تک اُسی قسم کی متعدد مثالیں ہمارے پیش نظر نہ رہی ہوں۔ ہماری رائے میں جدید الفاظ کے وضع کرنے کی اس سے بہتر اور صحیح کوئی صورت نہیں۔ اب اگر کوئی لفظ غیر مانوس یا اجنبی معلوم ہو تو اس میں ہمارا قصور نہیں۔ جو زبان زیادہ تر شعر و شاعری اور قصص تک محدود ہو، وہاں ایسا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ جس ملک سے ایجاد و اختراع کا مادہ سلب ہو گیا ہو جہاں لوگ نئی چیزوں کے بنانے اور دیکھنے کے عادی نہ ہوں، وہاں جدید الفاظ کا

غیر مانوس اور اجنبی معلوم ہونا موجب حیرت نہیں۔ الفاظ کی حالت بھی انسانوں کی سی ہے۔ اجنبی شخص بھی رفتہ رفتہ مانوس ہو جاتے ہیں۔ اول اول الفاظ کا بھی یہی حال ہے۔ استعمال آہستہ آہستہ غیر مانوس کو مانوس کر دیتا ہے اور صحت و غیر صحت کا فیصلہ زمانہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ لفظ تجویز کرتے وقت ہر پہلو پر کامل غور کر لیں، آئندہ چل کر اگر وہ استعمال اور زمانہ کی کسوٹی پر پورا اترتا تو خود ٹکسالی ہو جائیگا اور اپنی جگہ آپ پیدا کر لیگا۔ علاوہ اس کے جو الفاظ پیش کئے گئے ہیں وہ الہامی نہیں کہ جن میں رد و بدل نہ ہو سکے، بلکہ فرہنگ اصطلاحات عثمانیہ جو زیر ترتیب ہے پہلے اس کا مسودہ اہل علم کی خدمت میں پیش کیا جائے گا اور جہاں تک ممکن ہوگا اس کی اصلاح میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا جائے گا۔

لیکن ہماری مشکلات صرف اصطلاحات علمیہ تک ہی محدود نہیں ہیں۔ ہمیں ایک ایسی زبان سے ترجمہ کرنا پڑتا ہے جو ہمارے لئے بالکل اجنبی ہے، اس میں اور ہماری زبان میں کسی قسم کا کوئی رشتہ یا تعلق نہیں۔ اس کا طرز بیان، ادائے مطلب کے اسلوب، محاورات وغیرہ بالکل جدا ہیں۔ جو الفاظ اور جملے انگریزی زبان میں بالکل معمولی اور روزمرہ کے استعمال میں آتے ہیں، اُن کا ترجمہ جب ہم اپنی زبان میں کرنے بیٹھتے ہیں تو سخت دشواری پیش آتی ہے۔ ان تمام دشواریوں پر

غالب آنے کے لئے مترجم کو کیسا کچھ خون جگر کھانا نہیں پڑتا۔ ترجمہ کا کام جیسا کہ عموماً خیال کیا جاتا ہے، کچھ آسان کام نہیں ہے۔ بہت خاک چھانی پڑتی ہے تب کہیں گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے + اس سرشت کا کام صرف یہی نہ ہوگا (اگرچہ یہ اس کا فرض اولین ہے) کہ وہ نصاب تعلیم کی کتابیں تیار کرے، بلکہ اس کے علاوہ وہ ہر علم پر متعدد اور کثرت سے کتابیں تالیف و ترجمہ کرائے گا، تاکہ لوگوں میں علم کا شوق بڑھے، ملک میں روشنی پھیلے، خیالات و قلوب پر اثر پیدا ہو، جمالت کا استیصال ہو۔ جمالت کے معنی اب لاعلمی ہی کے نہیں بلکہ اس میں افلاس، کم ہمتی، تنگ دلی، کوتاہ نظری، بے غیرتی، بد اخلاقی سب کچھ آجاتا ہے۔ جمالت کا مقابلہ کر کے اسے پس پا کرنا سب سے بڑا کام ہے۔ انسانی دماغ کی ترقی علم کی ترقی ہے۔ انسانی ترقی کی تاریخ علم کی اشاعت و ترقی کی تاریخ ہے۔ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک انسان نے جو کچھ کیا ہے، اگر اس پر ایک وسیع نظر ڈالی جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ جوں جوں علم میں اضافہ ہوتا گیا، پچھلی غلطیوں کی صحت ہوتی گئی، تاریکی گھٹتی گئی، روشنی بڑھتی گئی، انسان میدانِ ترقی میں قدم آگے بڑھاتا گیا۔ اسی مقدس فرض کے ادا کرنے کے لئے یہ ہرشتہ قائم کیا گیا ہے اور وہ اپنی بساط کے موافق اس کے انجام دینے میں کوتاہی نہ کرے گا۔

لیکن غلطی، تحقیق و جستجو کی گھات میں لگی رہتی ہے۔ ادب کا

کال دوق سلیم ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے نقاد اور مبصر فاش غلطیاں کر جاتے ہیں۔ لیکن اس سے ان کے کام پر حرف نہیں آتا۔ غلطی ترقی کے مانع نہیں ہے، بلکہ وہ صحت کی طرف رہنمائی کرتی ہے پچھلوں کی بھول چوک آنے والے مسافر کو رستہ بھٹکنے سے بچا دیتی ہے۔ ایک جاپانی ماہر تعلیم (بیزن) کی کوچی نے اپنے ملک کا تعلیمی حال لکھتے ہوئے اس صحیح کیفیت کا ذکر کیا ہے جو ہونہار اور ترقی کرنے والے افراد اور اقوام پر گزرتی ہے۔

”ہم نے بہت سے تجربے کئے اور بہت سی ناکامیاں اور غلطیاں ہوئیں، لیکن ہم نے ان سے نئے سبق سیکھے اور فائدہ اٹھایا۔ رفتہ رفتہ ہم اپنے ملک کی تعلیمی ضروریات اور امکانات کا صحیح اور بہتر علم ہوتا گیا اور ایسے تعلیمی طریقے معلوم ہوتے گئے جو ہمارے اہل وطن کے لئے زیادہ موزوں تھے۔ ابھی بہت سے ایسے مسائل ہیں جو ہمیں حل کرنے میں بہت سی ایسی اصلاحیں ہیں جو ہمیں عمل میں لانی ہیں، ہم نے اب تک کوشش کی اور ابھی کوشش کر رہے ہیں اور مختلف طریقوں کی برائیاں اور بھلائیاں دریافت کرنے کے درپے ہیں، تاکہ اپنے ملک کے فائدے کے لئے اچھی باتوں کو اختیار کریں اور بدواج دیں اور برائیوں سے بچیں۔ اس لئے جو حضرات ہمارے کام پر تنقیدی نظر ڈالیں انہیں وقت کی تنگی، کام کا بھوم اور اس کی اہمیت اور ہماری مشکلات پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ یہ پہلی سہی ہے اور پہلی سہی میں کچھ نہ کچھ خامیاں

ضرور رہ جاتی ہیں، لیکن آگے چل کر یہی خامیاں ہماری رہنما بنیں گی اور پختگی اور اصلاح تک پہنچائیں گی۔ یہ نقش اول ہے نقش ثانی اس سے بہتر ہوگا۔ ضرورت کا احساس علم کا شوق، حقیقت کی لگن، صحت کی ٹوہ، جدوجہد کی رسائی خود بخود ترقی کے درج طے کر لے گی۔

جاپانی بڑے فخر سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تین چالیس سال کے عرصے میں وہ کچھ کر دکھایا جس کے انجام دینے میں یورپ کو اتنی ہی صدیاں صرف کرنی پڑیں۔ کیا کوئی دن ایسا آئے گا کہ ہم بھی یہ کہنے کے قابل ہوں گے؟ ہم نے پہلی شرط پوری کر دی ہے یعنی بیجا قیود سے آزاد ہو کر اپنی زبان کو اعلیٰ تعلیم کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ لوگ ابھی ہمارے کام کو تذبذب کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور ہماری زبان کی قابلیت کی طرف متنبہ نظریں ڈال رہے ہیں۔ لیکن وہ دن آنے والا ہے کہ اس ذرے کا بھی ستارہ چمکے گا، یہ زبان علم و حکمت سے مالا مال ہوگی اور

اَعْلٰی حَضَرَتِ وَاَقْلَسْ کی نظر کیسا اثر کی بدولت یہ دنیا کی مذہب و شایستہ زبانوں کی ہمہری کا دعوے کرے گی۔ اگرچہ اُس وقت ہماری سعی اور محنت حقیر معلوم ہوگی، مگر یہی شام غربت صبح وطن کی آمد کی خبر دے رہی ہے، یہی شب بیدار روز روشن کا جلوہ دکھائیں گی، اور یہی مشقت اُس قصر رفیع الشان کی بنیاد ہوگی جو آئندہ تعمیر ہونے والا ہے۔ اس وقت ہمارا کام صبر و استقلال سے میدان صاف کرنا،

داغ بیل ڈالنا اور نیو کھودنا ہے، اور فرماؤ وار شیریں حکمت کی خاطر
سنگلخ پہاڑوں کو کھود کھود کر جوئے علم لانے کی سعی کرتا ہے۔
اور گو ہم نہ ہوں گے مگر ایک زمانہ آئیگا جب کہ اس میں علم و
حکمت کے دریا بہیں گے اور ادبیات کی افتادہ زمینی سرسبز و شاداب
نظر آئے گی۔

آخر میں میں سررشتہ کے مترجمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے
اپنے فرض کو بڑی مستعدی اور شوق سے انجام دیا۔ نیز میں ارکان
مجلس وضع اصطلاحات کا شکر گزار ہوں کہ ان کے مفید مشورے
اور تحقیق کی مدد سے یہ مشکل کام بخوبی انجام پا رہا ہے۔ لیکن نصیحت
کے ساتھ یہ سررشتہ جناب مشر محمد اکبر حیدری بی۔ اے معتمد عدالت
و تعلیمات و کوٹوالی و امور عامہ سرکار عالی کا ممنون ہے جنہیں ابتدا
سے قیام و انتظام جامعہ عثمانیہ میں خاص انعام رہا ہے۔ اور
اگر ان کی توجہ اور امداد ہمارے شریک حال نہ ہوتی تو یہ عظیم الشان
کام صورت پذیر نہ ہوتا۔ میں سید راس مسعود صاحب بی۔ اے
(آکسن) آئی۔ ای۔ ایس۔ ناظم تعلیمات سرکار عالی کا بھی شکریہ ادا
کرتا ہوں کہ ان کی توجہ اور عنایت ہمارے حال پر مبذول رہی
اور ضرورت کے وقت ہمیشہ بلا تکلف خوشی کے ساتھ ہمیں مدد دی۔

عبدالحق

ناظم سررشتہء تالیف و ترجمہ (عثمانیہ یونیورسٹی)

ارکان مجلس دارالعلوم

مولوی مرزا مہدی خان صاحب کوکب وظیفہ یاب سکالر عالی (سابق ناظم مہرم شہری)
 مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے صدر دارالعلوم
 نواب حیدر یار جنگ (مولوی علی حیدر صاحب طباطبائی)
 مولوی حمید الدین صاحب سلیم
 مولوی عبدالحق بی۔ اے ناظم سررشتہ تالیف و ترجمہ

علاوہ ان مستقل ارکان کے، متبرعین سررشتہ تالیف و ترجمہ نیز
 دوسرے اصحاب سے بلحاظ ان کے فن کے مشورہ کیا گیا۔ مثلاً
 خان فضل محمد خان صاحب ایم۔ اے ریٹائر (پرنسپل ٹی ہائی اسکول حیدرآباد)
 مولوی عبدالواسع صاحب (پروفیسر دارالعلوم حیدرآباد)
 پروفیسر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے (سنی) (نظام کالج)
 مرزا محمد ہادی صاحب بی۔ اے (پروفیسر کرپن کالج لکھنؤ)
 مولوی سلیمان صاحب ندوی

سید راس مسعود صاحب بی۔ اے (ناظم تعلیمات حیدرآباد) وغیرہ

تمہید و مخارج



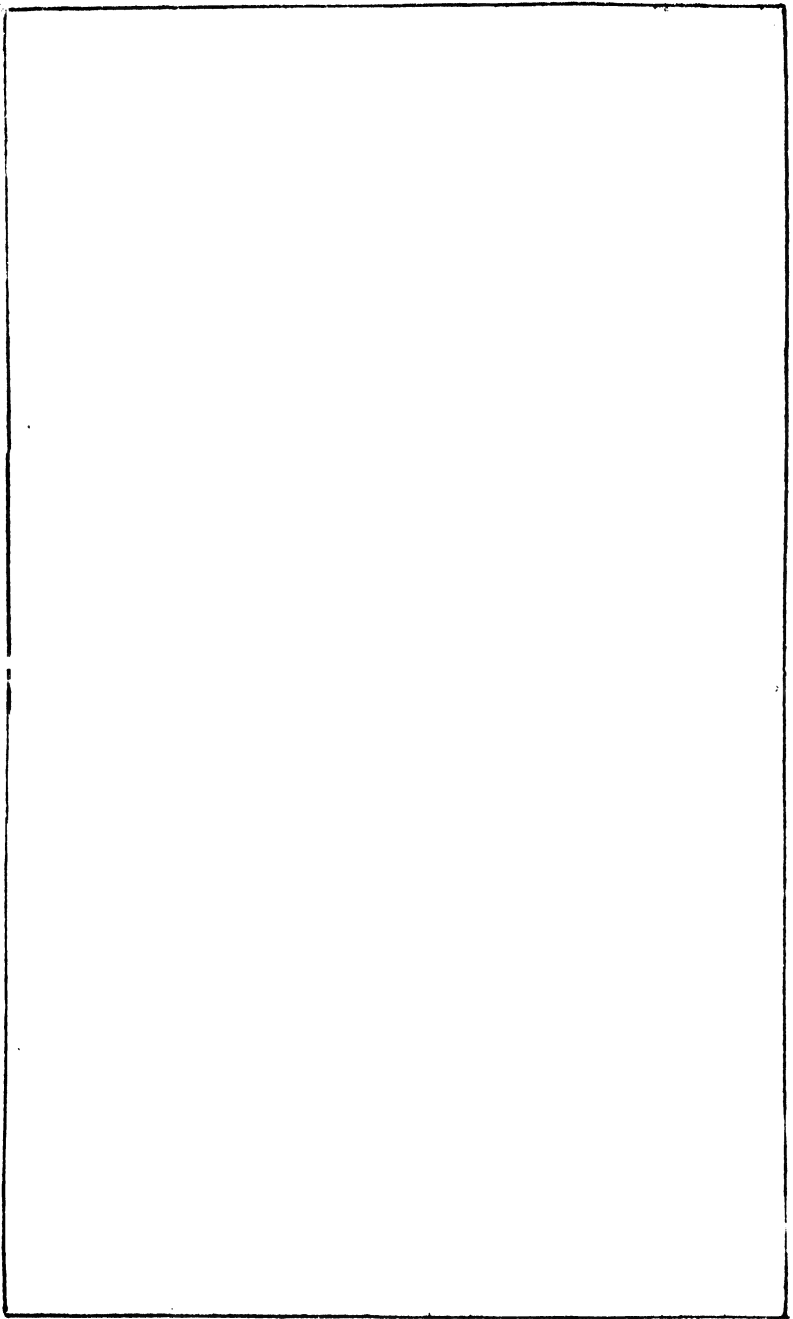
پروفیسر سر آر تھر شو سٹر اور ڈاکٹر سی - ایچ - لینر نے اپنی کتاب انٹرمیڈیٹ مکورس آف پرائیکٹل فزکس میں جو مشقین فراہم کی ہیں، ابتداءً دکٹوریہ یونیورسٹی آف منچسٹر کے سائنس اور طبابت کی ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کے استفادہ کی غرض سے لکھی گئی تھیں۔ اُس وقت زبان انگریزی میں طبیعیات عملی پر قابل اعتماد کتابیں کم تھیں۔ آلات مشقی بھی زیادہ حساس یا کثیر تعداد میں آسانی سے مہیا نہیں ہو سکتے تھے۔ سائنس کی ترقی کے ساتھ مشقی آلات کی دستی اور تکمیل میں بھی روز افزون ترقی ہوئی ہے۔ جو آئے اس کتاب میں سمجھائے گئے ہیں اگرچہ بعض صورتوں میں اُن سے بہتر آئے اسوقت بازار میں آسانی مل سکتے ہیں لیکن مترجم نے انھیں کو برقرار رکھا۔ اس لئے کہ طبیعیات عملی سکھانے سے صرف یہی مقصود نہیں ہے کہ طلبہ مختلف مشقوں کو جلد اور سہولت کے ساتھ انجام دیں۔ بلکہ جن اصول کی تلقین اور فہمائش کے لئے یہ مشقین تجویز ہوئی ہیں ان کو چھپی طرح

طلبہ کے ذہن نشین کرایا جائے۔ طالب علم ہی کے بنائے ہوئے یا تجربہ خانہ میں کم قیمت پر تیار کرائے ہوئے سامان سے کافی دلچسپی کے ساتھ دیر تک مشق کرنا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت پیچیدہ اور گران قیمت اعلیٰ درجہ کے آلات سے تجربہ کرنے کے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی دانشور کا اعطاف نما دریافت کرنے کے لئے جو آلہ اس کتاب میں بیان ہوا ہے اُس کے عوض اگر بنا بنایا 'Spectrometer' (طیف نما) استعمال کیا جائے۔ بجائے ڈائیل کے رطوبت پیمائے کے اگر 'Regnault' (رینیو) کا رطوبت پیمائے یا اگر محض آسانی مد نظر ہو تو الومنیم کے کٹورے والا رطوبت پیمائے اور بجائے پانی کے کیمیائی برق پیمائے کے تانبے یا چاندی کا کیمیائی برق پیمائے استعمال ہو تو نتائج یقیناً بہتر نکل آئیں گے۔ اسی طرح فصل ۲۱ الف میں جس آلہ کا ذکر ہوا ہے اس سے بہت زیادہ حساس آلہ خریدا جاسکتا ہے۔ بائل کا کلیہ ثابت کرنے کے لئے فصل ۱۴ والے آلہ سے بہتر نئی وضع کے آلے مل سکتے ہیں۔ لیکن جو ہدایتیں کتاب میں درج ہیں ایسی عام اور اہم ہیں کہ ہر قسم کے آلہ پر حادی ہو سکتی ہیں۔

مترجم نے اکثر جگہ جہاں جہاں ضروری سمجھا گیا اپنی طرف سے اشارے اور ہدایتیں اضافہ کی ہیں تاکہ مقامی

امور کا لحاظ رہے۔ اس کے علاوہ بعض اصولی باتیں بالکل نئے طریقوں سے سمجھائی گئی ہیں۔ جہاں تک مترجم کو علم ہے یہ طریقے کسی دوسرے شخص کی تصنیف یا تالیف میں دیکھنے میں نہیں آئے۔ ان کی ذمہ داری مترجم ہی پر عائد ہو سکتی ہے۔ کتاب میں جہاں کہیں ایسا مضمون بڑبایا گیا ہے اس کو قوسین میں لکھ کر اختتام پر * اس طرح کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے فقط



فہرست مضامین

باپنجہم

آواز

صفحہ

- ۱ فصل سنی یکم - آواز پیا - کلیوں کا ثبوت
- ۲ مشق (۱۱) - اگر تناؤ کی قوت مستقل رہے تو تعدد ارتعاش کو تار کے طول سے بالعکس نسبت ہوتی ہے -
- ۵ مشق (۱۲) - ایک ہی طول کے تاروں میں تعدد ارتعاش کو تناؤ کی قوت کے جذر المربع کے ساتھ راست نسبت ہوتی ہے -
- ۷ (۳) - اگر تعدد ارتعاش ایک ہی ہو تو تار کے طول کو اس کے تناؤ کی قوت کے جذر المربع کے ساتھ راست نسبت ہوتی ہے -

- ۸ مشق (۴) - سر کے دو شاخوں کے تعدد ارتعاش کی تعیین۔
 ۱۲ فصل سہوی دوم - گمک
 مشق - ہوا میں آواز کی رفتار کی تعیین، ایک گمک کی نلی اور ایک معلوم تعدد ارتعاش والے سر کے دو شاخہ کے ذریعہ سے۔
 ۱۴

باب ششم

مقناطیسیت (مقنیت)

- ۱۷ فصل سہوی سوم - مقناؤ
 ۲۶ " " چہارم - مقناطیسی قوتیں
 مشق (۱) - ایک لمبے سلاخی مقناطیس میں اُن حصوں کے مقاموں کی تعیین جو اُس کے قطبین سمجھے جاسکتے ہیں۔
 ۲۷ (۲) دو مساوی اور باہم دیگر مخالف مقناطیسی قطبوں کے حاصل قوت کی سمت معلوم کرنا۔
 ۲۹ (۳) مقناطیسوں کو مختلف وضعوں میں رکھ کر اُن کے خطوط قوت معلوم کرنا۔
 ۳۳

- ۷۴ جسٹس مزاحمت
- ۷۶ اچل مقناطیسی برقی رو پینا
- ۷۷ مشق - دو مزاحمتوں کا مقابلہ
- ۸۲ فصل چہلم - برقی کے محرکوں کا مقابلہ -
- مشق - ایک ڈائریل، اور ایک لکلائٹس کے خانہ
- ۸۴ کے، محرک برقی کا مقابلہ -
- ۹۱ فصل چہلویکم - برقی پاشیدوں میں سے روئل کا بھنا۔
- مشق - ایک حماسی مقناطیسی برقی رو پینا کے متعلق
- ۹۲ کی تعینین

باب ہشتم

برقی باریں

- ۹۸ فصل چہل و دویم - برقانا
- ۹۹ (۱) - فرک (یارگڑ) سے برقانا
- ۱۰۰ (۲) - برقی نما -
- ۱۰۲ (۳) - برقی بردار -

۱۰۳

(۴) - برقی امالہ

۱۰۷

فصل چہل و سویم - قوۃ اور گنجائش

۱۰۷

(۱۱) - قوۃ

۱۱۰

(۲) - خطوط قوت برقی -

۱۱۱

(۳) - برقائے ہوئے موصل کے گرد قوۃ کی تبدیلی

۱۱۳

(۴) - گنجائش

۱۱۵

(۵) - برقی گزار کی تاثیر -

۱۱۶

- مزید اطلاع استادوں اور طالب العلموں

کے فائدے کی غرض سے -

۱۳۳

جدولین -

پانچواں

آواز

فصل سی ویکم

آواز پیم

سامان جس کی ضرورت ہوگی | آواز پیم یا سا۔ ری کے سر کے دو شاخے اور چھوٹی میسران۔

اس مشق میں تجربہ کے فریضہ سے، وہ کلیتہً ثابت کئے جائینگے جو مستقل تناؤ کی حالت میں ڈوریوں اور باریک تاروں کے عرضی ارتعاش سے متعلق ہیں۔
تصریح۔ ایک ثانیہ میں جتنے مرتبہ مکمل ارتعاش ہو اس عدد کو تعدد ارتعاش کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مساوات

$$ع = \frac{1}{ط} \sqrt{\frac{ت}{ک}}$$

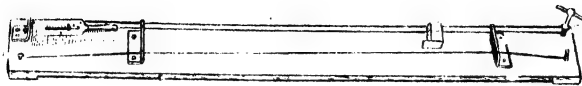
تعدد ارتعاش (ع) ، تناؤ کی قوت (ت) ، اور تار کی فی اکائی طول کی کمیت (ک) کا باہمی تعلق بتاتی ہے۔
اس مساوات یا ضابطہ میں متعدد کیلئے فراہم ہیں جن کی تجربہ کے ذریعہ آزمائش کی جاسکتی ہے۔

مشق (۱۱)

اگر تناؤ کی قوت مستقل رہے تو تعدد ارتعاش کو تار کے طول سے بالعکس نسبت ہوتی ہے۔

دیئے ہوئے آواز پیکا کے تختہ پر ایک پیانو کا فولادی تار (شکل ۶۵) تانا گیا ہے۔ ایک کمانیدار ترازو تناؤ کی قوت بتانے کے لئے تار سے باندھ دیا گیا ہے۔ اور ایک گھوڑی بھی دی گئی ہے، جس کو تار کے نیچے کسی بھی مقام پر رکھنے سے تار کو صرف سہارا ملتا ہے تناؤ میں کوئی تغیر ہونے نہیں پاتا۔ اس کی بدولت تار کے جسطرح چھوٹے حصہ کو حالت ارتعاش میں لانا مقصود ہو ہو سکتا ہے گھوڑی کے اوپر والے کنارہ پر متعدد دندانے مختلف بلندیوں پر تار کے سہارے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ استعمال کے وقت تار کو اُس خاص دندانہ میں رکھنا چاہئے

جس سے تار کو خاطر خواہ سہارا ملے لیکن اُس کے
تناؤ میں زیادتی نہ ہونے پائے۔ (۱۱)



شکل (۶۵)

تار کے طول دریافت کرو جن کی آواز ارتعاش کی
حالت میں، معلوم تعدد ارتعاش والے سر کے دو دو
شانخوں کی ہم آہنگ ہے۔ اور دیکھو مصرعہ بالا مساوات
میں طول اور تعدد کے متعلق جو کلیہ شامل ہے تجربہ
سے کس حد تک صحیح ثابت ہوتا ہے

پہلے تار کا وہ طول دریافت کرنے کے لئے جو
نیچے سر والے دو شانخے کے ساتھ ہم آہنگ ہے
ایک ہلکا، حلقہ کی شکل کا، کاغذ کا راکب آواز پیکار کے
گرد، وسطی حصہ کے پس لپیٹا جاتا ہے۔ اور اُس سر
کے دو شانخے کے سرے کو گھٹنے پر (یا لکڑی کی چھوٹی ہڈی
سے جو خاص اس کام کے لئے بنائی جاتی ہے، مار کر)

(۱۱) اکثر تختہ پر دوسرا تار بھی تانا جاتا ہے جس کے سر کی حسب
دلخواہ تنظیم ہو سکتی ہے اور جو بجائے سر کے دو شانخے کے پہلے تار کا سر
ملانے میں بطور اسٹینڈرڈ کے استعمال ہو سکتا ہے۔

حالت ارتعاش میں لایا جاتا ہے۔ [طالب علم کو چاہئے کبھی ان دو شاخوں کو ہینچ وغیرہ پر نہ مارے]۔ پھر تار کے تناؤ کی قوت ٹھیک کیجانی ہے یہاں تک کہ اس کے ارتعاش کی آواز کا سر دو شاخے کے سر سے کسی قدر نیچا ہوتا ہے۔ دو شاخہ کو مکر گھٹنے پر مار کر اس کے دستہ کے سرے پر کی نالی تار کے ایک سرے سے ملائی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ دو شاخہ تار کے وسطی حصہ کی طرف بڑھایا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک مقام پر پہنچتے ہی کاغذ کے راکب کو شدید ہيجان ہونا شروع ہوتا ہے۔ اس وقت تار دو شاخہ کے ساتھ ہم آہنگ ہوگا۔ تار کے جس مقام پر دو شاخہ کا دستہ تھا وہاں گھوڑی رکھ دی جاتی ہے۔ پھر اگر دو شاخہ کو ارتعاش کی حالت میں گھوڑی پر یا آواز پیا کے تختہ پر تار کے نیچے رکھا جائے تو فوراً معلوم ہو جائے گا آیا گھوڑی صحیح مقام پر رکھی گئی یا نہیں۔ اگر تار کا راکب سخت جنبش کرے تو سمجھنا چاہئے گھوڑی کا مقام صحیح ہے۔ ورنہ اس کو ایک یا دو ملی میٹر پہلے مقام سے آگے یا پیچھے ہٹا کر مکر راکب کی حرکت کا امتحان کرنا چاہئے صحیح مقام مل جانے کے بعد تار کے حرکت کرنے والے حصہ کا طول ناپ لینا چاہئے۔

اسی تجربہ کو تین مرتبہ کر کے دریافت شدہ طول کا

اوسط لیا جائے۔ پھر دوسرے دو شاخہ کے ساتھ مشاہدات قلبیہ کئے جائیں۔ اس کے بعد پہلے دو شاخہ کے ساتھ مکرر تجربہ کیا جائے۔ نتائج اس طرح لکھے جائیں :-

دو شاخہ	تعداد ارتعاش	نسبت	تار کا طول	نسبت
سا	۲۵۶		۵۱۶۹ سم	
ری	۲۸۸	۱۵۱۲۵	۴۶۶۱ سم	$\frac{۵۱۶۹}{۴۶۶۱} = ۱.۱۰۷۲$
سا	۲۵۶		۵۱۶۷ سم	

$$\text{تفاوت} = ۱.۰۰۱ \text{ یا } \frac{۱.۰۰۱ \times ۱۰۰}{۱۵۱۲۵} = ۰.۰۰۶۶ \text{ فی صد}$$

مشق (۲)

ایک ہی طول کے تاروں میں تعدد ارتعاش کو تناؤ کی قوت کے جذر المربع کے ساتھ راست نسبت ہوتی ہے۔ پورے تار کو 'ری' کے سروالے دو شاخہ کے ساتھ ہم آہنگ کرو۔ اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو شاخہ کو ارتعاش میں لاکر اس کے دستہ کو آواز پیما کے تختہ سے لگا رکھیں اور تناؤ کی قوت میں ردو بدل کریں یہاں تک کہ تار کا راکب

شدت سے متحرک ہو۔

دیکھو اب تناؤ کی قوت کیا ہے۔ پھر اُس کو گھٹا کر تار کو
سائے کے سُر والے دو شاخہ کے ساتھ ہم آہنگ کرو اور
مکرر کمانیدار ترازو کو دیکھ کر تناؤ کی قوت معلوم کرو۔ 'ب' کی
سُر والے دو شاخہ کے ساتھ دوبارہ مشاہدات کو دہراؤ۔
کمانیدار ترازوں میں اکثر صفر وزن (یا قوت) پر نمائندہ صفر
نشان پر نہیں رہتا بلکہ اُس سے کسی قدر آگے بڑھا ہوا
ہوتا ہے۔ اس سے ترازو پر جو قیمتیں پڑتی جاتی ہیں
اُن میں خطا واقع ہوتی ہے۔ اس لئے تجربہ میں تناؤ کی
قوتوں کی نسبت میں بھی خطا واقع ہوگی۔ اُس کی تصحیح
کی جائے۔ خطائے صفر کی تعیین بعد میں (صفحہ ۸ پر)
کی جائے گی۔ نتیجہ حسب ترتیب ذیل لکھا جائے۔

تناوب	تعداد	تناؤ کی قوت پونڈ میں			تناوب	تعداد
		مصحح	'صفر'	مشاہدہ شدہ		
	ری	۲۰۱۵	۵۰	۲۱۶۰		۲۸۸
$11123 = \frac{2154}{210.4}$	سا	۱۶۶۵	.	۱۸۶۰	۱۵۱۲۵	۲۵۶
	ری	۲۱۶۰	.	۲۱۶۵		۲۸۸

تفاوت = ۰.۰۲ یعنی ۰.۲ فی صد

منش (۳)

اگر تعدد ارتعاش ایک ہی ہو تو تار کے طول کو اُس کے تناؤ کی قوت کے جذملربع کے ساتھ راست نسبت ہوتی ہے۔

اس سے پیشتر کے تجربہ کی طرح تار جب 'سا' کے دو شاخے کے ساتھ ہم آہنگ ہو اُس کا طول ناپو۔ اب اُس کے تناؤ کو گھٹا کر پہلے کی قیمت کا $\frac{1}{2}$ کر دو۔ اور گھوڑی تار کے نیچے رکھ کر اُس کا وہ طول معلوم کرو جو 'سا' کے دو شاخے کا ہم آہنگ ہے۔ پھر تناؤ کی قوت اور زیادہ گھٹا کر پیشتر کی قیمت کا نصف کر دو۔ مشاہدات دہرا کر ایسی جدول بناؤ:-

تار کی قوت پونڈ میں	مشاہدہ شدہ	صفر	مصحح	ا قوت	نسبت	طول ننتی تیر میں	نسبت
ت	۱۷۵۰	۵۵	۱۶۵۵	۴۶۰۶	۵۵۶۷		
ت	۱۳۶۷		۱۳۶۲	۳۶۶۳۰	۵۰۶۲	۵۹۰	
ت	۹۶۵		۹۶۰	۳۶۰۰	۴۷۴	۴۱۶۸	۶۷۵

نسبتوں میں جو خفیف تفاوت پائے گئے زیادہ تر تناؤ کی قوت کی صحیح قیمتیں معلوم نہ ہونے سے پیدا

ہوئے۔

مشق (۴۱)

سُر کے دو شاخوں کے تعدد ارتعاش کی تعیین۔
 اگر کسی تار کے تناؤ کی قوت اور اُس کی کمیت
 فی ایکائی طول معلوم ہوں تو اس فصل کے آغاز میں
 جو ضابطہ دیا گیا ہے اُس سے ہم تار کا تعدد ارتعاش
 نکال سکتے ہیں۔ اور اس لئے اُس دو شاخہ کا تعدد بھی
 دریافت ہو جاتا ہے جو تار کا ہم آہنگ ہے۔
 تناؤ کی قوت کو ٹھیک کر کے پورے تار کا سُر
 'سا' کے سُر والے دو شاخہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ اور
 پھر ترازو پر تناؤ کی قوت پڑھ لی جاتی ہے۔ یہی
 تجربہ نئے سُر سے تناؤ کو ٹھیک کر کے دوہرایا
 جاتا ہے اور قوتوں کا اوسط نکالا جاتا ہے۔ آواز دینے
 والے تار کا طویل نشان لگا کر ناپ لیا جاتا ہے۔
 پھر تار کو ڈھبلا کر کے بائیں دار زنبور سے ان نشانوں
 پر سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کو تول کر اُس کی
 کمیت فی ایکائی طول دریافت کی جاتی ہے۔
 اب آواز پیا کے تختہ کو عمودی وضع میں تھامے رکھو
 تاکہ کھامیدار ترازو عمودوار رہے اور کھانی میں تناؤ نہ ہو۔
 ایسی حالت میں دیکھو ترازو کا نمائندہ کس نشان پر آتا ہے۔

جو مثالیں اوپر دی گئی ہیں ان میں نمائندہ نے ۵۰ نشان بتایا۔ اس لئے اسی قدر تصحیح، تناؤ کی قوت کی قیمتوں میں، شامل کر کے حسابات عمل میں آئے۔
اس نمونے کے موافق نتیجہ ظاہر کرو:-

دو شاخہ	تعداد	تناؤ کی قوت پونڈ میں			طول	وزن
		شاہدہ شدہ اوسط	صفر	مصححہ	سنٹی میٹر میں	گرام میں
س	۲۵۶	۱۴۳۰	۵۵	۱۶۶۵	۵۵۶۷	۵۵۰

جو ضابطے مختلف مقداروں کا آپس میں عددی تعلق بتاتے ہیں، ان کے استعمال سے پہلے ہر مقدار کو ایک ہی نظام کی اکائیوں میں ناپ کر ان کی عددی قیمت معلوم کرنا لازمی ہے۔

$$\text{مساوات ع} = \frac{1}{\sqrt{\frac{\text{ت}}{\text{ک}}}}$$

ت، ط اور ک کی عددی قیمتیں طول کی اکائی پر موقوف ہوتی ہیں۔ پس اگر ط سنٹی میٹروں میں ناپا جائے اور ک کو تار کی کمیت فی فٹ طول قرار دیا جائے تو واضح ہے کہ نتیجہ صحیح نہ نکلیگا۔ یہاں سنٹی میٹر کو ہر مقدار کے ناپنے میں طول کی اکائی

ماننا لازمی ہوگا۔ م یعنی تناؤ کی قوت کی عددی قیمت قوت کی اکائی کے تابع ہے۔ اگر مادہ کی کمیت کی اکائی گرام ہو تو قوت کی اکائی ڈائین ہوگی۔ جو کمائیدار ترازو اس تجربہ میں استعمال ہونگے اُن پر تناؤ کی قوت پونڈ کے وزن میں بتائی گئی ہوگی۔ اس کو پہلے گرام میں بدلنا ہوگا جن کے لئے گرام اور پونڈ کے باہمی تعلقی (ایک پونڈ = ۴۵۴ گرام) کے جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر گرام سے ڈائین میں لانے کے لئے گرام کے وزن اور ڈائین کی قوت کے باہمی تناسب، یعنی ایک گرام کا وزن = ۹۸۱ ڈائین (حیدرآباد میں ۹۷۸ ڈائین) سے مدد لی جائیگی۔

پس م = ۱۶۵۵ پونڈ = ۱۶۵۵ × ۴۵۴ × ۹۸۱ = ۷۳۵۰۰۰ ڈائین۔

ک = $\frac{۵۵۰}{۵۵۵۶} = ۰.۰۰۰۸۹۶$

$$\text{لہذا } \frac{۱}{۵۵۵۶ \times ۲} = \frac{۷۳۵۰۰۰}{۰.۰۰۰۸۹۶} \times \frac{۱}{۱۱۱۵۴} = ۸۲.۰۴۰۰۰۰$$

$$۲۵۶ =$$

’سا‘ کا ’سینڈرڈ‘ دو نشانہ فی ثانیہ ۲۵۶ بار ارتعاش کرتا ہے۔

ایک ہی مادہ کے دو تار جن کی عمودی تراش کے

نصف قطر مختلف ہوں آواز پکا بہ تان کر تجربہ کرنے سے یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ اگر تناؤ کی قوت مستقل رہے تو اُن کے تعدد ارتعاش کو اُن کے نصف قطر سے عکسی نسبت ہوتی ہے۔ یا بالفاظ دیگر تعدد ارتعاش کو کمیت فی اکائی طول کے جذملرج سے عکسی نسبت ہے۔

کسی دوسرے مادے کا تار (مثلاً پتیل کا) لیکر اس کلیہ کی تصدیق کیجا سکتی ہے۔



فصل سٹی و دوم



گمک

ضردی سامان | گمک کی نلی اور سر کے
دو شاخے -

اگر کسی گمک دینے والی چیز کے پہلے سرے
کے پاس سر کا ایک دو شاخہ یجائیں، اور اُس سے
نکلنے والی آواز کا سر دو شاخے کے سر سے ملتا ہے
تو وہ گمک دیگی -

اگر گمک دینے والی چیز ایک طرف سے بند
اسطوانی نلی کے اندر کی ہوا ہے، تو اُس کے سر
کا طول موج (ط) نلی کے طول (ل) کا تقریباً
چار چند ہوگا -

یعنی $\text{ط} = ۴ \text{ ل}$ تقریباً ————— (۱)
یا زیادہ صحت کے ساتھ، $\text{ط} = ۴ (\text{ل} + ۳ \text{ ق})$ - (۱ الف)
جہاں ق سے مراد نلی کا اندرونی قطر ہے۔

آواز کی رفتار (ر) ، طول موج (ط) اور تعدد ارتعاش (ع) میں جو باہمی تعلق ہے ، مندرجہ ذیل مساوات کے ذریعہ سے ادا ہوتا ہے ۔

$$r = \text{ع} \times \text{ط} \quad (۲)$$

پس اگر ر ، ع اور ط میں سے کوئی دو مقداریں معلوم ہوں تو اوپر کی مساوات کی مدد سے تیسری بھی معلوم ہو جاتی ہے ۔ مساوات (۱) اور مساوات (۲) کو ملائے سے یہ تقریبی مساوات پیدا ہوتی ہے ۔

$$r = \text{ع} \times \text{ل}$$

یا اگر زیادہ صحت مقصود ہو تو

$$r = \text{ع} (\text{ل} + \frac{1}{3}) \quad (۳)$$

جس کی تجربہ سے تصدیق ہو سکتی ہے ، بشرطیکہ (ر) اور (ت) کی قیمتیں پیشتر سے معلوم ہوں ۔ آواز کی رفتار ہوا میں ، تپش کے ساتھ حسب مساوات ذیل بدلتی ہے ۔

$$r = 330 + 0.6 \times t$$

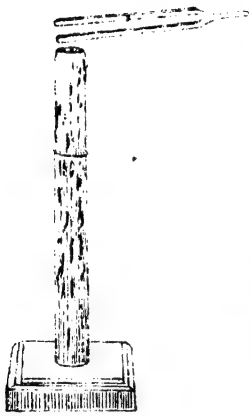
لیکن اس کی تقریبی قیمت کافی صحت کے ساتھ اس مساوات سے مل جاتی ہے

$$r = 330 + 0.6 \times t \quad (۴)$$

جہان (ت) سے مراد ہوا کی تپش ہے (درجہ سٹی میں)۔
اور (د) سے میٹروں کی تعداد فی ثانیہ مراد ہے۔ [دیکھو فصل
دوم (جلد اول) کا آخری حصہ، اختصاری طریقوں کے متعلق]

مشق

ہوا میں آواز کی رفتار کی تعین۔
پیتل کی دو نلیاں دی جاتی ہیں جو ایک دوسرے کے
اندر بیٹھ جاسکتی ہیں (شکل ۶۶) اس سے نلی کے اندر



ہوا کے استوائے کا طول
گھٹایا بڑھایا جاسکیگا۔ لکڑی
کے ایک پائندان میں نلی
کے برابر ایک سوراخ بنا کر
بیرونی نلی جمادی جاتی ہے۔
حسب ضرورت اس کو پائندان
سے جدا بھی کر دیا جاسکتا ہے۔
اس مشق میں نلیوں کو ٹھیک
طو پر ترتیب دیکر ان کا مجموعی

شکل ۶۶

طول (ل) معلوم کیا جاتا ہے، جبکہ گمک کی آواز
بلند ترین ہوتی ہے۔ اس مشاہدے سے آواز کی جو رفتار
ہوا میں دریافت ہو اُس کا مقابلہ، مساوات (۴) سے دریافت
کی ہوئی رفتار کی قیمت سے کیا جائے۔ نلی کا طول
بدل کر نئے سرے سے تین چار مرتبہ ٹھیک

نلیوں کو پاؤں سے جدا کرو اور ان کو ہوا میں تھا ہے رکھو تا کہ دونوں سرے کھلے رہیں۔ ۲۵۶ تعدد ارتعاش والے دو شاخے کے ساتھ گمک دینے کے لئے پہلے نلی کا جو طول مشخص ہوا تھا، دیکھو اب وہ جبکہ دونوں طرف سے کھلی ہے (۵۱۲) تعدد والے دو شاخے کے ساتھ، یعنی پہلے تعدد کے دگن یا سرگم کے ساتھ گمک دیگا۔ نلی کے طول میں خفیف تغیر کر دو تا کہ گمک کی آواز بلند ترین ہو۔ ری کے سر والے دو شاخہ کے سرگم کے متعلق بھی اس امر کی تصدیق کرو۔

اوپر والی مشق کی طرح نتائج لکھو۔ اب چونکہ نلی دونوں طرف سے کھلی ہے دونوں سروں کے قطر کے لحاظ سے طول کی تصحیح کرنا ہوگا۔



ابن ہشتم

مقناطیت (مقنیت)

فصل سی و سوم

مقناؤ

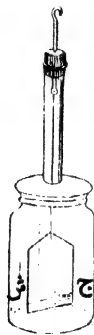
سامان جس کی ضرورت ہوگی | مقنیت نما - سلاخی مقناطیس -

لوہے اور فولاد کے تار -

فولادی گہری کی کمائی کو مقنا کر اُس کا ایک
چھوٹا ٹکڑا ایک کاغذ کے ٹکڑے پر افقی وضع میں
گوند سے سجھا دیا جاتا ہے - کاغذ کو اُس کے اوپر کا

سر ایک ابریشم کے ریشہ سے باندھ کر شیشے کی ایک بوتل میں لٹکا دیا جاتا ہے (دیکھو شکل ۶۷)۔ مقنیت بنا بنانے کا یہ آسان طریقہ ہے۔ کاغذ پر مقناطیس کا ٹکڑا جمانے میں یہ فائدہ ہے کہ جب مقناطیس متحرک ہوتا ہے تو ہوا کی فراہمیت اُس کے اہتزاز کو بہت جلد قہر کر دیتی ہے۔

ایک سلاخی مقناطیس آلہ کے قریب لے جاؤ۔ اور پھر جلدی سے دور ہٹا لو دیکھو اُس کو ہٹا لینے کے بعد مقناتی ہوئی کمائی (جو کاغذ پر جما کر لٹکائی گئی ہے) ایک خاص وضع پر آکر ٹھرتی ہے۔ جس سرے پر شمال کا نشان (ش) بنا ہوا ہوتا ہے اُس کا رخ جغرافی شمال کے کیقدر مغربی



شکل ۶۷

جانب (یورپ میں، لیکن حیدرآباد دکن میں مشرقی جانب) ہوتا ہے۔ کمائی گویا کمپاس کی سوئی یا قطب نما کا کام دیتی ہے۔

تجربہ کر کے بتاؤ کہ کسی مقناطیس کا ایک سرا اس 'سوئی' کے ایک سرے کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اور دوسرے سرے کو دفع کرتا ہے۔ اگر مقناطیس اور 'سوئی' کے درمیان، شیشے، لکڑی اور جست وغیرہ کی تختیاں داخل کی جائیں تو بھی یہی عمل رہتا ہے۔

ایک فولادی گٹھری کی کمائی کو جو تقریباً ۵ سم لمبی ہو 'سُرخ حرارت' کی تپش تک گرم کر کے جلدی سے پانی میں 'بجھاؤ'۔ اُس سے اُس میں سختی پیدا ہو جائیگی۔ اُس کو 'مقنیت نما' کے پاس لیجاؤ۔ دیکھو اگر اُس کا کچھ اثر 'سوئی' پر ہوگا بھی تو نہایت قلیل ہوگا۔ اب اُس کو بیچ پر رکھ کر حسب ذیل طریقہ سے مقناؤ:۔

دو سلاخی مقناطیس لو، ایک سیدھے ہاتھ میں دوسرا بائیں ہاتھ میں۔ سیدھے ہاتھ کے مقناطیس کا وہ سرا جو سوئی کے (ش) نشان کے سرے کو جذب کرتا ہے نیچے کی طرف رہے۔ اسی طرح بائیں ہاتھ والے مقناطیس کا وہ سرا جو سوئی کے (ج) نشان کے سرے

کو جذب کرتا ہے نیچے کی طرف رہے۔ اب مقناطیسوں کے ان سروں کو کمائی کے وسطی حصہ پر رکھو۔ اور اُن کو ایک ہی وقت میں کمائی پر سے پھیرتے ہوئے ایک کو کمائی کے ایک سرے تک پہنچاؤ اور دوسرے کو دوسرے سرے تک۔

بتاؤ کہ اس طرح مقناطیسوں کو کمائی پر سے ایک بار
پہیرنے سے اُس کا سید ہے ہاتھ والا سرا مقنیتِ غا
کی سوئی کے (ج) نشان کے سرے کو جذب
اور (ش) کے سرے کو دفع کرتا ہے۔ اور بائیں ہاتھ
والا سرا، اس کے برعکس، (ش) کے سرے کو جذب
اور (ج) کے سرے کو دفع کرتا ہے۔

اگر مقناطیس کمائی پر سے کئی بار پہیرے جائیں
تو بتاؤ جتنا زیادہ اُن کو پہیرو گے اتنا زیادہ جذب
و دفع کی قوت میں ترقی ہوگی لیکن ترقی کی رفتار
میں اغطاط ہوتا جائیگا یہاں تک کہ چند بار پہیرنے
کے بعد زیادہ پہیرنے سے جذب و دفع کی قوت
میں کوئی زیادتی محسوس نہ ہوگی۔ جو مقناطیس استعمال
ہوئے ہیں اُن سے کمائی کو جسقدر مقناطی ممکن تھا
عمل میں آیا۔

اس کمائی کو ایک باریک ریشم کے ریشہ سے
لٹکاؤ اور دیکھو اُس کے حالت سکون کی وضع وہی
ہوتی ہے جو مقنیتِ غا کی سوئی کی ہے۔
جو سرے شمال کی طرف بتاتے ہیں اُن کو
شمال غا کہو اور جو جنوب کی طرف بتاتے ہیں اُنکو
جنوب غا۔ دیکھو 'سوئی' اور مقناطی ہوئی گھڑی کی
کمائی کے مشابہ سرے ایک دوسرے کو دفع کرتے ہیں

اور اُن کے غیر مشابہ سرے ایک دوسرے کو جذب کرتے ہیں۔

تقریباً ۵، ۵ مم قطر اور ۵ سم طول کا نرم لوہے کا ایک تار جو اچھی طرح کمایا گیا ہو (یعنی سُرخ حرارت کی تپش تک گرم کر کے آہستہ آہستہ بتدریج ٹھنڈا کیا گیا ہو) لیکر پہلے کی طرح اُس پر سے مقناطیس پھیرو۔ دیکھو اُس کا اثر سوئی پر ضعیف ہے۔ بیچ پر اُس کو ایسا رکھو کہ اُس کے سرے کے رخ مشرق اور مغرب کی طرف ہوں اور اُس کے قریب میں کئی مقناطیس نہ ہوں۔ پھر اُس پر پینل سے چند مرتبہ زور زور سے مارو۔ تم دیکھو گے اب اس کی مقناطیسیت نازل ہو گئی ہوگی۔

اب چھوٹا سلاخی مقناطیس لو جو مقننیت ناما کی سوئی سے ذرا بڑا ہو۔ اُس کا جو سرا سوئی کے شمال نما سرے کو جذب کرتا ہے معلوم کر لو اور اس سرے کا رخ شمال کی طرف کر کے مقناطیس کو سوئی کے بازو اور متوازی رکھو۔ نرم لوہے کے تار کا ایک سرا مقناطیس کے ایک سرے کے نہایت قریب لیجاؤ (اتنا قریب کہ صرف چھوٹا باقی رہ جائے)۔ اور دوسرا سرا سوئی کے جوابی نشان کے سرے کے جتنا قریب لیجانا ممکن ہو لے جاؤ۔ دیکھو سوئی کا وہ سرا اسکی طرف

زور سے کھنچا آویگا۔ اگر تار کو الٹ دیا جائے (یعنی سوئی کی طرف کا سرا مقناطیس کی طرف اور مقناطیس کی طرف کا سوئی کی طرف کر دیا جائے) تب بھی وہی کشش رہیگی۔ جس سے ظاہر ہے کہ تار کا جو سرا مقناطیس کے قطب سے اچید ہے اُس میں اُس کی مشابہ قطبیت پیدا ہوتی ہے۔

مقناطیس کو اٹھا لو۔ دیکھو اب اُس میں بہت خفیف مقناطیسیت رہیگی۔

اسی تجربہ کو دہراؤ لیکن اب کے مرتبہ تار کے سرے کو مقناطیس کے قطب سے ملا دو۔ دیکھو تار میں مقناطیسی اثر زیادہ ہو جائیگا

مقناطیس کا یہ اثر لوہے کے ٹکڑے پر جب وہ اُس کے قریب لایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے لوہا جب تک مقناطیس کے قریب رہتا ہے، خود مقناطیس بن جاتا ہے، مقناطیسی امالہ کہلاتا ہے۔

اب بجائے نرم لوہے کے تار کے ایک سخت فولادی تار یا کمائی ایکڑ پہلے کی طرح تجربہ کرو۔ دیکھو فولاد کا اثر مقننیت نا کی سوئی پر چندان زیادہ نہیں ہے۔ لیکن مقناطیس کو اٹھا لینے کے بعد بھی فولاد میں مقناطیسیت پائی جاتی ہے۔ مقناطیس کی موجودگی میں نرم لوہا مقنا نے سے زیادہ ”اثر پذیر“ ہوتا ہے

یہ نسبت فولاد کے - مگر متانے کے بعد فولاد میں بہ نسبت
 نرم لوہے کے 'ضبط' یا 'اساک' زیادہ ہوتا ہے۔
 لوہے یا فولاد کی سلاخ میں جس طرح مقناطیسیت
 پیدا ہوتی ہے اُس کو لوہچون کے ایک اسطوانہ میں
 پیدا کر کے دکھایا جاسکتا ہے۔ ایک شیشہ کی اتحانی
 نلی کو لوہچوں سے قریب قریب بھر کر اُس کا گہلا منہ
 بھی بند کر دو۔ نلی کے دونوں سروں کے پاس ایک
 ایک مقناطیس رکھو۔ اس طور پر کہ مقناطیس اور نلی
 تینوں ایک سیٹ میں ہوں اور نلی کے سروں کے
 قریب کے قطب غیر مشابہ ہوں۔ نلی کو اُس کے
 محور پر گھماؤ۔ لوہچوں میں مقناطیسیت پیدا ہوتی ہے۔
 اور وہ سب ایسی وضع اختیار کرتے ہیں کہ ہر ایک
 کا اعظم طول دونوں مقناطیسوں کے قطبوں کو ملانے
 والے خط کا متوازی ہوتا ہے۔ اس لئے نلی کا
 عمل مقناطیس کی طرح ہوتا ہے۔ جب تک لوہچون کو
 ملا کر منتشر نہ کر دیا جائے نلی میں یہ 'خاصیت' پائی
 جائیگی۔ ملانے کے بعد نلی کی مقناطیسیت کم ہو جائیگی
 ان سب باتوں کا تجربہ کر کے امتحان کرو۔
 دیکھو لوہے کے تار کے ایک ٹکڑے کو جب
 کسی مقناطیس کے قریب میں تھکتے یا موڑتے ہیں
 تو اس میں مقناطیسیت پیدا ہوتی ہے۔

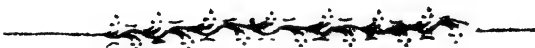
چونکہ مقناطیسی سوئیاں شمال کی سمت بتاتی ہیں اسلئے خود زمین کو ایک بڑا مقناطیس سمجھنا چاہئے۔ جس کے شمال نما مقناطیسیت کو جذب کرنے والے حصے زمین کے نصف کرۂ شمالی میں واقع ہونگے اور جنوب نما مقناطیسیت کو جذب کرنے والے حصے نصف کرہ جنوبی میں۔ اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہے تو لوہے کا کوئی ٹکڑا محض تھپکنے یا موڑنے سے، زمین کے مقناطیسی اثر کی وجہ سے، مقنا یا جاسکتا ہے۔

لوہے کے تار کا ایک ایسا ٹکڑا لو جو مقنا یا گیا نہ ہو۔ اس کو سمت شمال و جنوب میں بچھ پر رکھ کر تھپکو یا خفیف سا موڑو۔ امتحان کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس عمل سے وہ ضعیف مقناطیس بن گیا۔ اسی طرح اگر اس کو عمودی وضع میں رکھ کر یہ عمل کیا جائے تو بھی اُس میں خفیف مقناطیسیت پائی جائیگی (اس ملک میں عمودی وضع میں رکھ کر تار پر عمل کرنے سے، بہ نسبت افقی وضع میں سمت شمال جنوب رکھ کر عمل کرنے سے کم اثر پیدا ہوتا ہے۔ مترجم)۔ اگر تار کے طول کو افقی وضع میں سمت مشرق مغرب رکھ کر تھپکا جائے تو اُس میں یہ اثر پیدا نہیں ہوگا۔

گہری کی کمائی کو مقنا کر اگر لوہچوں میں ڈبویا جائے

تو معلوم ہو گا کہ لوہیوں صرف کماتی کے سروں سے چمٹ جاتا ہے اُس کا وسطی حصہ اُس سے مٹا رہتا ہے۔ کماتی کو بیچ میں سے توڑ کر دو حصے کرو۔ دیکھو دونوں ٹکڑوں کے سروں سے لوہیوں چمٹ جاتا ہے ایک کاغذ پر گوند لگا کر ان دونوں ٹکڑوں کو اپنی اصلی وضع میں جوڑ دو۔ دیکھو پھر لوہیوں وسطی حصہ کو نہیں پکڑتا۔ ان مشاہدات سے مقناطیس کی اندرونی ساخت یا حالت کے متعلق کیا رائے قائم ہو سکتی ہے ظاہر کرو۔

جس چیز کا عمل، مقناطیسیت سے متعلق ہو ہے کا سا ہو اُس کو 'مقناطیسی' یا 'لو مقناطیسی' کہیں گے۔ کو بالٹ اور نیکل 'لو مقناطیسی' چیزیں ہیں۔ طالب علم کو چاہئے اپنی مشقی بیاض میں، جو جو تجربے کئے ہوں اُن کا بیان، اُن کے نتائج اور آلات کی شکلوں کے ساتھ، لکھے۔



فصل سہم و چہارم

مقناطیسی قوتیں

چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی چھوٹی

ضروری سامان | - سلاخی مقناطیس - چھوٹی کمپاس - اور

لوہچوں سے بھری ٹل کی ایک تھیلی -
پیشتر کی فصل کے تجربوں سے ظاہر ہے کہ
جب ایک 'مقناطیسی' چیز ایک مقناطیس کے
قریب لائی جاتی ہے تو اُس پر قوتیں عمل کرتی
ہیں جن کا باعث وہ مقناطیس ہے۔ اور ایک چھوٹی
کمپاس کی سوئی (قطب نما) کسی مقام پر رکھی جاتی
ہے تو وہ اُسی سمت کو اختیار کرتی ہے جو اُس
مقام پر مقناطیسی قوت کی سمت ہے۔

تجربہ سے یہ بات پائیے ثبوت کو پہنچ چکی ہے
کہ مقناطیس کا عمل کسی چھوٹی کمپاس کی سوئی پر
تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ دو متضاد قسم کی

مقناطیسی کیمیوں کا، جو مقناطیس کے سرور کے پاس واقع ہوں۔

اگر مقناطیس ایک جلتے باریک تار کی شکل میں ہوں تو مقناطیسی قوتوں کا نفاذ دو نقطوں سے معلوم ہوتا ہے جو قطب کہلاتے ہیں اور تار کے سرور کے قریب ہوتے ہیں۔ اگر کسی مقناطیس میں یہ بات قطعاً صحیح ہو تو وہ بسیط مقناطیس کہلائیکا۔ فطری طور پر جو مقناطیس پائے جاتے ہیں ان میں سے کوئی اس خواص کا یعنی بسیط نہیں ہوتا۔ اور جو قطب کا لفظ جب کبھی معمولی سلاخی مقناطیسوں سے منسوب کیا جاتا ہے تو اُس سے مقناطیس کا وہ حصہ مفہوم ہوتا ہے جس سے خطوط قوت (دیکھو مشق ۳) پھیلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

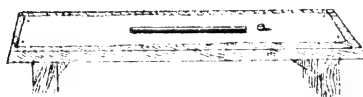
مشق (۱)

ایک لمبے سلاخی مقناطیس میں اُن حصوں کے مقاموں کی تعیین جو اُس کے قطبین سمجھے جاسکتے ہیں۔

نقشہ کشی کے تختہ پر ایک سفید کاغذ پھیلا کر اُس کے بیچ میں مقناطیس کو رکھو۔ مقناطیس کا صحیح محل بتانے کے لئے اُس کے گرد پنسل سے خط کھینچو اور پھر اُس کو کاغذ پر سے اٹھا لو۔ اب کمپاس کی سوئی

تختہ پر رکھو اور دیکھو وہ کیا سمت بتاتی ہے جبکہ اُس کے قریب کوئی مقناطیس نہیں ہوتا ہے۔ سوئی کے محور میں سے گزرنے والی عمودی مستوی سطح 'مقناطیسی نصف النہار' کہلاتی ہے اور سوئی کا 'دُسر' جو سمت بتاتا ہے، 'مقناطیسی شمال'۔

سلاخی مقناطیس کو کاغذ پر اُس کے نشان کئے ہوئے مقام پر رکھ دو اور اُس کے ایک سرے سے تقریباً ایک سم فاصلہ پر کپاس کو رکھ کر (دیکھو شکل ۶۸) تختہ کو پیرو یہاں تک کہ سوئی پھر مقناطیسی نصف النہار میں آ جائے اور اس کا 'دُسر' مقناطیسی شمال کی جانب ہو۔ کاغذ پر کپاس سے جس قدر نزدیک ممکن ہو،



شکل ۶۸

نشان کر کے سوئی کی سمت بتاؤ۔ اُس کے بعد کپاس کو وہاں سے اٹھا لو اور جس مقام پر سوئی کا مرکز واقع تھا اُس میں سے ایک خط مصرعہ بالا سمت میں کھینچو۔ یہ خط مقناطیس کے ہندسی محور کو ایسے مقام پر قطع کریگا جو مقناطیس کے سرے سے

اُس کے طول کے تقریباً $\frac{1}{12}$ فاصلہ پر ہوگا۔ کمپاس کو مقناطیس کے ایک سرے کے گرد آٹھ جُداگانہ مقاموں پر باری باری سے رکھ کر ان مشاہدات کو دوہراؤ۔ اس طور پر جو آٹھ خط کھینچے جائیں گے مقناطیس کے ایک محدود حصہ میں آکر ملینگے اس حصہ کو ہم مقناطیس کا قطب تصور کر سکتے ہیں۔

دوسرے قطب کا محل دریافت کرنے کے لئے مقناطیس کے دوسرے سرے کے پاس کمپاس رکھ کر ایسے ہی مشاہدے کرو۔

قطبین کا درمیانی فاصلہ ناپو اور دیکھو دی ہوئی مقناطیس کے لئے اس فاصلہ اور مقناطیس کے پورے طول میں کیا نسبت ماخوذ ہوتی ہے۔

نتیجہ یوں لکھا جاسکتا ہے :-

۱۲۵۰ سم

مقناطیس کا طول

۱۰۶۱ سم

قطبین کا درمیانی فاصلہ

$$\text{نسبت} = \frac{1061}{1250} = 0.848$$

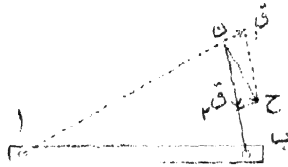
مشق (۲)

ایک چھوٹی مقناطیسی سوئی پر کسی مقام پر بھی دو مساوی اور متضاد مقناطیسی قطبوں کا حامل عمل کس

سمت میں ہوگا دریافت کرنا۔

درس کی کتابوں میں یہ سمجھایا جاتا ہے کہ اگر بالفرض کسی مقناطیس کا ایک قطب اُس کے دوسرے قطب سے بالکل تہ جدا ہو سکتا (یعنی مجرّد قطب کا دستیاب ہونا ممکن ہوتا) تو اپنے مشابہ مجرّد قطب پر اُس کا عمل ایک قوت دافعہ کی صورت میں محسوس ہوتا جو ان دونوں قطبوں کے درمیانی فاصلے کے مربع کے ساتھ عکسی نسبت رکھتی۔ غیر مشابہ قطب پر اسی کلیہ کے تابع، ایک قوت جاذبہ کا عمل پایا جاتا ہے۔ پس ایک مقناطیس کے قطبین کے عمل سے، کسی مقام پر ایک مجرّد قطب پر جو حاصل قوت پیدا ہوتا ہے، اس کی سمت معلوم کرنے کے لئے اُس مقام پر دو قوتوں کی ترکیب کرنا ہوتا ہے، جن میں سے ایک قوت قوت جاذبہ ہے اور دوسری، قوت دافعہ۔ فرض کرو ۲ اور ۱ پیشتر کی مشق کے مقناطیس کے قطبین ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ نقطہ (ن) پر حاصل قوت کی سمت کیا ہے دریافت کیا جائے۔ (شکل ۶۹)۔ ن کو ۱ اور ۲ سے ملاؤ اور خطوط متقیم (۱ن) اور (۲ن) کا طول ناپو۔ ن پر ایک مجرّد قطب (۱) کے مشابہ فرض کرو۔ ۱ کی وجہ سے ن پر ایک قوت دافعہ کا عمل ہوگا اور ۲ کی وجہ سے

ایک قوت جاذبہ کا۔ (۲ن) کو ایک نقطہ قی تک آگے بڑھاؤ، اور (ب۱ن) میں ایک نقطہ قی ایسا



شکل ۶۹

تجزیر کرو کہ ن قی اور ن قی کے طول $\frac{۱}{۲}$ اور $\frac{۱}{۲}$ کے تناسب ہوں۔ متوازی الاضلاع کی تکمیل کرو جس کے ن قی اور ن قی متقاطع ضلع ہیں۔ اگر شکل کے چوتھے کونے کو ح کہا جائے تو خط ن ح نقطہ ن پر قطبین ۱ اور ب کے باعث جو حاصل قوت پیدا ہوگا اُس کی سمت بتائیگا۔

۲ب کے متوازی ایک خط کھینچو اُس میں چار نقطے لیکر اُن پر یکے بعد دیگرے حاصل قوت کی سمت منصفہ بالا طریقہ سے دریافت کرو۔

پھر متفائیس اب کو اُسی مقام پر رکھ کر چھوٹی کمپاس سوئی کو ان چار مقاموں میں سے ایک مقام (ن) پر رکھو، اس طرح پر کہ اس کا مرکز ٹھیک نقطہ ن پر واقع ہو۔ اگر سوائے قطبین ۱ اور ب کی متفائسی

قوتوں کے کوئی اور مقناطیسی قوتیں موجود نہ ہوتیں تو سوئی
خطانح پر ٹہرتی۔ چونکہ زمین کا اثر کمپاس سوئی پر
مقناطیس کے مقابل میں کچھ خفیف نہیں ہوتا ہے
اس تجربہ میں نقشہ کشی کے تختہ کو بہیر کر ایسی وضع
میں لانا چاہئے کہ سوئی نقطہ ن پر بھی مقناطیسی
نصف النہار کی سمت اختیار کرے۔ اس لئے کہ اس
وضع میں زمین کی مقناطیسی قوت کا مغل اثر اس تجربہ
کے لئے اقل ہوگا۔ ایسا کرنے پر بھی کمپاس سوئی
ٹھیک خطانح پر قائم نہ ہوگی۔ پس واضح ہوگا کہ
سلاخی مقناطیس کا عمل ہو بھو محض دو غیر مشابہ مجرد
قطبوں کے عمل کا سا نہیں ہوتا ہے۔

کاغذ پر سوئی کے ٹہرنے کا مقام (یعنی اسکی وضع) ابتداء
اسی طریقہ پر پہلے کے مجوزہ چار مقاموں پر مقناطیس
کی سمتیں دریافت کرو۔

اپنی مشقی بیاض میں، مناسب بیکانہ پر، ایک شکل
کھینچ کر، ان چار نقطوں کی، مقناطیس کے لحاظ سے،
نشاندہی کرو۔ اور ان پر، محض دو مجرد قطبوں کے اثر
سے قوت کی جو سمتیں معلوم ہوئیں، ان کو نقطہ دار
خطوط کے ذریعہ ظاہر کرو۔ اور سارے مقناطیس کے
اثر سے، (کمپاس سوئی کی مدد سے) درحقیقت،
قوت کی جو سمتیں مشخص ہوئیں، ان کو مسلسل خط

کھینچ کر بتاؤ -

کاغذ پر کثیر تعداد میں نقطے لیکر دو مجزّذ قطبوں کے حامل قوت کی سمتیں ہر مقام پر دریافت ہو سکتی ہیں - اور اُن کا مقابلہ ان مقاموں پر اصل مقناطیس کے حاصل قوت کی سمتوں سے کیا جاسکتا ہے - لیکن عمل طویل ہونے کی وجہ سے بہت دقت درکار ہوگا - ہر مقناطیس کے گرد ہر مقام پر حاصل قوت کی سمت فوری طور پر معلوم کرنے کے لئے لوہیوں کی اس خاصیت سے مدد لیجا سکتی ہے کہ جب اُس پر مقناطیس 'اثر' کرتا ہے تو وضع سکون میں اُس کا طول حاصل قوت کی سمت میں ہوتا ہے - اس کی بدولت مقناطیس کے 'میدان قوت' کا سارا حال منکشف ہو جاتا ہے -

مشق (۳)

مقناطیسوں کے خطوط قوت کی تعیین، مختلف

وضعوں میں -

ایک چھوٹے سلاخی مقناطیس کو بیچ پر رکھ کر اُس کے دونوں بازو لکڑی کے تختے جماؤ، جن کی موٹائی مقناطیس کے برابر ہو - مقناطیس اور تختوں پر ایک 'برافینی' کاغذ کافی طول و عرض کا بچھا کر اُس پر بائیں رکھو تاکہ وہ جما رہے - ٹلس کی تھیلی ہلا کر کچھ لوہیوں کاغذ پر

گراؤ اور کاغذ کو پنسل سے آہستہ آہستہ کھٹکھٹاؤ۔ دیکھو
لوہے کے ٹکڑے جب وضع سکون اختیار کرتے ہیں
تو چند خاص شکل کے خطوط میں ترتیب پاتے ہیں۔
یہی خطوط، خطوط قوت مقناطیس ہیں۔ جب خطوط واضح
طور پر ترتیب پالیں کاغذ کو نمسن کے شعلے سے گرمی
پہنچاؤ تاکہ براہین پگھل کر لوہوں کو پکڑ لے۔ اس طریقہ
سے جو خطوط بنتے ہیں، ان کا مقابلہ، دو مجرّد قطبوں
کے خطوط قوت کی جو شکلیں درسی کتابوں میں بتائی
جاتی ہیں، ان سے کرو۔ [ہدایت منجانب مترجم
جائے نمسن کے شعلہ کے اگر کوئلوں کی آگ پھیلا دیجائے
اور ان پر کاغذ پکڑا جائے تو ایک ہی وقت میں سارے
کاغذ کو وہی حرارت پہنچے گی اور لوہوں کے سلسلے
ٹوٹنے نہ پائیں گے]

اسی طریقہ سے دو مقناطیسوں کے درمیان خطوط
قوت کی تعین کرو۔ ان کو لٹا کر، پہلے ان کے غیر
مشابہ قطبوں کو ایک دوسرے سے تقریباً ۵ سم فاصلہ
پر رکھو۔ پھر ان کے مشابہ قطبوں کو اسی فاصلہ پر رکھ کر
تجربہ کرو۔ اس کے بعد سلاخی مقناطیس کے ایک سرے
سے ۳ سم فاصلہ پر نرم لوہے کی ایک سلاخ، اس
وضع میں رکھو کہ اس کا محور مقناطیس کے محور پر
عمود وار واقع ہو۔ لوہوں کے ذریعہ سے، مقناطیس اور

لوہے کی سلاخ کے درمیان خطوط قوت کی تعین کرد۔
 اپنی مشقی بیاض میں، ان تینوں وضعوں کے خطوط
 قوت کی شکلیں، مختصر پیمانہ پر کھینچ لو۔
 ان خطوط قوت کی شکلوں کو غور سے ملاحظہ کرد۔
 اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرد کہ مقناطیسی عمل کی
 توجیہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ خطوط قوت میں مسلسل تناؤ
 فرض کیا جائے (یعنی وہ مثل لچکدار بند کے تصور
 کئے جائیں) اور ان کی عمود وار سمتوں میں دباؤ۔



فصل سی و پنجم

تجربہ خانہ کی 'مقناطیسی پیمائش'

سامان جس کی ضرورت ہوگی | - مقناطیسیت پیمائش

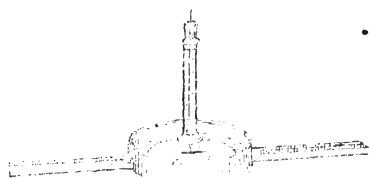
اگر ایک کمپاس سوئی اس طرح لٹکائی جائے کہ وہ ایک افقی مستوی میں عمودی محور کے گرد آزادانہ حرکت کر سکے، تو سکون کی وضع میں اُس کا مقناطیسی محور مقناطیسی نصف النہار میں واقع ہوگا - یعنی وہ وہی سمت بتائیگا جو نقطہ تعلیق پر افقی مقناطیسی قوت کے خطوط کی سمت ہوگی - سوئی کو تجربہ خانہ کے مختلف مقاموں پر رکھ کر دیکھنے سے اس امر کی تعین ممکن ہے کہ آیا مقناطیسی قوت کے خطوط سب باہم دیگر متوازی ہیں یا کیا - کمرے کے دیواروں چھتوں وغیرہ کی تعمیر میں لوہا شریک ہونے کی وجہ سے عموماً ایسا نہیں پایا جاتا ہے - پس اس بات کے معلوم کرنے کی ضرورت

پیدا ہوتی ہے کہ کمرے کے مختلف مقاسوں میں ان خطوط کی ٹھیک طور پر سمت کیا ہے۔ اور چونکہ اکثر برقی رو تاپنے والے آلوں کے عمل سے رد کی جو قیمتیں برآمد ہوتی ہیں، زمین کی افقی مقناطیسی قوت کی مقدار کے تابع ہوتی ہیں، اس لئے کمرے میں متعدد جگہ، اس قوت کی سمت اور مقدار دونوں کی تعیین مناسب ہے۔ سمت، مصرعہ بالا طریقہ سے آسانی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور قوتوں کی اضافی مقدارین معلوم کرنے کے لئے مقناطیسی سوئی کو ایک افقی مستوی میں، عمودی (راسی) محور تعلیق کے گرد، اہترزاز کرنے دیا جاتا ہے۔ جگہ جگہ پر اہترزاز کے وقت دوران (۵) معلوم کر کے مسادات ذیل سے مدد لی جاتی ہے:-

$$d = \pi \cdot \frac{d}{\sin \theta}$$

جہاں (۱) اہترزاز کرنے والے نظام کے جمود کا، محور تعلیق کے گرد، معیار اثر ہے۔ (ق) معیار اثر مقناطیس ہے۔ اور (فا) زمین کی مقناطیسی قوت کا افقی جزر ہے۔ پس اگر (۱) اور (ق) مستقل نہیں تو وقت دوران مقناطیسی قوتوں کے جذر المربعوں کے بالکل بدلینگے۔ باغافذ دیگر مقناطیسی میدان کی شدت کو اہترزاز

کے وقت دوران کے عربوں سے عکسی نسبت ہوگی۔
جو آکھ دیا جاتا ہے اُس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-
ایک مقناطیسی 'سوئی' دائرہ کے مرکز کے اوپر
افقی مستوی میں اہتراز کرتی ہے (شکل ۷۰)۔ 'سوئی'



شکل ۷۰

سے ایک لمبا باریک نمائندہ جوڑا جاتا ہے جس کے
دونوں سرے درجہ دار پیمانہ کے اوپر تک پہنچتے
ہیں۔ ہر مشاہدہ کے وقت نمائندہ کے دونوں
سرے کے نشان پڑھ کر اُن کا اوسط نکالا جائے
تاکہ اگر سوئی کے اہتراز کا محور ٹھیک پیمانہ کے مرکز
میں سے نہ گزرے، اُس سے جو خط پیدا ہوگی
رفع ہو جائے۔ صندوقچہ کے بازوؤں سے مقابل
سمتوں میں دو سیدھے سنتی میٹر کے پیمانے نکلے
ہوئے ہیں۔ اُن کے خط پر 'دائری پیمانہ' کے
صفروں کو ملائے والا خط عمود وار ہے۔ اسی آلہ کا نام
مقناطیسیت پیم (یا اختصار کے لئے مقنیت پیم) ہے

آلہ کو ایسی وضع میں رکھو کہ اُس کے سنتی میٹر والے پیمانے کے تجربہ خانہ کی اُس دیوار پر عمود وار واقع ہوں جو بہ نسبت اور دیواروں کے خط شمال و جنوب سے کم زاویہ پر مائل ہو۔ صندوقچہ کی نلی کے سرے پر تار کا جو ٹکڑا کاگ کے باہر نکلا ہوا ہے (اور جس کے نیچے کے سرے سے ریشہ باندھا جاتا ہے) اُس کو پکڑ کر اوپر کی طرف کھینچو تاکہ سوئی ریشہ کے ساتھ اوپر اٹھ آئے اور بغیر کسی رکاوٹ کے دائری پیمانہ پر اتھنز کرے۔ چند مرتبہ جھومنے کے بعد، جبکہ سوئی اپنے اتھنز کی قوس کے وسط میں ہو ریشہ کو نیچے اتار دو (اسی تار کے سرے کے ذریعہ)۔ پھر اُس کو دوبارہ اوپر کھینچو۔ اس طرح ریشہ کو کئی بار یکے بعد دیگرے اوپر کھینچو اور نیچے اتار دو یہاں تک کہ سوئی کا جھومنا بالکل موقوف ہو جائے۔ تب سوئی کو ذرا سا اوپر اٹھا کر نمائندہ کے دونوں سروں کے نشان پڑھو، اور دیکھو آیا سوئی کا شمال نما سرا دائری پیمانہ کے صفر کے مشرق کی جانب ہے یا مغرب کی۔ دونوں سروں کے نشانوں کا اوسط نکالو۔

سوئی کو اتھنز میں لاؤ، لیکن اتھنز کی قوس ۴۵ درجہ سے بڑھنے نہ پائے اور پانچ یا دس کامل اتھنز کی مدت معلوم کرو۔ اپنی مشاہدات کو تین بار دوہراؤ اور اوسط مدت نکالو۔

تجربہ خانہ کے نقشہ کے جن مقاموں پر بغرض امتیاز ۱، ۲، ۳، ۴ کے عدد بتائے گئے ہیں، وہاں طریقہ بالا کی مدد سے دریافت کرو مقناطیسی قوت کی سمت اور اضافی مقدار کیا ہوگی۔
اپنی مشقی بیاض میں تجربہ خانہ کا نقشہ کھینچو اور اس مشق کے نتائج حسب نمونہ دیل لکھو:-

مقام	سمت	اثر تیز کی مدت یا وقت	د
۱	۰۱۰ شرقی	۷۷۷۵ ثانیہ	۵۰۱۶۶
۲	۰۱۱ شرقی	" ۸۶۲۵	۵۰۱۴۷
۳	۰۱۹ شرقی	" ۷۷۸	۵۰۱۶۴
۴	۰۲	" ۷۷۷۵	۵۰۱۶۶

اس جدول کے معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقامات ۱، ۲ اور ۴ پر فعل اسباب عامل ہیں۔ اُن کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے ان مقاموں کے پاس متعدد جگہوں پر جو نزدیک نزدیک واقع ہوں، قوت کی سمت اور اضافی مقدار کی بابت، شاید کئے جائیں، تاکہ اُن کے نتائج سے خطوط قوت کھینچے جاسکیں۔ ایسا اگر کیا جائیگا تو معلوم ہوگا قوت کے اس اختلاف کا باعث علی العموم لوہے کے بنے ہوئے، گیس، یا پانی کے نل ہیں، یا ستون جو تجربہ خانہ کی تعمیر میں استعمال ہوئے ہیں یا اُس کے لوازمات سے ہیں۔

فصل سی و ششم



ایک مقناطیس کے مقناطیسی معیار اثر، اور
ایک مقناطیسی میدان کی شدت کی تعیین۔



آلات جن کی ضرورت ہوگی | مقناطیسیت پیم - مقناطیس - اور اہتزاز کا صندوق

متذکرہ بالا مقادیر کی تعیین میں دو تجربے شامل ہیں۔
ایک ”تجربہ اہتزاز“ جس سے ان مقادیر کا حاصل ضرب
معلوم کیا جاتا ہے، دوسرا ”تجربہ انصراف“ جس سے
ان کا خارج قسمت دریافت ہوتا ہے۔

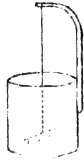
مشق (۱)

تجربہ اہتزاز
دئے ہوئے صندوقچے میں ریشم کے ایک باریک

ریشہ سے مقناطیس کو افقی وضع میں لٹکاؤ۔ (شکل ۷۱)۔

اور دیکھو کہ وہ افقی مستوی میں بلا تکلف جھومتا ہے۔

تجربہ خانہ کے نقشہ



پر نشان کئے ہوئے مقاموں

میں سے ایک مقام پر

صندوقچہ رکھو۔ اُس میں جو

مقناطیس لٹکایا گیا ہے

اُس کو ایک دوسرے

شکل ۷۱

مقناطیس کے ذریعہ، اُس کی وضع تعادل سے کوئی

۲۰ درجہ پر پہنچو۔ اور پورے دس اہتزاز کے لئے کتنے

ثانیہ گزرتے ہیں دریافت کرو۔ اُن کو ۱۰ سے تقسیم کر کے

ایک کامل اہتزاز کا وقت دوران معلوم کرو۔ ایسے تین

مشاہدے کرو۔ فرض کرو ایک اہتزاز کا اوسط وقت دوران

(۵) ہے۔

(۵) کی قیمت کو مقناطیس کے اباعد، کثیت مادہ،

اور مقناطیسی معیار اثر، اور زمین کے افقی میدان کی

شدت (۵۶) سے بالاشتراك جو تعلق ہے مساوات

ذیل سے ادا ہوتا ہے :-

$$T = 2\pi \sqrt{\frac{I}{M \sin \theta}}$$

جہاں (ق) مقناطیسی معیار اثر ہے اور (د) جو محض مقناطیس کی کمیت اور شکل پر منحصر ہے، مقناطیس کے جمود کا معیار اثر کہلاتا ہے۔ جب مقناطیس کی شکل مستطیل نما سلاخ کی سی ہوتی ہے اُس کے طول کو ۱۲، اور اُس کے عرض کو ۲ ب کہا جائے تو اُس کے جمود کا معیار اثر (د) مندرجہ ذیل مساوات سے شمار ہوتا ہے:-

$$د = \frac{۲ + ۲}{۳} ب$$

کسی بسیط مقناطیس کا، جس کے قطب محض دو نقطے ہوں، مقناطیسی معیار اثر، اُس کے قطبین کے دہانی فاصلہ میں قطب کی مقدار کو ضرب دینے سے حاصل آتا ہے۔ اگر مقناطیس سلاخی ہوں تو اُن کے معیار اثر تجربہ ہی سے دریافت کرنا مناسب ہوگا۔ اوپر کی مساواتوں سے نتیجہ ذیل ملتا ہے:-

$$ق ف = \frac{۱۲ \pi ۲}{۲} = \frac{۲ \pi ۲}{۳} \cdot ک \cdot \frac{۲ + ۲}{۳}$$

جس میں (ق) اور (ف) غیر معلوم ہیں۔ (د) مشاہدات مصرح بالا سے دریافت ہوتا ہے۔ ک، ۱، ب، مقناطیس کو توڑنے اور ناپنے سے معلوم کئے جاتے ہیں۔

[نوٹ:- نتیجہ مذکور کی مدد سے دو یا دو سے زیادہ مقناطیسوں کے معیار اثر کا، آپس میں مقابلہ ہو سکتا ہے۔ اُن کو ایک ہی مقام پر جھونٹ دیا جائے اور اُن کے اتہزاز کے وقت دوران معلوم کئے جائیں۔]

مشق (۲)

تجربہ انصراف

دیئے ہوئے مقناطیسیت پیماس کو اس طرح ترتیب دو کہ اُس کی سوئی درجہ دار دائرہ کے اوپر بلا تکلف اتہزاز کرے پھر صندوقچہ کو پھیر کر سوئی کے ایک سرے کو دائرہ کے ایک نشان صفر پر سکون اختیار کر لینے دو۔ سوئی کا دوسرا سرا یا تو ٹھیک دوسرے نشان صفر کے اوپر آئیگا یا اگر نہیں تو اُس سے کچھ دُور بھی نہ ہوگا۔ ان صفروں کو ملائے والا خط ایسی حالت میں قریب قریب مقناطیسی نصف النہار میں واقع ہوگا۔ اور صندوقچہ کے بازؤں سے جو دو سنتی میٹر والے پیمانے آگے کو نکلے ہوئے ہیں وہ اس مشق کے لئے کافی صحت کے ساتھ

”مقاطیسی مشرق و مغرب“ کی سمتیں بتائیں گے۔

سوئی کے دونوں سروں کے نشان پڑھو اور اس کو بھی دیکھ لو آیا وہ صفروں کے مشرق کی طرف ہیں یا مغرب کی طرف۔

جس سلامتی مقاطیس کے امتیاز کا وقت دوران اس سے پیشتر کی مشق میں دریافت ہوا ہے، اُس کو مغرب کی سمت بتانے والے پیمانہ پر، شمال نما سر آله کے دائری صندوقچہ کی طرف کر کے، لٹاؤ۔ مقاطیسیٹ پیمائی کی سوئی مقاطیسی نصف النہار سے منصرف ہو جائیگی۔ ریشہ کو باری باری، سے نیچے اتار کر اور اوپر چڑھا کر سوئی کو حالت سکون میں آ لینے دو۔ پیمانہ پر سلامتی مقاطیس کا مقام بدل کر بالآخر ایسی جگہ رکھو کہ انصراف کا زاویہ تقریباً ۵۰° ہو۔ تب مقاطیس اور سوئی دونوں سروں کے نشان لکھ رکھو۔ سوئی کے متعلق یہ کیفیت بھی درج ہو کہ آیا اُس کے سرے صفروں کے مشرق کی جانب ہیں یا مغرب کی جانب۔

اب مقاطیس کے جنوب نما سرے کو صندوقچہ کی طرف کر کے، اُسی پیمانہ کے پیشتر ہی کے نشانوں پر لٹاؤ۔ سوئی کے انصراف کی سمت مخالف ہو جائیگی۔ انصراف کا زاویہ پڑھ لو۔

مقاطیس کو صندوقچہ کے مشرقی جانب والے پیمانہ

پر اُسی فاصلہ پر لٹاؤ۔ زاویہ انحراف دیکھ لو۔ پھر مقناطیس کو الٹ کر (تاکہ اب اُس دوسرا سرا صندوقچہ کی طرف ہو) نشانات پڑھ لو۔

دونوں پیمانوں پر مقناطیس کے سروں کے نشان پڑھ کر ان کا اوسط نکالو، اس سے ان پیمانوں پر اُس کے مرکز کے مقام معلوم ہو جائینگے۔ دو ڈنڈی کیپاس کے ذریعہ، مرکز کے ان مقاموں کے درمیان جو فاصلہ ہو ناپ لو۔ یہ فاصلہ، مقناطیس کے نقطہ وسط (مرکز) اور سوئی کے مابین جو اوسط فاصلہ (ص) ہے اُس کا دو چند ہوگا۔

کتاب کے آخر میں حماس کی جو جدول ہے اُس کو دیکھ کر انحراف کے زاویوں کے حماس دریافت کرو اور اُن کا اوسط نکالو۔

اگر مقناطیس کا معیار اثر (ق) ، اور اُس کے قطبین کا درمیانی فاصلہ ، جو اس مشق کی ضرورتوں کے لحاظ سے مقناطیس کے کامل طول کا $\frac{1}{4}$ حصہ سمجھا جا سکتا ہے (۲ ل) ہو۔ زمین کی مقناطیسی قوت کی افقی شدت (ف)، اور مس دن متذکرہ بالا حماسوں کا اوسط تو

$$\frac{ق}{ف} = \frac{(ص - ۲ ل) \times ۲}{مس دن}$$

اس سے (ق) کے لئے جو قیمت برآمد ہوگی
اور قبل ازیں (ق ف) کی جو قیمت دریافت ہو چکی
ہے، ان سے ق اور ف دونوں کی قیمتیں علیحدہ علیحدہ
نکار ہو سکتی ہیں۔
مثابہ اور نتائج حسب نمونہ ذیل لکھے جائیں :-

تجربہ ہتھنر

مقناطیس نشان () تجربہ خانہ کا مقام نشان (۲)

مقناطیس کا طول = ۶ سم : ۱ = ۳ اور ۲ = ۹۶۰
عرض = ۴۸ سم : ۱ = ۲۴ ب = ۰.۶

$$۹۶۰.۶ = ۲ + ۲$$

$$۳۶۰.۲ = \frac{۱}{۳} (۲ + ۲)$$

$$۳۶۰.۲ = ۱۱۶۰.۶ \text{ گرام} : \frac{۱}{۳} (۲ + ۲) = ۵$$

ہتھنر کے وقت دوران = ۵.۵ ۵ ۵.۰ ۵.۵ ۵.۵ ۵.۵ ۵.۵ ۵.۵ ۵.۵ ۵.۵

$$۵۸۰.۶ = \frac{۳۹۶۴۸}{۳۹} = \frac{۹۶۸۶ \times ۴}{۴۹} = \frac{۲ \pi ۴}{۲}$$

$$۲۶۶۸ = ۵۸۰.۶ \times ۳۳۶۴ = \text{ق ف}$$

تجربہ انصراف

مقناطیت پیمائش (۱) تجربہ خانہ کا مقام نشان (۲)

اوسط ۱۸۷	۹۰ (۳۰)	انصراف			نمائندے کے نشان		مقناطی نشان		۱۸۷۵	
		جنوب	شمال	وسط	جنوب	شمال	وسط	شمال	جنوب	شمال
					۲۵۵ غری	۰	صفر			
	۵۹۳	۰۲۳۰	۰۲۳۹	۰۲۳۲	۰۲۵۱ غری	۰۲۳۲ شرقی	۰۲۳۲ غری	۱۴۵۰	۱۱۵۰	
۵۹۲۵	۵۹۲	۰۲۳۹	۰۲۳۹	۰۲۳۰	۰۲۳۰ شرقی	۰۲۳۰ غری	۰۲۳۰ غری	۱۴۵۰	۱۱۵۰	
	۵۹۲	۰۲۳۸	۰۲۳۸	۰۲۳۸	۰۲۳۸ غری	۰۲۳۸ شرقی	۰۲۳۸ شرقی	۱۴۵۰	۱۱۵۰	
	۵۹۲	۰۲۳۶	۰۲۳۶	۰۲۳۶	۰۲۳۶ شرقی	۰۲۳۶ غری	۰۲۳۶ غری	۱۴۵۰	۱۱۵۰	
					۲۵۵ غری	۰	صفر			

فاصلہ (۲ ص) ۱۴۵۰ غری سے ۱۴۵۰ شرقی تک = ۲۸۵۰ مسم
 ∴ ص = ۱۴۵۰ مسم ∴ ص = ۱۹۶
 ل = $\frac{۵}{۴}$ (۳) = ۲۳۵ مسم ∴ ل = ۶
 ص - ل = ۱۹۰

$$\therefore \frac{ق}{ص} = \frac{۲(۱۹۰)}{۲۸۵۰ مسم} \quad ۱۱۹۳ = ۵۹۲۵ \times \frac{ق}{ص}$$

$$پس ق = \frac{۲۶۶۸}{۱۱۹۳} \times \frac{ق}{ص} = ۰.۲۲۵$$

∴ ق بمقام نشان (۲) = ۱۵۰

$$اور ق = ق - ق = \frac{ق}{ص} = ۱۱۹۳ \times ۰.۲۲۵ = ۲۶۶۸$$

پس مقناطی نشان (۱) کے ق کی قیمت = ۱۴۹

$$مقناطی نشان (۱) کا مقناطیسی معیار اثر فی گرام = \frac{۱۴۹}{۱۱۵۰.۴} = ۱۲۹۳$$

[نوٹ: پنجاب مترجم - چونکہ سلاخی مقناطیسوں میں اکثر ہندسی محور مقناطیسی محور سے منطبق نہیں ہوتے، اس لئے مقناطیس جب سوئی کے انصراف کے لئے اُس کے مشرقی یا مغربی جانب رکھا جاتا ہے تو سوئی اور اُس کے مرکز کے درمیانی فاصلہ کو مستقل رکھ کر، نہ صرف مقناطیس کے قطب کی سمت بدلی جاتی ہے بلکہ سمت ایک ہی رکھ کر مقناطیس پلٹا دیا جاتا ہے۔ گویا چار انصرافوں کا اوسط نکالنے کے عوض آٹھ انصرافوں کا اوسط نکالا جاتا ہے۔ یہ زیادہ خالی از سقم یا خطا ہوگا۔ مقناطیس کا معیار اثر فی اکائی حجم بھی نکالا جائے۔ اُس کو مقناؤ کی قوت کہینگے]



باب ہفتم

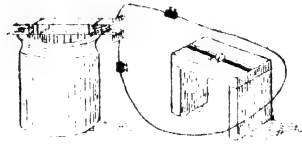
فصل سی ہفتم

مشق

برقی روں کا عمل مقناطیسوں پر

آلات جنکی ضرورت ہوگی | سادہ خانہ - کمپاس کا صندوقچہ - کچھ جوڑ ملانے کے تار اور چند عدد درواصل ۔

سادہ برقی خانہ تیار کرنے کی غرض سے تانبے اور جبت کی دو تختیاں اور ایک مرتبان دئے جاتے ہیں (شکل ۷۲) - مرتبان ، گندہک کے آب آمیزہ ترشہ (سلفیورک ایسڈ



شکل ۷۲

جس میں پانی شریک کر کے کمزور کر دیا گیا ہو) سے آدھا

بھردو اور اُس میں دونوں تختیاں چھوڑو، احتیاط رہے کہ ترشہ تختیوں کے اوپر کے حصوں کو، جہاں تار لگائے جاتے ہیں، چھونے نہ پائے، اور تختیاں خود ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر رہیں، ملنے نہ پائیں۔ خانہ جب اس طرح بن جائے، اُس کے سرورں کو دواصلوں کے ذریعہ سے، ایک میٹر لمبے، تانبے کے ایک باریک تار سے ملا دو۔ [نوٹ:- اس تار پر سوت لپٹا ہوا ہوتا ہے تا کہ برق کے لحاظ سے وہ محفوظ رہے۔ مترجم]

(۲)۔ اکھیری افقی رد۔

چھوٹی کپاس کو میٹر پر رکھو، اس بات کا ضرور خیال رہے کہ خانہ سے نکلا ہوا تار اُس کے قریب سے نہ گزرے کپاس کے صندوقچہ کو پہنچ کر، سوئی کے نشان کئے ہوئے سرے کو کپاس کے چہرے کی شمالی علامت (N یا ش) پر لے آؤ۔ خانہ سے نکلے ہوئے تار کو اس طرح ترتیب دو کہ اُس کے طول کا تہائی حصہ سوئی کے اوپر مقناطیسی نصف النہار میں ہو، باقی حصہ کپاس سے کسی قدر فاصلہ پر پڑا رہے۔ جو حصہ سوئی کا متوازی ہے (یعنی مقناطیسی نصف النہار میں ہے) اُس کو نیچے اتار کر سوئی کے قریب لاؤ۔ دیکھو اب سوئی منحرف ہو گئی۔ جب تار اس قدر نیچے اتارا جائے کہ سوئی کے صندوقچہ کے شیشے کو چھو لے، سوئی کی وضع کیا ہوتی ہے دیکھ کر نوٹ کر لو۔ پھر

تار کی سمت الٹ دو تاکہ رو کپاس کے صندھوتچہ کے اوپر سے پہلے کی مخالف سمت میں گزرے۔ دیکھو اس مرتبہ تار نیچے اُتارا جاتا ہے تو سوئی اس سے پہلے تجربہ میں جس قدر منحرف ہوئی تھی اُسی قدر مخالف سمت میں منحرف ہوتی ہے۔

اب تختیوں کو مائع میں سے باہر نکال لو۔ جب برقی رو کسی تار پر سے گزرتی ہے، اُس کے باعث تار کے گرد و نواح میں ایک مقناطیسی میدان قوت پیدا ہوتا ہے، جس کے خطوط قوت دائروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ دائروں کے مرکز تار میں ہوتے ہیں، اور اُن کی سطحیں مستوی اور تار پر عمود وار واقع ہوتی ہیں۔ اگر بالفرض کوئی مجرّد، شمال یا مقناطیسی قطب اس میدان میں چھوڑا جائے تو جس سمت میں وہ ان دائروں کے محیط پر چکر لگائیگا اُس کو برقی رو کے بہنے کی سمت سے حسب ذیل نسبت ہوتی ہے:- فرض کرو ایک دہریا بیج (کاگ بیج) برقی رو جدھر کو جا رہی ہے، ادھر کو چلایا جا رہا ہے۔ جس سمت میں بیج کو گھمانا ہوگا وہ دہری سمت ہے جس میں متذکرہ بالا مجرّد قطب متحرک ہوگا، یعنی مقناطیسی قوت کی سمت دہری ہوگی۔

اس قاعدہ کی مدد سے بتاؤ متذکرہ بالا تجربوں میں

رو کی کیا سمت تھی اور خانہ کا کونسا سرا مثبت ہے۔
 لکڑی کے ایک ٹکڑے میں جو نالی بنائی گئی ہے
 اُس کو خط شمال جنوب پر رکھ کر کمپاس کو نالی پر رکھو،
 اس ترتیب سے کہ سوئی کا شمال سرا کمپاس کے
 چہرے کے ٹھیک (N یا ش) نشان پر آئے۔ اب
 خانہ کی تختیوں کو مائع میں چھوڑ دو۔ دیکھو سوئی کا
 انصاف اُس انصاف کے برابر مگر مخالف سمت میں
 ہے، جو برقی رو کے سوئی کے اوپر سے، اِسی
 سمت میں بہنے سے ہوا تھا۔ تختیوں کو مائع سے
 باہر نکال لو اور نالی میں تار کی سمت الٹ دو۔
 پھر جب تختیاں مائع میں اتاری جائیگی تو سوئی مخالف
 سمت میں منصرف ہوگی۔

تختیوں کو اوپر اٹھا لو، تار کو مقناطیسی نصف النہار
 کے متوازی، اس افقی مستوی میں جو سوئی میں
 سے گزرے کمپاس کے صندوقچہ کے شرقی
 یا غربی جانب، اور اُس سے جتنا نزدیک ممکن
 ہو، رکھو۔ دیکھو، اب جب تختیاں مائع میں
 اتاری جاتی ہیں، سوئی پر کچھ اثر نہیں پایا جاتا۔
 ان سب مشاہدات کو اپنی بیاض میں لکھ
 لو اور بتاؤ کہ سارے واقعات مصرحہ بالا قاعدہ
 کے ساتھ مطابقت میں ہیں۔

(دب)۔ اکھیری عمودی (راسی) برقی رو۔

تار کو دی ہوئی ٹیکن کے عمودی سوراخ میں سے
لیجاؤ اور اُس کو اس طور پر ترتیب دو کہ سوراخ کے
اوپر نیچے دونوں طرف تار کا کچھ حصہ عمودی وضع میں
قائم رہے۔ کمپاس کو ایسی وضع میں رکھو کہ اس کا مرکز
تار کے بالکل قریب اُس کے غریب جانب ہو اور اُس
کا شمال نما سر کمپاس کے چہرے پر جو نشان (N یا ش) بنایا
گیا ہے، اُس کے اوپر واقع ہو۔ تختیوں کو مائع میں
چھوڑو اور دیکھو سوئی کی وضع میں کیا تغیر پیدا ہوتا
ہے۔ پھر باری باری سے سوئی کے مرکز کو تار کے
شرقی، شمالی، اور جنوبی جانب رکھ کر مشاہدات کو
دہراؤ۔ دیکھو جہاں سوئی منصرف ہوتی ہے، وہاں
خانہ کی تختیوں سے جوڑ منقلب کر کے تار میں برقی
رو کی سمت الٹنے پر، انصاف کی سمت بھی الٹ
دی جاتی ہے۔ سوئی کے انصاف کی وجہ یہ ہے کہ
اُس پر ان مشاہدات میں دو قوتیں عمل کرتی ہیں:-
ایک قوت، زمین کی مقناطیسی قوت ہے جو سوئی کو
مقناطیسی نصف النہار میں لانا چاہتی ہے، دوسری
قوت برقی رو سے پیدا ہوتی ہے۔ ان دونوں قوتوں
کے حاصل کی جو سمت ہوگی سوئی بھی وہی سمت
اختیار کریگی۔ سمجھاؤ، جو انصاف مشاہدہ ہوئے ہیں

اسی کے مطابق ہیں -

ہر مشاہدے کے متعلق ایک شکل کیجیو - شکل میں،
شمال نما قطب پر، (۱) برقی رو کی قوت کی سمت،
(۲) زمین کی مقناطیسی قوت کی سمت، اور (۳)
حاصل قوت کی سمت، یہ فرض کر کے کہ زمین کی
مقناطیسی قوت اور رو کی مقناطیسی قوت دونوں مساوی
ہیں، تینوں سمتیں بتائی جائیں۔

[نوٹ: منجانب مترجم - طالب علم کو یہ یاد رکھنا
چاہئے کہ برقی رو کی مقناطیسی قوت منجملہ اور
امور کے رو کی مقدار کے تابع ہوتی ہے اور زمین
کی مقناطیسی قوت مختلف جگہوں پر مختلف ہے۔ پس
مفروضہ بالا سے غرض محض نقشہ کشی کی سہولت
ہے۔]

(ج) مضاعف زویں -

تار کو پھر لکڑی کے ٹکڑے کی افقی نالی میں رکھ کر
کیپاس کو اوس کے اوپر رکھو - دیکھو جب خانہ کی تختیان
نازع میں چھوڑی جاتی ہیں، اور حلقہ کا باقی حصہ کیپاس
سے دُور ہٹا دیا جائے، افقی حصہ میں سے جو برقی رو
گزر رہی ہے، سوئی کو کس زاویہ پر منحرف کرتی ہے
اب تار کے حلقہ کو اس طرح ترتیب دو کہ نالی میں سے
تار دو مرتبہ گزرے (باقی حصے حسب سابق کیپاس سے

کافی دور رہیں)۔ سوئی کا انصاف بڑھ جائیگا۔ اگر حلقہ کو ایسا ترتیب دیا جائے کہ تار سوئی کے نیچے سے دو بار اور اوپر دو بار (سوئی کے قریب سے) گزرے، انصاف اور زیادہ بڑھ جائیگا۔ پس اگر سوئی کے گرد تار کرکے اس پر، اوپر نیچے، کئی بار پیٹا جائے تو سوئی کے انصاف سے بہت کمزور رو بھی پہچان لی جاسکے گی۔

اگر تار کو موڑ کر ایک حصہ دوسرے پر الٹ دیا جائے، جب برقی رو اُس میں سے گزرے گی، اس کا اثر سوئی پر بہت خفیف پایا جائے گا، اُس وقت بھی جبکہ وہ سوئی کے بالکل قریب ہو، بشرطیکہ مڑے ہوئے تار کے دونوں حصے سوئی سے تقریباً مساوی فاصلوں پر ہوں۔

پس جب ایک تار پر کسی مقناطیسی آلہ کے قریب سے برقی رو گزرتی ہے اور یہ مقصود ہے کہ اُس کا اثر آلہ پر بحدہ امکان قلیل ہو، تو چاہئے کہ آلہ کے قریب تار کا کچھ حصہ موڑ کر الٹا دیا جائے، تاکہ اُس کے ایک حصہ پر رو ایک سمت میں گزرے اور دوسرے حصہ پر اس کے بالکل مخالف سمت میں۔ عملی طور پر برقی رو ناپنے کی اکائی اسپیر کہلاتی ہے۔ اس اکائی کی قیمت

یا مقدار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب یہ
رو (یعنی اسپیر) نصف قطر (ط) کے ایک
دائرے میں سے بہتی ہے، اُس کی وجہ سے
دائرہ کے مرکز پر جو مقناطیسی میدان پیدا ہوتا ہے
اُس کی شدت $\frac{\pi}{2a}$ کے مساوی ہوتی ہے۔
(۵) مقناطیسی برق بیا (برقی رو بیا)

آلہ جس میں، برقی رو کا ایک مقناطیسی سوئی
پر عمل معلوم کر کے وہ رو ناپی جاتی ہے، مقناطیسی
برق بیا کہلاتا ہے۔

اگر مقناطیسی سوئی سے کسی مقناطیسی برق بیا
کا تار کافی دور ہو، اور اس کو اس طور پر ترتیب
دیا جائے کہ تار مقناطیسی نصف النہار کی سطح مستوی
میں واقع ہو، سوئی کے ایک محاذہ انصراف کے لئے
جو برقی رو درکار ہوگی، اُس زاویہ انصراف کے محاس
سے راست مناسبت رکھگی۔ جو مقناطیسی برق بیا
اس شرط کو پورا کرتا ہے ایک ”محاسی مقناطیسی برقی بیا“
یا مختصراً ”محاسی برقی رو بیا“ کہلایگا۔ عام طور پر
اس کو، برقی روؤں کا آپس میں مقابلہ کرنے کے لئے
استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اگر تار کے دائرے کا نصف
قطر اور چکروں کی تعداد معلوم ہوں، تو اُس کی
بدلت رو کو اسپیروں میں ناپ لیا جاسکتا ہے۔

[نومٹ منجانب مترجم - اگر دائرے کا نصف قطر (ط) ہو، تار کے چکروں کی تعداد (ح) اور جہان آلہ واقع ہو وہاں افقی مقناطیسی میدان کی شدت (ض) تو سوئی کے انحراف کے زاویہ کو (ن) مان کر برقی رد (ر) کی قیمت اسپیرون میں ضابطہ ذیل سے دریافت ہوگی :-

$$س = \frac{۵ ط ف}{ح \pi} مس (ن)$$

واضح ہو کہ ایک اسپیر نظام س - گٹ - ٹ کی برقی مقناطیسی رد کی اکائی کا $\frac{1}{10}$ ہوتا ہے [



فصل سی و ہشتم



والٹا کا خانہ اور ماسی مقناطیسی برقی پیم

ضروری سامان | دو کلاشے کے خانے، ایک ماسی
مقناطیسی برق پیم، فرائم لچھے، ڈاٹ کنجی
اور واصل تار (مجوزہ)

ہر والٹائی خانہ میں ایک قسم کی طاقت ہوتی ہے
جس کی بدولت حلقہ کی فراہمیت کے مقابلہ میں اُس پر
سے برقی رد چلائی جاتی ہے۔ اس طاقت کو انگریزی
میں خانہ کی الکٹرو موٹو فورس کہتے ہیں۔ (لفظ فورس
(یعنی قوت) کا استعمال یہاں غلط ہے۔ ہم اس کو
حرکت برقی کہیں گے۔ مترجم)۔ حرکت برقی، خانہ کے مائع اور
اُس کی تختیوں کی نوعیت کیمیائی کے تابع ہے۔ تختیوں
کی شکل، اور مائع میں، اُن کے مقام سے اُس کو
کچھ تعلق نہیں۔ چنانچہ دو خانوں کا مائع اگر آب آمینر

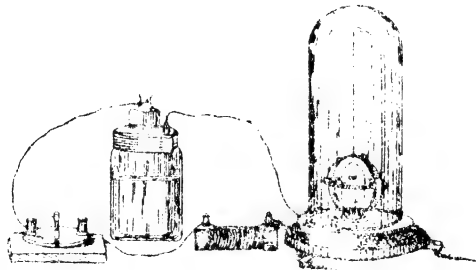
سلفیورک ایسڈ ہو اور دونوں کی تختیاں جست اور تانبے
 ہی کی ہوں، لیکن ایک خانہ کی تختیاں دوسرے کی
 تختیوں کے دو چند ہوں یا ایک خانہ کی تختیوں میں
 بمقابلہ دوسرے خانہ کی تختیوں کے دو چند فاصلہ ہو
 تاہم ان کا محرکہ برق ایک ہی ہوگا۔

محرکہ برق کے ناپنے کی (علمی) اکائی ایک اولٹ
 کہلاتی ہے۔ [ایک اولٹ، نظام س۔ گ۔ ت کی
 برقی مقناطیسی، محرکہ برق کی اکائی کا (۱۰) ہے۔ ترجمہ]
 کسی حلقہ میں جو برقی رو بہتی ہے دو امر کے
 تابع ہوتی ہے (۱) محرکہ برق کے، جو برقی رو کے
 حلقہ میں بہنے کا باعث ہے۔ (۲) سارے حلقہ کی
 مزاحمت کے، جس کے برخلاف رو بہتی ہے۔ سارے
 حلقہ کی مزاحمت دو مزاحمتوں کا مجموعہ ہے :-
 ایک مزاحمت جو خود خانہ ہی میں ہوتی ہے، دوسری
 جو خانہ کے باہر حلقہ کے بقیہ حصہ میں ہوتی ہے۔
 اوم کے کلیہ سے، محرکہ برق کو جو شریک حلقہ ہے
 حلقہ کی مجموعی مزاحمت پر تقسیم کرنے سے جو حاصل
 تقسیم آتا ہے، حلقہ پر سے گزرنے والی برقی رو
 کے مساوی ہوتا ہے۔ اگر خانہ کا محرکہ برق (ب)
 فرض کیا جائے، اُس کی مزاحمت جو حلقہ کی اندرونی
 مزاحمت کہلاتی ہے (خ) اور حلقہ کی بقیہ مزاحمت

جو بیرونی مزاحمت کہلاتی ہے، (د) اور ان سے جو برقی ردِ حلقہ پر سے گزرے (س) فرض کیجائے تو

$$د = \frac{س}{ح + د}$$

اگر گزشتہ فصل کے تجربوں کی طرح کا سادہ خانہ استعمال ہو تو اندرونی مزاحمت (خ) کو تقریباً تختیوں کے درمیانی فاصلہ سے راست مناسبت ہوگی۔ اس لئے خانہ کی تختیوں کو نزدیک کرنے سے حلقہ پر سے گزرنے والی رد میں ترقی ہو سکتی ہے۔ علاوہ بریں (خ) کو تقریباً تختیوں کی سطح سے بالعکس نسبت ہوتی ہے۔ پس تختیان بڑی کر دینے سے بھی برقی رد میں زیادتی ہوگی۔



مشق

کسی خانہ کی اندرونی مزاحمت کی تعین۔
 (شکل ۷۳) میں جو مقناطیسی برقی رو پیا بتایا گیا ہے،
 تار کے تین یا چار چکروں کے لچھے پر مشتمل ہے۔
 ایک بے ریشی ریشہ سے، لچھے کے مقام وسط
 پر، مقناطیسی سوئی لٹکائی گئی ہے۔ سوئی کا اہتزاز
 قصر کرنے کے لئے اُس کو ایک کاغذ پر جمایا گیا ہے،
 جس کی سطح عمودی رہتی ہے۔ اور انصراف پڑھنے
 کے لئے، سوئی پر، عمود وار، ایک نمائندہ لگایا جاتا
 ہے۔ نمائندہ افقی مستوی میں ایک دائری بیجانہ کے
 اوپر حرکت کرتا ہے جس کی تقسیم درجون میں ہوئی
 ہے۔ انصراف کا زاویہ اس بیجانہ پر نمائندہ کا مقام دیکھ کر
 معلوم کر لیا جاتا ہے۔

برقی رو پیا کو بیج پر ایسی وضع میں رکھو کہ
 اُس کی سوئی لچھے کی مستوی میں واقع ہو اور
 اس لئے نمائندہ اس مستوی پر عمود وار ہو۔ ہمواری
 بیجون کو پیرید یہاں تک کہ سوئی بے تکلف اہتزاز
 کرے۔ نمائندے کے دونوں سرور کے نشان پڑھو۔
 سوئی کے اس وضع میں یہ نشان صفر یا اُس کے
 قریب ہونے چاہئیں۔ اگر صفر نہ ہوں تو دیکھو آیا

وہ صفروں کے شمال پر ہیں یا جنوب پر -
ان نشانوں کو ”صفر کے نشان کہو“۔

لکلائٹے کا جو خانہ دیا جاتا ہے اس میں ایک جست اور ایک کوئلے کا ڈنڈا، اسونیم کلورائیڈ (نوشادر) کے سیر محلول میں ڈبویا ہوا ہوتا ہے۔ خانہ کے ایک سرے کو ڈاٹ کبھی کے ذریعہ سے، دسٹے ہوئے ”۲ اوم“ والے مزاحم لچھے کے ایک سرے سے ملاؤ۔ اور خانہ کے دوسرے سرے اور مزاحم لچھے کے دوسرے سرے کو مقناطیسی برقی رو پیما کے دونوں سروں سے ملاؤ۔ اگر خانہ کے ”قطبین“ پر بند بیج نہ ہوں تو اصلوں کے ذریعہ جوڑ ملاؤ۔

جب مقناطیسی برقی رو پیما کا نمائندہ سکون کی حالت میں آجائے اُس کے دونوں سروں کے نشان پڑھ لو۔ یہ بھی دیکھ لو آیا وہ صفر کی شمالی جانب ہیں یا جنوبی۔

خانہ کے جوڑوں کو باہر کیگر بدل دو تاکہ برقی رو پیما میں اب رو مخالف سمت میں بہے۔ نمائندہ کے مکرر نشان پڑھ لو۔ پھر مزاحم لچھے کو حلقہ سے باہر نکال کر حلقہ پورا کر لو۔ دیکھو اب نمائندہ کے سروں کے نشان کیا ہیں۔ خانہ کے جوڑوں کو دوبارہ باہر کیگر بدل دو اور نمائندہ کے نشان پڑھو۔

اگر لچھے کی مزاحمت (ز) ہو، خسانہ ملائے
والے تاروں، اور مقناطیسی برقی رد پیمہ کی مزاحمت
(خ)، تو جس تجربہ میں لچھا شریک حلقہ تھا اس میں
رد کے لئے مندرجہ ذیل مساوات ہوگی :-

برقی رد جبکہ لچھا شریک حلقہ تھا = $\frac{ب}{ب+خ}$
دوسرے تجربہ میں جبکہ لچھا حلقہ سے باہر کر دیا گیا تھا، اسی طرح :-

$$\text{برقی رد جبکہ شریک حلقہ نہ تھا} = \frac{ب}{خ}$$

پہلی مساوات کو دوسری پر تقسیم کرنے سے :-

$$\frac{\text{برقی رد لچھا خارج کر کے}}{\text{برقی رد لچھا شریک کر کے}} = \frac{ب+خ}{خ} = 1 + \frac{ب}{خ}$$

جو برقی ردیں مشاہدہ ہوئیں اُن کی نسبت، سوئی کے
کے انفراف کے زاویوں کے تماسوں کی نسبت کے
مساوی ہے۔ پس تماسوں کی جدول سے ان کی
قیمتیں اخذ کر کے ہم لکھینگے :-

$$\frac{ب}{خ} + 1 = \frac{۲۶۱۹}{۱۶۰۹}$$

$$\therefore \frac{۱۶۱۰}{۱۶۰۹} = \frac{ب}{خ}$$

$$\therefore خ = \frac{۱۶۰۹}{۱۶۱۰} \times ۹۹ = ۹۹$$

پس اگر (ز) کی قیمت معلوم ہو تو رخ کی تعیین بھی ہو جاتی ہے۔ برقی مزاحمت ناپنے کی اکائی ”اوم“ کہلاتی ہے۔ اس تجربہ میں لچھے کی مزاحمت ۲ اوم تھی۔ پس نشان () کے خانہ، جوڑ ملائے کے تار، اور مقناطیسی برقی رد پیماس کی مزاحمت ۱۵۹۸ اوم ہے۔

چونکہ اس مقناطیسی برقی رد پیماس اور جوڑ ملائے کے تاروں کی مزاحمت، بقابلہ خانہ کی مزاحمت کے، بالکل قلیل ہے، اس لئے (رخ) سے محض خانہ ہی کی مزاحمت سمجھی جاسکتی ہے۔

دوسرا خانہ لے کر اپنی مشاہدات کو دہرا لو۔ بعد ازان دونوں خانوں کو ”ہم سلسلہ“ کرو (یعنی ایک خانہ کے جست کو دوسرے کے کوئلے سے جوڑو اور بطور بیرونی مزاحمت کے، ۲ اوم کے دو مزاحسم لچھوں کو ”ہم سلسلہ“ کر کے، اس مجموعہ کی مزاحمت دریافت کرو۔

جب دو خانے ”ہم سلسلہ“ ہوتے ہیں، ان کے مجموعہ کی مزاحمت دونوں کی مزاحمتوں کے مجموعہ کے برابر ہونی چاہئے۔

اب ان دو خانوں کو ”ہم توازی“ کرو (یعنی ان کی جست کی ڈنڈیوں کو باہم جوڑو اور ایسا ہی

ان کی کوئلے کی ڈنڈیوں کو ملاؤ۔ اور مقناطیسی برقی رو پیا کے ایک سرے کے تار کو مزاحم لچھے اور جست کی ڈنڈیوں سے جوڑو، اور اُس کے دوسرے سرے کے تار کو کوئلوں کی ڈنڈیوں سے۔ اس کے بعد حلقہ میں ایک اوم والا مزاحم لچھا شریک کر کے مجموعہ کی مزاحمت کی آہین کرو۔
 'ہم توازی' دو خانوں کے مجموعہ کی مزاحمت تقریباً ایکلے خانہ کی مزاحمت کے نصف کے مساوی ہوتی ہے۔
 [تتبیہات منجانب مترجم:- (۱) اگر کسی حلقہ میں ایک مقناطیسی برقی رو پیا شریک ہو اور اُس میں سے گزرنیوالی رو کی سمت اولٹ دینا مقصود ہو تو، خانہ سے بازوؤں کے جوڑ تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں، حلقہ میں ایک 'منقلب' شریک کر کے اُس کے دستہ کو پلٹا دینے سے برقی رو پیا میں رو کی سمت مخالف ہو جائیگی۔

(۲) 'ہم سلسلہ' اور 'ہم توازی' خانوں کے مجموعہ کی مزاحمتوں کے متعلق جو کچھ اوپر بیان ہوا ہے وہ اسی حالت میں صحیح ہے جبکہ خانوں کا محرکہ برقی ایک ہی (یا تقریباً ایک ہی) ہو۔
 حسابی مشق۔ دو مثابہ خانے دئے جاتے ہیں، جنکی مزاحمت دو دو اوم کی ہے۔ اگر حلقہ کی بیرونی مزاحمت یکے بعد دیگرے ۱، ۲، ۳ اوم ہو تو حساب کر کے دریافت کرو، زیادہ رو حاصل ہونے کے لئے ان خانوں کو کس طرح ترتیب دے کر جوڑنا چاہیے۔
 'ہم سلسلہ' یا 'ہم توازی'۔

فصل سی و نہم

(۴۰)

جسمر مزاحمت کے ذریعہ مزاحمت ناپنا



ضروری سامان | جسمر مزاحمت ، اہل مقناطیسی برقی روپا۔
لکھانٹے کا خانہ ، ڈاٹ کبھی ، مزاحمت کے
لچھے ، اور واصل تار ۔

مضاعف حلقوں میں روؤں کا بہنا

اگر حلقہ کے کسی دو مقاموں کے درمیان ، برقی رو ،
دو یا اس سے زیادہ راستوں پر سے گزر سکتی ہے ،
تو اُس کی تقسیم ہو جاتی ہے اور ہر راستہ پر سے
کچھ حصہ گزرتا ہے ۔ اگر ان راستوں کی مزاحمتیں بالترتیب
ذ ، ذ ، وغیرہ ہوں تو $\frac{1}{ذ}$ ، $\frac{1}{ذ}$ ، وغیرہ کو ہم ان کی
ایصالیت کہینگے ۔ ہر ایک راستے سے جو رو بہگی
اُس کی ایصالیت کی مناسبت سے ہوگی ۔ ان سب

راستوں کے مجموعہ کی ایصالیت، سب راستوں کی ایصالیتوں کے مجموعہ کی مساوی ہوتی ہے۔ اور کسی ایک راستہ سے گزرنے والی رد کو مجموعی رد سے وہی نسبت ہوتی ہے، جو اس کی ایصالیت کو تمام راستوں کی ایصالیتوں کے مجموعہ سے ہے۔

اوپر جو بیاں ہوا ہے اُس کو اس طرح ثابت کر سکتے ہیں :-

اگر کسی تار پر سے برقی رد بہ رہی ہے اور اُس کے طول کے اندر برقی رد کا کوئی سکون نہیں ہے۔ (یعنی جو کوئی بھی مکون ہوں تار کے باہر میں) اوم کے کلیہ سے، یہ برقی رد، تار کے کسی بھی دو غمودی تراشوں کے مابین جو محرکہ برقی یا تفاوت قوۃ ہو، اُس کو ان تراشوں کی درمیانی مزاحمت پر تقسیم کرنے سے جو حاصل تقسیم آئے اُس کے مساوی ہوتی ہے۔ چنانچہ ۱ اور ۲ دو نقطے جن کے مابین تفاوت قوۃ (د) ہو، متعدد تاروں سے ملائے جائیں۔ اگر ان تاروں کی مزاحمتیں بالترتیب p ، p' وغیرہ ہوں، اور ان پر سے بہنے والی رویں i ، i' وغیرہ ہوں، تو

$$i = \frac{d}{p}، i' = \frac{d}{p'}، \text{ وغیرہ}$$

ان تاروں کی ایصالیت کو اگر بالترتیب ص، ص، وغیرہ کہا جائے تو ذیل کی مساواتیں پیدا ہونگی۔

۱ = دص، ۲ = دص، ۳ = دص، وغیرہ

پس ان تاروں پر سے جو رویں علیحدہ علیحدہ
 بہیں گی، اُن کی ایساٹیوں سے اُن کو راست
 نسبت ہوگی۔ ادیر کی مساواتوں کو باہم جمع کرنے
 سے یہ مساوات حاصل آتی ہے۔

۱ + ۲ + ۳ + ۴ = و (ص + ص + ص + ص + وغیره)

چونکہ پوری رد (د) تقسیم ہو کر مختلف تاروں کی رُوں بنتی ہیں اس لئے ان سب رُوں کا مجموعہ پوری رد کے مساوی ہے۔ اس لئے

$$r = (v_1 + v_2 + \dots + v_n)$$

لهذا $\frac{r}{r} = \frac{r}{(r + r + r + \dots)}$

اگر بجائے ان متعدد تاروں کے جو آپس میں
 ”ہم توازی“ جوڑے گئے ہیں، ایک ہی تار شریک
 حلقہ کیا جائے، ایسا کہ اُس کے سروں کے
 درمیان وہی تغادت قوۃ (د) ہونے سے اُس پر
 سے دہی پیشتر ہی کی رو (د) بھے، تو اُس کی

ایصالیت (ص) مساوات ذیل سے ماخوذ ہوگی :-

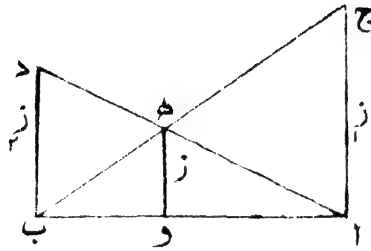
$$R = \frac{V}{I}$$

$$\text{پس } V = V_1 + V_2 + V_3 + \dots$$

$$\text{اور } \frac{1}{R} = \frac{1}{R_1} + \frac{1}{R_2} + \frac{1}{R_3} + \dots$$

جہاں (ز) سے مراد اس اکیلے تار کی مزاحمت ہے۔
 سوال - ایک لکڑانٹے کے خانہ کا دم - ب، ۴، ۱ اولٹ
 ہے (م - ب بطور اختصار محرکہ برق کے بجائے لکھا
 گیا ہے - اسی طرح تفاوت قوہ کو مختصراً ف - و
 لکھینے - انگریزی میں م - ب کو E.M.F. لکھتے
 ہیں اور ف - و کو P.D.) اور اس کی اندرونی
 مزاحمت ۲ اوم - اگر اس خانہ کے سرے دو تاروں
 سے، جن کی مزاحمت بالترتیب ایک اور دو اوم ہے
 اور جو ہم تواری، جوڑے گئے ہیں، ملائے جائیں، تو
 بتاؤ خانہ سے نکلنے والی پوری رد کیا ہوگی اور ان
 تاروں میں، علیحدہ علیحدہ، کیا ردیں بہنگی -
 [نوٹ منجانب مترجم - تشابہ مثلثوں کے
 خواص کی مدد سے، متکافیات کا ترسیمی طریقہ سے
 جمع کرنا آسان ہے، اس لئے ہم اس طریقہ سے
 دو ہم تواری مزاحمتوں کے مجموعہ کی قیمت دریافت

کرتے ہیں :-
 فرض کرو Δ ، Δ دو فراحتیں ہیں جو ہم توازی،
 جوڑی گئی ہیں۔ Δ رسم کھینچنے کے مربع دار
 کاغذ پر ایک آڑا خط AB مناسب طول
 کا کھینچو۔ نقطہ 2 سے ایک خط $2A$ ج۔



شکل (۳، الف)

Δ AB پر عمود وار کھینچو، ایسا کہ اس کے طول
 سے مناسب پیمانہ پر، فراحت 2 کی مقدار
 بتائی جائے۔ اسی طح نقطہ B سے ایک خط
 BA ، Δ AB پر عمود وار کھینچو، جس کے طول
 سے فراحت 2 کی مقدار، اسی پیمانہ پر، ظاہر
 ہو۔ پھر خطوط کھینچ کر AD اور BA ج کو ملاؤ۔
 نقطہ تقاطع (ھ) سے AB پر ایک خط $ھD$
 عمود وار کھینچو۔ (ھد) کا طول اسی پیمانہ پر،

زہ اور زہ، ہم توازی مزاحمتوں کے مجموعہ کی قیمت بتائیگا
یعنی مزاحمت (ز) کی قیمت بتائیگا جہاں

$$\frac{1}{Z} + \frac{1}{Z} = \frac{1}{Z}$$

$$\frac{R + R}{R + R} = 1$$

چونکہ مثلث اوہ اور مثلث ا ب د

متشابه ہیں اس لئے $\frac{ا د}{وہ} = \frac{ا ب}{ب د}$ اسی طرح

چونکہ ب د وہ اور ب ا ج دو متشابه مثلث ہیں

$$\frac{ب د}{وہ} = \frac{ا ب}{ا ج}$$

$$\text{پس } \frac{ا د}{وہ} + \frac{ا ب}{وہ} = \frac{ب د}{وہ} + \frac{ا ب}{وہ}$$

$$\text{یعنی } \frac{ا د + ا ب}{وہ} = \frac{ب د + ا ب}{ا ج}$$

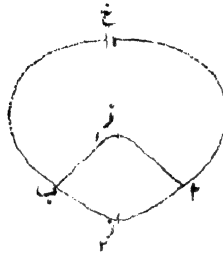
$$\text{لیکن } ا د + ا ب = ب د + ا ب$$

$$\text{لہذا } \frac{ا د + ا ب}{وہ} = \frac{ب د + ا ب}{ا ج}$$

خط ب د بجائے مزاحمت زہ کھینچا گیا ہے اور خط ا ج بجائے
مزاحمت زہ تو واضح ہے کہ خط وہ سے مزاحمت (ز) کی

$$\text{قیمت ملے گی جہاں } \frac{1}{Z} = \frac{1}{Z} + \frac{1}{Z}$$

جبر مزاحمت



شکل ۴

فرض کرد، ایک خانہ (خ) ۱۰ ب اور ۲ ب
تاروں سے ایسا ملایا گیا ہے کہ ۲ اور ب نقطوں کے
بیچ میں برقی رد کچھ ۱۰ ب کے راستہ سے بہتی
ہے اور کچھ ۱۰ ب کے راستہ سے (شکل ۴)۔
واضح ہے کہ ۱ اور ب کے مابین ایک معین
تفاوت قوہ ہوگا۔ اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ
۱ کا قوہ ب سے اونچا ہے تو دونوں تاروں (۱۰ ب
اور ۲ ب) پر سے لیکر ب تک قوہ کی قیمت
میں تنزل ہوگا۔ تار ۱۰ ب پر کوئی ایک نقطہ
(ن) ہو۔ تار ۲ ب پر ضرور ایک ایسا نقطہ
ملیگا جو نقطہ (ن) کا ہم قوہ ہوگا۔ اس دوسرے
نقطہ کو (ن) قرار دو۔ پس واضح ہے کہ جب ن اور ن

کسی مقناطیسی برقی رد پیمائے کے سرور سے ملائے جائینگے تو رد پیمائے میں کچھ بھی برقی رو نہ گزریے گی۔ اب ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ۲ اور ۲ ایسے نقطے ہوں تو مزاحمتوں ۲، ۲، ۲، ۲ اور ۲ کو آپس میں کیا تعلق ہے۔

اوم کے کلیتہ سے، اگر کسی موصل برق پر سے رد گزر رہی ہو، تو اُس کے کوئی دو نقطوں کے درمیان جو محرکہ برق یا تفاوت قوت ہوگا، اُن دو نقطوں کے مابین کی مزاحمت سے اُس کو راست نسبت ہوگی۔

$$\text{پس } \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کے قوتوں کا تفاوت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}} = \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کے قوتوں کا تفاوت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}$$

$$\text{اسی طرح } \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کے قوتوں کا تفاوت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}} = \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کے قوتوں کا تفاوت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}$$

جب ۲ اور ۲ کا قوت ایک ہے تو ان مساوتوں کے داہنے جانب کی کسریں برابر ہونگی۔ اس لئے بائیں جانب کی کسریں مساوی لکھی جاسکتی ہیں۔ یعنی

$$\frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}} = \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}$$

نستون کے خواص سے، مندرجہ بالا مساوات سے یہ مساوات حاصل آتی ہے۔

$$\frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}} = \frac{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}{2 \text{ اور } 2 \text{ کی مزاحمت}}$$

پس اگر انہم اور ذہب مزاحمتوں کی محض نسبت بیشتر سے شخص ہو، اور ایک حساس مقناطیسی برقی رو پیمائے کے سہروں کو ذہب اور ذہب سے ملانے سے اس کی سوئی کا کوئی انحراف نہیں پایا جاتا، تو واضح ہے کہ ۲ ذہب اور ذہب مزاحمتوں کی نسبت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔

اچل (مقناطیسی) برقی رو پیمائے

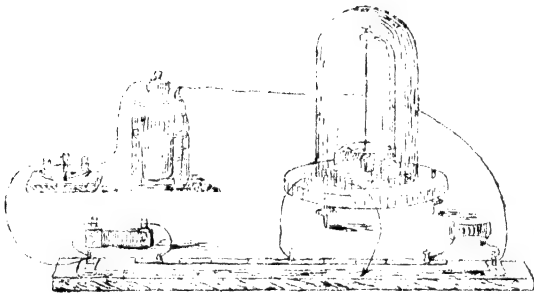
ماسی (مقناطیسی) برقی رو پیمائے پر بحث کرتے وقت ہم نے دیکھا تھا کہ لچھے سے گزرنے والی برقی رو کی مقناطیسی قوت جو سوئی کو مقناطیسی نصف النہار سے براہِ نیچے (منصرفت) کرنے کی مقتضی ہوتی ہے، زمین کی مقناطیسی قوت اس کے ضد میں سوئی پر عمل کرتی ہے۔ اگر کسی ذریعہ سے، سوئی پر زمین کی اس مقناطیسی قوت کا عمل گھٹا دیا جائے تو وہی برقی رو جب لچھے سے گزرے گی سوئی کا انحراف بڑھ جائیگا۔ بالفاظ دیگر برقی رو پیمائے زیادہ حساس ہو جائیگا۔ اچل (مقناطیسی) برقی رو پیمائے میں زمین کی قوت کا عمل اس طرح گھٹایا جاتا ہے۔۔۔ لچھے کے بیچ میں جو سوئی ہوتی ہے، اس کے تقریباً مساوی اور مشابہ، ایک دوسری سوئی سے استوار طریقہ پر جوڑ دی جاتی ہے۔ یہ دوسری سوئی پہلی سوئی کے

اوپر اور لچھے سے کسی قدر باہر ہوتی ہے اور اُس کے قطبین پہلی سوئی کے مخالف سمت پر ہوتے ہیں۔ دونوں سوئیوں پر زمین کی مقناطیسی قوتوں کا عمل مخالف سمتوں میں ہوگا اور ان قوتوں میں جو تفاوت ہوگا وہی اس ”مربک“ سوئی کو انحراف سے روکیگا۔ اس کے برعکس (جیسا کہ فصل سی و ہفتم کے مصرعہ اساسی کلیوں سے ظاہر ہے) لچھے کی برقی رو کی مقناطیسی قوتوں سے دونوں سوئیوں کا انحراف ایک ہی سمت میں ہوگا۔ اس ترکیب سے [یعنی اہل مقناطیسی سوئی کے استعمال سے] برقی رو بہت زیادہ نازک اور حساس بنجاتا ہے، اور اُسکی سوئی، لچھوں پر سے خفیف سی رو بہنے پر بھی متحرک ہوتی ہے۔

مشق

نکل (۷۵) والا ایک اہل مقناطیسی رو بیجا دیا جاتا ہے۔ اُس کو مینر پر اس طرح رکھو کہ جب اُس کی سوئیاں آزادانہ، بغیر کسی رکاوٹ کے لٹکتی ہوں، اُس کے لچھے کے پھیران کے متوازی ہوں۔ پھر اُس کو افقی مستوی میں پھیر کر، اُس کے ہمواری

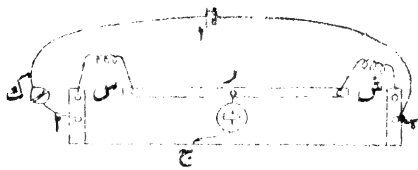
پیمپوں کے ذریعہ سے اُس کی سطح درست کرو یہاں تک کہ اوپر والی سوئی، بلا تکلف، آلہ کے ایک مختصر قوسی افقی پیمانہ کے اوپر، دو چھوٹی، عمودی، اہتزاز قصہ کرنے والی، ”کھونٹیوں“ کے بیچ میں حرکت کر سکے، اور سکون کی وضع میں اُس کا ایک سرا اس پیمانہ کے وسطی نشان پر واقع ہر ایسی صورت میں لچھا مقناطیسی نصف النہار میں ہوگا اور اُس کی وضع درست ہوگی۔



نکل ۵،

ایک ڈاٹ کبھی (ک) کے ذریعہ سے، ایک لکلانٹے کے خانہ کو جسے مزاحمت (دیکھو شکلیں ۵، ۱۶) کے ۱ اور ب پیمپوں سے ملادو۔ جب مشاہدہ ہوتے ہیں تب ہی کبھی میں ڈاٹ لگایا جائے۔ دوسرے

وقت ڈاٹ کبھی سے باہر نکال لیا جائے۔
 جسے درز (س) میں ایک اوم کی فراہمیت
 والا کچھا جوڑ دو اور درز (ش) میں ہم ۳ نشان والا
 تانبے کا ایک تار، (سوت لپٹا ہوا) ایک میٹر
 لمبا لگا دو۔ دئے ہوئے اہل مقناطیس برقی رو پیٹا
 کے ایک سرے کو جسے کے بیچ (ر) سے ملا دو اور
 اُس کے دوسرے سرے سے ایک تار (ج) جوڑ دو
 (ج) کا دوسرا سر جسے کے تار سے پہلوان تاس
 قائم کرنے کے لئے جو چھوٹا پیتل کا آلہ ہوتا ہے،
 اُس کے سرے سے ملا دو۔ اگر پہلوان تاس کا آلہ
 ہتیا نہ ہو تو (ج) کے دوسرے سرے کو ایک مضبوط
 کاغذ کے بیچ میں سے ذرا باہر نکال لو، اس طرح
 پر کہ، کاغذ کو ہاتھ میں پکڑنے سے تار کا باہر نکلا ہوا
 سرا جسے کے تار کے کسی بھی مقام سے جھوا جاسکے۔



شکل ۷۶

ڈاٹ کبھی (ک) میں ڈاٹ بٹھا دو۔ اور (ج) کو

جس مزاحمت کے تار کے مقام وسط سے صرف ایک آن کے لئے بلا دو - رد پیکا کی سوئی ظناً منصرف ہو جائیگی - جس کے تار سے ، (ج) کے تاس کا مقام بدلو یہاں تک کہ تاس کے ہونے یا ٹوٹنے کا ، سوئی پر کچھ اثر محسوس نہ ہو - تب تار کے نیچے جو پیمانہ نصب ہے اُس پر (ج) کا مقام درجوں میں پڑھو - اسی مشاہدے کو تین بار دہراؤ اور جو درجے پڑھے گئے ہوں اُن کا اوسط (لا) نکالو - اگر جس کے تار یکساں ہے اور اُس کا طول پیمانے کے (سنو) درجوں کے برابر ہے ، پچھ کی مزاحمت (س) اور تانبے کے تار کی مزاحمت (ش) تو

$$\frac{\text{ش} - ۱۰۰}{\text{لا}} = \frac{\text{ش}}{\text{س}}$$

$$\text{یا ش} = \text{س} \left(۱ - \frac{۱۰۰}{\text{لا}} \right)$$

اگر س معلوم ہے تو ش کی قیمت بھی معلوم ہو جاتی ہے - اب ۲۹ نشان والا پلاٹینائید کا ایک تار ۲۰ سنتی میٹر لمبا ہو ، اور اُس کو جس کے ایک درز میں جوڑ کر اُس کی مزاحمت کی تعیین کرو -

اسی طرح اُسی قسم کے ، ۱۵ سنتی میٹر طول کے ایک تار ، ۲۵ نشان کے ۳۰ سنتی میٹر لمبے پلاٹینائید تار ، اور

۳۴ نشان کے ۴۰ سنتی میٹر لمبے لوہے کے تار کی فراجمیت دریافت کرو (د) طول اور (ط) قطر والے ایک تار کی فراجمت کو (د) سے راست نسبت اور (ط) سے عکسی نسبت ہوتی ہے۔ مہذا یہ فراجمت تار کے مادے کے بھی تابع ہے۔

فراجمت \times ترش عمودی کو تار کے مادے کی فراجمیت کہتے ہیں۔ اس مقدار سے اُس مادے کے ایک سنتی میٹر طول کے کنارے والے ایک مکعب کی فراجمت کا پتہ چلتا ہے۔

تار پیمائش کے ذریعہ سے اس مشق میں جن تاروں پر تجربہ ہوا ہے، اُن کے قطروں کی پیمائش کرو۔

تاروں کی فراجمتیں اور اُن کے ابعاد جو مشاہدہ ہوئے ہیں، اُن سے اُن کی فراجمیتیں شمار کرو، اور ایسی ایک جدول تیار کرو:-
جسے نشان (۱) - مقناطیسی برقی رو پیمائش نشان (۱) - فراجمت کا لچھا نشان (۱)

اس لچھے کی فراجمت = ۱۶۰۲ اوم = ۱۰۰

تار	پیمائش کے ذریعہ تار کی فراجمت	تار کا قطر	تار کی	فراجمت \times ترش عمودی	فراجمت
	پیمائش کے ذریعہ	سنتی میٹر	فراجمت	فراجمت	فراجمت
۱۰۰ گم لمبا تانبے کا تار نشان (۲۴)	۴۴۳	۳۴۶	۳۵۳	۳۳	۴۰۰۰
۳۰ گم لمبا پلاٹینائڈ کا تار نشان (۲۹)					
۱۵ گم " " " " " "					
۳۰ گم " " " " " "					
۴۰ گم " " " " " "					

مشاہدات سے ظاہر ہوگا کہ پلاٹینائڈ کی فراجمیت تانبے کی فراجمیت سے بہت زیادہ ہے۔

فصل چہلم



قوة پیمائش کے ذریعہ سے برق کے محرکوں کا مقابلہ

ضروری آلات |۔ اہل مقناطیسی برقی رو پیمائش - پیمائش پر تانا ہوا ایک یکساں تار - ایک ذخیرہ خانہ - دوسرے برقی رو کے خانے - ایک ڈاٹ کنجی - اور جوڑ ملائے کے واصل کئی تار۔

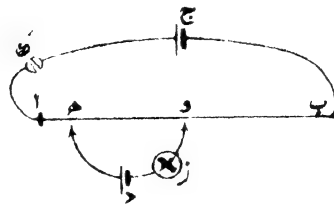
ہم نے یہ دیکھ چکا ہے کہ جب کسی تار پر سے برقی رو گزرتی ہے تو تار کے کسی دو نقطوں کے قوتوں میں جو تفاوت ہوگا، اُس برقی رو کو تار کے اُس طول کی مزاحمت سے جو ان نقطوں کے درمیان واقع ہے غلبہ دینے سے جو حاصل ضرب آئیگا، اُس کے برابر ہوگا۔ فرض کرو ایک ایسے برقی خانہ کے جس کا محرک برق اس تفاوتِ قوت کے مساوی ہے، منفی سرے کو ہم نے تار کے اُس نقطہ سے ملایا جس کا قوت نیچا ہے۔ تب خانہ کا منفی سر اور جوڑ ملائے کا

تار، جو اُس کو لگایا گیا ہے، دئے ہوئے تار (جس پر برقی رو گزر رہی ہے) کے اُس نقطہ کے ساتھ ہم قوتہ ہو گیا جس سے واصل تار کو تماس ہے۔ اگر ہم اب خانہ کے مثبت سرے کو دئے ہوئے تار کے دوسرے نقطہ سے، ایک دوسرے واصل تار کے ذریعہ، ملا دیں تو اس تار پر سے خانہ میں ہو کر، کچھ بھی رد نہ ہیگی۔ اس لئے کہ اس تار کے دونوں سروں کا قوتہ ایک ہی ہے۔ لیکن اگر یہ واصل تار دئے ہوئے تار کے کسی دوسرے نقطہ سے چھوا جائے تو خانہ میں سے ضرور کچھ رو گزرے گی جس کے گزرنے کی سمت، پیشتر کے نقطہ کی کس جانب اب تماس ہوا اُس کے تابع ہوگی۔ پس خانہ کے ساتھ اگر ایک حتمی مقناطیسی رو پیما ہم سلسلہ جوڑا جائے تو واضح ہے کہ، دئے ہوئے تار کا وہ دوسرا نقطہ تماس دریافت ہو سکتا ہے جس سے تماس ہونے سے خانہ میں سے کوئی رو نہیں بہتی ہے۔ پس اگر دئے ہوئے تار کے ان دونوں تماس کے نقطوں کے درمیانی طول کی فراہمیت، اور اس پر سے گزرنے والی رو معلوم ہو تو خانہ کا محرکہ برق بھی معلوم ہو جاتا ہے اس لئے کہ وہ ان دونوں مقادیر کا حاصل ضرب ہے۔ اگر پہلے خانہ کو حلقہ سے باہر کر کے ایک دوسرا خانہ شریک کیا جائے جس کا

محركہ برق پہلے کے محركہ برق سے مختلف ہو، تو اس خانہ میں سے کوئی رد نہ پہننے کے لئے دئے ہوئے تار سے واصل تاروں کے تماس کے نقطوں کا درمیانی فاصلہ جداگانہ ہوگا۔ اور اگر ان دونوں تجربوں میں دئے ہوئے تار پر سے گزرنے والی رد کی مقدار ایک ہی رہے تو ان میں تماس کے نقطوں کے مابین تار کے جو طول علیحدہ علیحدہ مشخص ہونگے ان کو ایک دوسرے سے وہی نسبت ہوگی جو ان خانوں کے برق کے محکوں کو ہوگی۔

مشق

پلاطینا عہد کا ایک باریک تار (ا ب) ایک درجہ دار پیمانہ کے بازو سے تانا جاتا ہے، اور اُس کے سرے ایک ڈاٹ گنتی (ک) کے ذریعہ سے ایک برقی ذخیرہ خانہ (ج) کے سروں سے (شکل ۷۷) ملائے جاتے ہیں۔



شکل ۷۷

تجربہ میں اس بات کا ضرور خیال رہے کہ تار (۲ب) کی مزاحمت کافی بڑی ہو، تاکہ ذخیرہ سے ضرورت سے زیادہ بڑی رو نہ بہنے پائے، ورنہ ذخیرہ بہت جلد کمزور ہو جائے گا۔ کبھی (ک) میں ڈاٹ صرف عین مشاہدہ کے وقت رکھا جائے۔

لکھانٹے کا جو خانہ (د) امتحان کے لئے لایا گیا ہے، ایک اچل برقی رو پیما (ز) کے ساتھ اس طرح ہم سلسلہ رکھا جاتا ہے کہ خانہ کا منفی قطب (یعنی جست والا سرا) تار (ھ) اور ایک پھسلوان تاس کے آلہ کے ذریعہ تار (۲ب) کے اُس سرے سے ملایا جاسکے جو ذخیرہ خانہ کے منفی قطب (جو علی العموم امتیاز کی غرض سے سیاہ رنگا ہوا ہوتا ہے) سے موصل ہے، یا اگر مناسب سمجھا جائے تو (۲ب) کے کسی اور نقطہ سے ملایا جاسکے۔ تار (و) بھی جو برقی رو پیما سے موصل ہے، تار (۲ب) کے ساتھ ایک دوسرے پھسلوان تاس کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ (ھ) کو تار (۲ب) کے ایک سرے سے ملاؤ اور اُس تار پر ایک ایسا نقطہ دریافت کرو کہ جب (و) اُس کو چھوتا ہے تو رو پیما کی سوئی منصرف نہیں ہوتی ہے۔ اس نقطہ کا مقام پیمانہ پر دیکھ لو۔ اب (ھ) کو (۲ب) کے نشان ۱۰ والے نقطہ سے

ٹاؤ، اور یہی مشاہدہ دوہراؤ۔ اسی طرح (ھ) کو تار (اب) کے نشان ۲۰، ۳۰ وغیرہ سے ملاتے جاؤ یہاں تک کہ (ھ) تار کے دوسرے سرے کے قریب پہنچ جائے۔ اب بجائے لکلائشے کے ایک ڈائیل کا خانہ حلقہ میں شریک کرو۔ اور سارے مشاہدات شروع سے آخر تک دوہراؤ۔ اس کے بعد ڈائیل کے خانہ کو نکال کر دوبارہ لکلائشے کے خانہ کو حلقہ میں جوڑو، اور تمام مشاہدات دوہراؤ۔

لکلائشے کا خانہ دوبارہ شریک حلقہ کرنے کی یہ وجہ ہے کہ اگر دوران تجربہ ذخیرہ خانہ کی برقی رد میں کوئی انحطاط واقع ہوا ہو تو اُس سے جو خطا پیدا ہوتی رفع ہو جائے۔ نقطہ (ھ) کو قوتہ پیمائے کے تار (اب) پر ایک مقام سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھنے سے یہ فائدہ ہے کہ تار اگر ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یکساں نہ ہو (یعنی ایک ہی تراش عمودی وغیرہ کا نہ ہو، تو چونکہ ہم فرض کرتے ہیں کہ اُس کے کسی دو نقطوں کے بیچ کی مزاحمت، اُن دو نقطوں کے درمیانی فاصلہ کے ساتھ راست نسبت رکھتی ہے، اور یہ مفروضہ صرف اسی صورت میں صحیح ہوتا ہے جبکہ تار یکساں ہوتا ہے، تجربہ کے نتیجہ میں جو خطا داخل ہوتی اب

اُس کا اندیشہ باقی نہیں رہا۔

مشاہدات حسب ذیل طریقہ پر تحریر ہوں :-

تار نشان (۱) - برقی ذخیرہ خانہ نشان (۲) - متغیثی برقی روپیہ نشان (۳)

خانہ	(۱) کا مقام جو پڑھا گیا۔	(۲) کا مقام جو پڑھا گیا۔	تفاوت	اوسط
لکھائے نشان (۲)	بسم " ۱۰ " ۲۰ " ۳۰	سم ۷۰۶۲ " ۷۹۶۸ " ۹۰۶۱ " ۹۹۶۹	سم ۷۰۶۲ " ۷۹۶۸ " ۹۰۶۱ " ۹۹۶۹	۷۰۶۰
ڈائیل نشان (۱)	بسم " ۱۰ " ۲۰ " ۳۰ " ۴۰	سم ۵۵۶۰ " ۶۴۶۸ " ۷۵۶۱ " ۸۳۶۹ " ۹۲۶۸	سم ۵۵۶۰ " ۵۴۶۸ " ۵۵۶۱ " ۵۳۶۹ " ۵۲۶۸	۵۴۶۳
لکھائے نشان (۲)	بسم " ۱۰ " ۲۰ " ۳۰	سم ۷۱۶۰ " ۸۰۶۸ " ۹۱۶۰ " ۱۰۰۶۷	سم ۷۱۶۰ " ۷۰۶۸ " ۷۱۶۰ " ۷۰۶۷	۷۰۶۹

$$\text{پس} = \frac{\text{لکھائے کا محرکہ برق}}{\text{ڈائیل کا محرکہ برق}} = \frac{۷۰۶۲}{۵۴۶۳} = ۱۶۴۹$$

جست اور تاجے کی تختیوں اور آب آمیز سلفیورک ایسڈ کا ایک سادہ خانہ لو اور اُس کے ساتھ بھی یہی مشاہدہ کرو۔ اس کے بعد پھر اُسی لکلائٹس والے خانہ سے مشاہدہ کرو۔ اور ان سب مشاہدوں کو اوپر کی مثال کی طرح لکھ کر نتائج ماخوذ کرو۔ دیکھو اس سادہ خانہ کا 'م۔ ب' یعنی محرکہ برق جلد گھٹ جائیگا۔



فضلِ پیل و کیم

”برقِ پاشیدون“ میں سے برقی رُوں کا گزرنا

ضروری آلات | ایک پانی کا، کیمیائی برق پیدا - برقی ذخیرہ
خانے - اور ایک مٹائی مقناطیسی رو پیدا -

بعض مائع میں سے جب برقی رو ایسے ’برقیہوں‘ کے درمیان گزرتی ہے جن پر اُن مائع کا کوئی کیمیائی اثر نہیں ہوتا، تو ان مائعوں کی دو اجزائے ترکیبی میں تحلیل ہوتی ہے، ایک جزو ایک برقیہ کے پاس نمودار ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے کے پاس - ایسے مائع برق پاشیدے کہلاتے ہیں۔ تحلیل سے جو جزو پیدا ہوتے ہیں اُن کی مقداروں کو برق کی مقدار سے جو مانع میں سے گزر رہی ہو راست نسبت ہوتی ہے۔ برق اور اجزائے ترکیبی کی مقداروں کا باہمی تعلق ’فارادے‘ نے سب سے پہلے دریافت کیا تھا اس لئے وہ فارادے کے برق پاشی کے پہلے کلیئے کے

نام سے مشہور ہے۔ اگر کوئی برقی رو (ر) کسی برقی
پاشیدے میں سے (دش) ثانیہ تک بھے تو اس مدت
میں برقی کی جو مقدار بھئی ہے (رث) ہوگی۔ اور اگر
اُس برقی پاشیدے کے (گ) گرام کی تحلیل ہوئی
ہے تو

ک = م رث

جہاں (م) سے مراد ایک مستقل ہے جس کی
قیمت اُس مانع کی نوعیت کے تابع ہے۔

مشق

اس مشق میں جس برقی پاشیدے کی تحلیل ہوگی
معمولی پانی ہے، لیکن اس میں برقی پاشیدے کے
خواص (یعنی برقی پاشیدگی) آنے کے لئے اُس میں
ٹھوڑا سا ترشہ (ایسڈ) ملا دیا جائے گا۔ یہ پانی ایک
V کی شکل کی قیفیہ کی نلی میں ڈالا جاتا ہے۔
نلی میں پلاٹینم کے دو برقی رہ، لگا دئے جاتے ہیں۔
اُن کے ذریعہ سے برقی رو پانی میں داخل ہو کر باہر
نکل آئیگی۔ ایک برقیہ کے ذریعہ جو گیس مانع میں
اوپر چڑھائیگی نلی کے بند پہلو میں جمع ہو جائیگی۔ اُس
کا حجم یا تو خود نلی پر اگر درجہ بندی ہوئی ہے تو

اُس کے نشاںوں سے معلوم ہو جائیگا، یا جس ٹیکن کے سہارے نلی کھڑی ہوگی اُس پر درجہ بندی کر کے معلوم کر لے سکتے ہیں۔ ایسے آلہ کو ہم پانی کا ”کیمیائی برقی بیما“ کہینگے دیکھو شکل (۷۸)

اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ رو کے گزرتے سے جس مقدار میں گیس بنتی ہے اُس کو برقی رو کی مقدار اور اُس کے بہنے کی مدت کے حاصل ضرب سے راست نسبت ہوتی ہے، ہم حسب ذیل عمل کریں گے :-
کیمیائی برقی بیما کو ٹیڑھا کر کے اُس کی بند نلی کو پورا اور بیچ والی نلی کو اُس کے سرے تک، آب آمینر ترشہ سے بھردو اس کے بعد اس برقی بیما کو دو برقی ذخیرہ خانوں، ایک ڈاٹ کبھی، ایک حماسی مقناطیسی برقی رو بیما اور ایک دو اوم والے مزاحمت کے لچھے کے ساتھ ہم سلسلہ کرو۔ ڈاٹ کبھی اس غرض سے شریک ملکہ

کی جاتی ہے کہ جس وقت جا ہے برقی رو جاری ہو جائے یا موقوف ہو جائے۔ چونکہ نلی کے بند پہلو میں ہیڈروجن گیس جمع کرنا مقصود ہے اس لئے اُس کے پلاٹینم کے ورق کو ذخیرہ خانے کے



شکل ۷۸

منفی (یعنی سیاہ رنگ کے) سرے سے ملا دو۔ مقناطیسی برقی رو پیما کے ”صفر کے نشان“ پڑھ لو۔ کبھی میں ڈاٹ لگا دو، دیکھو آیا مقناطیسی رو پیما کی سوئی واضح انحراف بتاتی ہے، اور گیس کی پیدائش کی شرح اتنی ہے کہ نلی کا ایک سنتی میٹر طول اُس سے ایک یا دو دقیقہ میں بھر جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو حلقہ کی فراہمیت حسب ضرورت گھٹا بڑھا کر اُس کو حالت مقصود پر لے آؤ۔

جب گیس، شیشے کی نلی کے سنتی میٹر والے نشان پر پہنچے، کیا وقت ہے دیکھ لو۔ جس وقت گیس ۱۵ سنتی میٹر والے نشان پر پہنچتی ہے، مقناطیسی برقی رو پیما کی سوئی کا انحراف پڑھو۔ اسی طرح گیس جب نلی کے دوسرے سنتی میٹر تک آ جائے وقت معلوم کرو۔ بعد ازاں رو پیما کی سوئی کا انحراف دیکھو۔ پھر گیس نلی کے تیسرے سنتی میٹر پر آنے کا وقت معلوم کرو بعد سوئی کا انحراف دیکھو اور آخر میں گیس جب چوتھے سنتی میٹر پر آئے وقت لکھ لو۔ رو پیما کے انحراف کے زاویوں کے محاسن نکالو۔ ہر ایک محاسن کو، برقی رو کے پہننے سے، ایک ایک سنتی میٹر گیس کے نکلنے کے لئے جس قدر مدت صرف ہوئی ہو، اُس میں ترتیب وار ضرب دو۔ دیکھو

حاصل ضرب سب تقریباً مساوی ہیں -
 (نوٹ - ان تجربوں میں، نلی کے دونوں پہلوؤں میں
 مانع کی سطح ایک نہ ہونے سے جو خطا پیدا ہوگی، اُس
 کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔)
 نلی کو جھکا کر از سر نو اُس کے بند پہلو کو آب آئینہ
 ترشہ سے بھر دو - برقی حلقہ کی مزاحمت تبدیل کر کے
 رو کی مقدار بدلو، اور ان مشاہدوں کو دہراؤ - دیکھو
 اس مرتبہ بھی، الفراف کے زاویوں کے محاسنوں کو،
 گیس کے ایک سنتی میٹر بڑھنے کی مدت میں ضرب
 دینے سے حاصل ضرب وہی نکل آئیگا جو پہلے تجربہ
 میں آیا تھا -

ان مشاہدوں کو اس طرح لکھو:-

نلی نشان () مقناطیسی روپما نشان ()
 کیفیت متعلق ہیڈروجن کے جو جمع ہوئی

کعب سنتی میٹر	وقت	مدت تانیوں میں	الفراف	ماس (ادویہ الفراف)	وقت x ماس
	ساعت دقیقہ ثانیہ				
۱۵۰	۱۱ ۱۵ ۵	۴۲	۲۴۶۵	۵۲	۳۶۰۲
۲۵۰	۱۶ ۱۶ ۱۴	۴۲	۲۴۶۵	۵۳	۳۸۱۰
۳۵۰	۱۶ ۳۰	۴۰	۲۸۶۰	۵۳	۳۶۶۱
۴۵۰	۱۸ ۴۰				

گیس کی تپش 18° مٹی - بار پیم پر بار 45×2 سم -
 اسی طرح دوسرے مشاہدے بھی لکھے جائیں -
 نلی کے بند پہلو میں جو گیس جمع ہوتی ہے اگر
 اُس کی نوعیت معلوم ہو تو اس تجربہ کی مدد سے
 مقناطیسی برقی رو پیم کے ”مستقل“ کی تعیین ہو سکتی
 ہے - یعنی وہ عدد معلوم ہو سکتا ہے جس میں انفراف
 کے زاویوں کے حماسوں کو ضرب دینے سے رد کی
 قیمت امپیروں میں نکل آتی ہے -

فرض کرو اس تجربہ میں ہیڈروجن گیس جمع ہوئی
 ہے - چونکہ ایک امپیر کی رو ایک ثانویہ تک بہنے سے
 پائے کے 4 سنتی میٹر دباؤ اور 18 مٹی تپش کی حالت
 میں ہیڈروجن گیس بمقدار 118 کلو گرام سنتی میٹر حجم
 خارج ہوتی ہے ، اور اس تجربہ سے ہمیں یہ معلوم
 ہو گیا ہے کہ ایک مقررہ مدت میں کس حجم کی گیس
 بنی ہے ، تو واضح ہے کہ جو برقی رو یہی ہے
 اُس کی مقدار دریافت ہو جاتی ہے - رو پیم کے
 ”مستقل“ سے مراد فی الحقیقت وہ رد ہے جو رد
 پیم میں گزر کر اُس کی سوئی کا 45 درجہ انفراف
 کریجی (کیونکہ $ms > 45 = 1$) - پس رد کی قیمت
 کو زاویہ انفراف کے حماس پر تقسیم کرنے سے
 ”مستقل“ کی قیمت حاصل ہو جائیگی - حسابی عمل

(معمولی امتحانی نلی کے مشابہ) آب آئینہ ترشہ سے بھرا کر
الٹا کر رکھ دی جاتی ہے۔ ظرف میں بھی وہی مائع ہوتا
ہے لیکن نلیوں کی بند سطح سے ظرف کے مائع کی
سطح نیچی ہوتی ہے۔ فرض کر دیتے ہیں نلی کے
اکائی طول کا حجم (ح) م سم ناپ لیا گیا ہے۔ اور
تجربہ میں نلی کے طول کے (ع) سم گیس سے
بھر گئے۔ نلی کے اندر اور باہر مائع کی سطحوں کی
بلندیوں میں (ل) سم کا تفاوت ہے۔

اگر بار پیمائی کی بلندی (ب) ہے اور مائع یا گیس
کی تپش (ت) درجہ مئی تو گیس پر دباؤ
(ب) $\pm \frac{ع}{۱۳۶۵} - د$ پارے کے سنتی میٹر کے برابر

ہوگا۔ اگر ہوفمان والے کیمیائی برق پیمائی سے تجربہ
کیا جا رہا ہے تو اس جملہ کی دوسری رقم کی علامت
مثبت لی جائیگی اور اگر دوسری وضع کا آلہ ہے تو
علامت منفی ہوگی۔ ۱۳۶۵ پارے کی تقریبی کثافت اضافی
ہے۔ اور چونکہ ہیڈروجن پانی کے اوپر جمع ہوئی ہے
اس لئے اُس کے ساتھ پانی کا بخار بھی شریک ہے،
اور (د) اس بخار کا تپش (ت) مئی پر، بیشترین دباؤ
سنتی میٹروں میں ناپا جائیگا۔

پس جمع شدہ ہیڈروجن کا حجم صفر درجہ

معنی اور ۷۶ سم دباؤ پر۔

$$ع ح \left(\frac{۲۷۳}{۳۷۳ + ت} \right) \times \frac{ب \pm \frac{ل}{۱۳۶۵} - ۵}{۷۶} \text{ مگب سنتی تیر ہوگا}$$

چونکہ میٹروجن کے ایک مگب سنتی تیر کی کمیّت صفر درجہ معنی اور ۷۶ سم پارے کے دباؤ پر ۸۹۶..... گرام ہے

لہذا جمع شدہ گیس کی کمیّت ۸۹۶..... ع ح $\frac{۲۷۳ (ب \pm \frac{ل}{۱۳۶۵}) - ۵}{(۲۷۳ + ت) ۷۶}$ گرام ہوگی

اگر (ر) امپیر اوسط برقی رد (د) ثانیہ تک مانع میں سے گزری ہے تو۔

جمع شدہ گیس کی کمیّت = روی

جہاں (دی) سے مراد گیس کا برقی کیمیائی معادل ہے (یعنی وہ کمیّت جو ایک امپیر کی رد کے ایک ثانیہ تک پہنچنے سے مانع میں سے خارج ہوتی ہے)

معہذا $ر = م \text{ مس } > ن$

جہاں (م) رد پیم کا مستقل اور (ن) زاویہ انحراف ہے۔

$$\text{پس } م = \frac{۲۷۳ (ب \pm \frac{ل}{۱۳۶۵}) - ۵}{(۲۷۳ + ت) ۷۶} \times \frac{ع ح ۸۹۶.....}{وی \text{ مس } > ن} \text{ امپیر}$$

ابجد



برقی باریں



فضل چل و دوم



بروتانا

سامان چکی ضرورت ہوگی | شیشے اور آبنو سے کی سلاخیں۔ رگڑنے
کی چیزیں۔ برقی نما۔ برقی بردار مجوزہ کرے

اور طرف -
اس مشق کو شروع کرنے سے پہلے طلباء کو چاہئے
اُن کی دہسی کتابوں میں برقی جذب و دفع کے متعلق

جو ابتدائی ٹکڑے سمجھائے گئے ہیں اُن سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

جس ترتیب سے اس فصل میں تجربے لکھے گئے ہیں اُسی ترتیب سے عمل ہونا چاہئے۔ دوران تجربہ برقی باروں کی ترتیب میں جو جو تغیرات وقتاً فوقتاً وقوع میں آتے ہیں، اُن کو شکلوں کے ذریعہ سے اپنی مشقی بیاض میں ظاہر کرنا چاہئے۔ اور جو جو امور مشاہدہ ہوتے ہیں اُن کے وجوہ بھی سمجھانا چاہئے۔ تجربہ سے پہلے ضرور ہے کہ شیشے اور آبنو سے کی سلاخوں اور رگڑنے کے اشیاء کو خشک کر لیا جائے۔

(۱) رگڑ یا فرک کے ذریعہ سے برقانا۔

(۲) شیشے کی ایک سلاخ کو ریشم کے کپڑے سے رگڑو۔ اور اُس کو کاغذ کے چھوٹے چھوٹے (خشک کئے ہوئے) ٹکڑوں کے قریب لیجاؤ، جو بیچ پر (یا ایک جینی کے ظرف میں) انبار کی شکل میں رکھے ہوئے ہوں۔ ٹکڑے اڑ کر سلاخ سے آٹینگے جس سے واضح ہوگا کہ سلاخ برقی ہوئی گئی ہے۔

(ب) ایک آبنو سے یا لاکھ کی سلاخ کو فلالمین

سے رگڑو اور بتاؤ کہ وہ بھی برقی ہوئی ہوتی ہے۔

(ج) ایک برقی ہوئی شیشے کی سلاخ کو دئے ہوئے

ریشم کے ریشہ سے افقی وضع میں لٹکاؤ۔ اور بتاؤ کہ ایک دوسری اسی طرح برقی ہوئی سلاخ اُس کو دفع کرتی ہے۔ اسی طرح دو ایک ہی طریقہ سے برقی ہوئی آنبوسے کی سلاخیں ایک دوسرے کو دفع کرتی ہیں۔

(۵) بتاؤ کہ ایک برقی ہوئی آنبوسے کی سلاخ ایک برقی ہوئی شیشے کی سلاخ کو، بہ نسبت ایک نہ برقی ہوئی آنبوسے کی سلاخ کے، زیادہ جذب کرتی ہے۔

(۲) برق نما

دئے ہوئے برق نما پر ایک فلزی غلاف چڑھایا گیا ہے (دیکھو شکل ۷۹) تاکہ اُس کے اوراق پر (یا جیسا کہ بعضوں میں ایک ہی ورق ایک تختی کے سامنے آویزاں ہوتا ہے۔ اُس کے اس ورق پر) اطراف و اکناف کے برقی ہوئے اجسام کا حتی الامکان کم اثر ہو۔



شکل ۷۹

(۲) اس برق نما کے سرے پر کی مدور تختی یا قرص کو ایک برقائے ہوئے شیشے کی سلاخ (کے مختلف حصوں) سے (جا بجا) چھو کر برقاؤ۔

(ب) ایک برقائی ہوئی شیشے کی سلاخ تختی کے قریب لاؤ مگر اس کو تختی کو چھولنے نہ دو۔ پھر اس کو دور ہٹا لو۔ جو کچھ وقوع میں آتا ہے بیان کرو۔
(ج) شدت سے برقائی ہوئی ایک آنسو سے کی سلاخ برق نما کے پاس لجاؤ۔ اگر برق نما کو پہلے سے جو برقی بار دیا گیا تھا بہت ہی زیادہ نہ تھا تو اس کے اوراق پہلے مل جائیں گے بعد ازاں کھل جائیں گے۔ آنسو کو دور ہٹا لو، اور برق نما کی تختی کو ہاتھ سے چھو کر اس کا بار خارج کر دو۔

(د) اب ایک برقائی ہوئی شیشے کی سلاخ اس بار خارج کئے ہوئے برق نما کی تختی کے قریب لجاؤ (مگر اس کو چھولنے نہ دو) ایک آن کے لئے تختی کو ہاتھ سے چھو اور پھر شیشے کی سلاخ کو ہٹا لو۔ دیکھو برق نما کے ورق کھل جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے بیان کرو۔ ایسی صورت میں کہا جاتا ہے کہ برق نما ”وامالہ“ کے ذریعہ سے بار کیا گیا۔

(ه) ایک برقائی ہوئی شیشے کی سلاخ برق نما کی تختی کے پاس لجاؤ۔ ورق پہلے مل جائیں گے اور پھر

کھل جائینگے۔ اب ایک برقی ہوئی آنبوسے کی سلاخ تختی کے پاس لیجاؤ۔ دیکھو ورق اور زیادہ کھل جاتے ہیں۔

ان مشاہدات کا (ب) اور (ج) کے مشاہدوں سے مقابلہ کرو اور اختلاف کی وجہ بتاؤ۔

(۳) برق بردار

(۱) برق نما کو [۲۲] والے تجربہ کی طرح ایک برقی ہوئی شیشے کی سلاخ سے چھو کر ”بارکرد“۔ (ب) برق بردار کی آنبوسے کی مدور تختی (شکل ۸۰) کو فلالمین سے رگڑ کر برقاؤ۔ اُس کے اوپر شیشے کا عاجز دستہ پکڑ کر پیتل کی تختی رکھ دو، اور ایک آن کیلئے اُس کو انگلی سے چھو۔ پھر اُسی عاجز دستہ کے ذریعہ سے آنبوسے پر سے اٹھا لو۔



شکل ۸۰

(ج) برق بردار کی پیتل کی تختی کو برق نما کی تختی کے نزدیک لیجاؤ۔ دیکھو برق نما کے ورق اور زیادہ کھل جاتے ہیں۔ اگر آنبوسے کی تختی برق نما کی تختی کی پاس لائی جائے

تو ورق پہلے بل جائیگے اور بعد کہلینگے۔ ان نیتھون کے
وجہ بتاؤ۔

“(۴) اُمالہ“

(۲) دو، بار سے خالی، مجوز، پیتل کے لٹوں کو
تھاس کی حالت میں کھڑا کرو۔ برق بردار کی بار کی ہوئی
(پیتل کی) تختی کو ان لٹوں میں سے ایک لٹو کے نزدیک
لیجاؤ۔ اور ان کو ہاتھ سے چھوئے بغیر، ایک کو دوسرے
سے علیحدہ کرو۔ علیحدہ کرتے وقت برقائی ہوئی تختی قریب
ہی رہنی چاہئے۔ اب اُن کو یکے بعد دیگرے برقائے
ہوئے برق نما کی تختی کے قریب لیجا کر بتاؤ کہ
اُن پر مخالف قسم کے بار پیدا ہوئے ہیں۔

(ب) لٹوں کو ملا دو اور اس کے بعد بتاؤ کہ اسکے
بعد ان میں سے کسی کا بھی برق نما پر کوئی اثر
نہیں پایا جاتا۔

(ج) برق نما سے بار خارج کر دو، اور برافین
کے ایک کندہ، پر دیا ہوا ظرف رکھو اور ایک باریک
تار کے ذریعہ سے اُس کو برق نما کی تختی سے ملا دو۔
اگر برق نما کی تختی کو اوراق سے ملانے والی سلاح
آلہ میں مضبوط جمی ہوئی ہے تو ظرف کو کندہ پر رکھنے
کی ضرورت نہیں، راست تختی ہی پر رکھا جاسکتا ہے۔

(د) برق بردار کو بار کرو اور اُس کی تختی کو آہستہ ظرف کے اندر لیجاؤ۔ [یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ ظرف کافی کشادہ ہے۔ چونکہ اکثر برق برداروں کی تختی بہت وسیع ہوتی ہے اس لئے پتیل کے ایک کُرے کو ریشم کے ڈورے سے لٹکا کر، برق بردار کی تختی سے جبکہ وہ آلہ کے آنبو سے کی تختی سے دور ہٹالی گئی ہو چھو لیا جائے اور پھر اُس کو آہستہ آہستہ ظرف کے اندر داخل کیا جائے۔ مہترجمہ]۔ برق نما کے ورق پھل کر ایک دوسرے سے زیادہ ہٹتے ہیں جب تختی ظرف کے اندر بخوبی داخل ہو جاتی ہے تو اُن کی وضع میں کچھ فرق نہیں آتا (یعنی اُن کے ایک دوسرے سے ہٹنے سے آپس میں جو زادیہ بنتا ہے، اس میں کچھ زیادتی نہیں محسوس ہوتی) اسوقت بھی جبکہ تختی (یا کرہ) ظرف کی تہ کو چھو لے۔ اگر تختی (یا کرہ) دور ہٹالی جائے اور اسی طرح برق بردار کی آنبو سے کی تختی، ریشمی ڈوریوں سے لٹکا کر ظرف کے اندر داخل کیجائے [یہ اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ برق بردار کی تختیاں زیادہ وسیع نہیں ہیں یا ظرف کافی کشادہ ہے۔ م] تو برق نما کے ورق پہلے کی طرح پھل جائینگے۔

(ه) برق بردار کو بار کرو۔ لیکن اُس کی پتیل کی

تختی کو آنبوسے سے لگی ہوئی رہنے دو اور دونوں کو اس حالت میں مجوز ظرف کے اندر داخل کرو۔ برقی نما پر کوئی اثر نمودار نہ ہوگا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ آنبوسے اور پیتل کی تختیاں دونوں علیحدہ علیحدہ برقائی ہوئی ہیں، مگر ان دونوں کا اثر ان کے باہر کی چیزوں پر صفر ہو جاتا ہے یعنی بیرونی عمل کے اعتبار سے ایک بار دوسرے بار کو بے تاثیر کر دیتا ہے چونکہ برق کی مختلف قسمیں ایک دوسرے کو بے تاثیر کرتی ہیں اس لئے ایک قسم ”مثبت“ کہلاتی ہے اور دوسری ”منفی“۔ شیشہ جب ریشم سے رگڑا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے اُس کو مثبت برق سے بار کیا گیا اور آنبوسہ جب فلاین سے رگڑا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے اُس کو منفی برق سے بار کیا گیا۔

جب رگڑنے سے برق کی ”پیدائش“ ہوتی ہے تو مثبت اور منفی برق مساوی مقداروں میں بنتے ہیں۔

اس کے ثبوت کے لئے ایک ظرف میں ایک اُس سے چھوٹا ظرف رکھا جاتا ہے، جس میں آنبوسے کی ایک سلاخ کو گھما کر بلی کے پوٹیں سے رگڑا جاسکتا ہے۔ بیرونی ظرف برق نما کی تختی سے ملا دیا جائے آنبوسے کو گھمانے سے رگڑ کی وجہ سے برق پیدا

ہوگی لیکن جب تک آنبوسے کی سلاخ اندرونی ظرف میں ہوگی۔ برق نما کے ورق لے ہوئے رہینگے۔ جب سلاخ باہر نکال لی جائیگی۔ اور اُس کے ساتھ اُس کے اوپر کا منفی بار بھی باہر آجائیگا، ورق کھل جائیگا۔

انتہیٰ منجانب مترجم - (۲۲) اور (۲۳) میں قوسیں میں مترجم کی طرف سے جو عبارت لکھی گئی ہے طالب علم کو چاہئے اُس کی اہمیت سمجھ کر اُس پر بخوبی کار بند ہو۔ ورنہ احتمال ہے کہ نتائج خلاف توقع برآمد ہوں۔



فصل چہل و سوم

برقی قوہ اور گنجائش

ضروری سامان | برقی نما - مجوز فلزی تختیان اور شیشے کی تختی -

ان تجربوں کو شروع کرنے سے پہلے طلباء کو چاہئے قوہ اور گنجائش کے متعلق کسی درسی کتاب میں بہان پڑھ کر سمجھ لیں -

(۱) قوہ

برق پیا کے اوراق جب کھل جاتے ہیں تو اُن کا درمیانی زاویہ (زاویہ انفراج) اوراق اور اُن کے گرد کے فلزی غلاف میں جو تفاوت قوہ ہوگا اُس کے تابع ہوتا ہے -

برق نما کو ایک حاجز ٹیکن (مثلاً برفین کے ایک

کن سے) پر رکھو اُس کی تختی اور غلاف دونوں کو ملاؤ اور تختی کو برق بردار کی برقی ہوئی تختی سے کئی بار چھو کر ”بار کرو“۔ اگرچہ اس عمل سے برق نما کو کثیر مقدار میں برقی بار دیا جاتا ہے اُس کے ورق ذرا بھی نہیں کھلتے۔

تختی کو غلاف کے ساتھ جس ”واصل“ کے ذریعہ ملایا گیا تھا اب اُس کو ہٹا کر ’اصل‘ توڑ دو۔ اور دونوں کو چھو کر اُن کا بار پورا خارج کر دو۔

اب غلاف کو برق سے، برق بردار کی تختی کے ذریعہ سے بار کئے جاؤ دیکھو ورق کھل جاتے ہیں۔ جب ورق صرف ذرا سا کھلے ہوں غلاف کا برقیانا موقوف کر کے برق نما کی تختی کو ہاتھ سے چھو۔ دیکھو ورق پیشتر سے زیادہ کھل جاتے ہیں باوجودیکہ ہاتھ تختی سے لگا ہوا ہے۔ شکل کھینچ کر ان کی توجیہ کر دو۔

ہاتھ تختی سے ہٹا لو اور غلاف کو چھو کر اُس کا بار خارج کر دو۔ دیکھو ورق ایک دوسرے سے ذرا نزدیک ہو جاتے ہیں (یعنی اُن کا زاویہ انفراج گھٹ جاتا ہے)۔ اب تختی کو چھو کر، اُن کا بار بالکل خارج کر دو۔

ایک اُتنا فلزی ظرف برق نما کے غلاف کے سرے پر رکھو تاکہ برق نما کی تختی فلز سے تقریباً پوری ڈھپ جائے۔ برق نما کے ساتھ ابھی جو تجربے کئے گئے تھے

اُن کو دہراؤ۔ دیکھو اس حالت میں غلاف کو بہت کثیر مقدار میں بار دیا جاسکتا ہے تاہم برق نما کے ورق منفرد نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ بتاؤ۔
 برق نما کے غلاف اور ظرف کو چھو کر اُن کے بار خارج کر دو۔ ظرف کو تختی پر سے اٹھا لو اور تختی کو برق بردار کی برقی ہوئی تختی سے چھو کر طلائی اوراق کو تھوڑا مثبت بار دو۔ اگر اچانک ضرورت سے زیادہ بار دیدیا گیا ہو تو برق نما کی تختی کو کاغذ کے ایک ٹکڑے سے چھو کر ٹھوڑا سا بار ترشح ہو کر خارج ہو جائے دو۔ اب برق بردار کی تختی کو مکرر برت کر برق نما کی تختی کے پاس لیجاؤ دیکھو اوراق کا انفرج بڑھ جاتا ہے۔ پھر غلاف کو برق بردار کی تختی کے ذریعہ سے بار کرو۔ دیکھو جتنا زیادہ اس کو بار دیا جاتا ہے اتنا اوراق کا انفرج پہلے گھٹنے آتا ہے۔ صفر ہو جانے کے بعد پھر بڑھنے لگتا ہے۔ اس کے بعد برق بردار کی برقی ہوئی تختی کو برق نما کی تختی کے قریب لیجاؤ۔ دیکھو اوراق کا انفرج کم ہو جاتا ہے جو باتیں شاہدہ ہوئیں، شکلیں کھینچ کر، اُن کے وجوہ بیان کرو۔

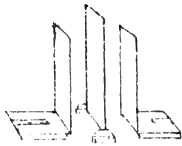
غلاف کا بار خارج کرو اور برق نما کی تختی کو مکرر برقاؤ تاکہ ورق ذرا سا کھل جائیں۔ غلاف کو ہاتھ سے

چھو لو دیکھو اوراق کا انفراج بڑھ جاتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے بیان کرو۔

(۲) خطوط قوت برقی

برق نما کی تختی کو، ایک باریک تار کے ذریعہ سے،
شکل ۸۱ کی متوازی مجوز فلزی تختیوں میں سے ایک
چھوٹی تختی سے ملاؤ۔

تقریباً ۶ سم طول کا ایک باریک تار لیکر، اُس کے ایک
سرے سے، ۲ سم لمبا ایک
اکھیرا روئی کا ریشہ گوند سے
جمادو۔ ایسا ریشہ سوت کے
ایک ڈورے کی دھجیاں کرنے
سے دستیاب ہو سکتا ہے۔



شکل ۸۱

متذکرہ بالا فلزی تختی کو
برقآؤ ۷ اور تار کو اُسکے پاس
اس طرح پکڑو کہ روئی کا ریشہ تختی کو قریب قریب
چھو لے۔ دیکھو ریشہ کی وضع تختی کی سطح کے ساتھ
عمود وار ہوتی ہے۔ ریشہ کو تختی کے گرد، اور پھر اُس تار
پر سے لجاؤ جو تختی کو برق نما سے ملاتا ہے۔ لیکن اسکی
احتیاط رہے کہ ریشہ ان کو چھونے نہ پائے۔ دیکھو تختی

کے کناروں ، اور تار کے پاس ، ریشہ کی سمت کیا ہوتی ہے۔
تختی پر برقی بار ہونے کی وجہ سے ریشہ کے سرے پر
برقی امالہ سے ، ایک مخالف بار کی پیدائش ہوتی ہے
تختی کے بار کا مشابہ بار ریشہ اور تار پر سے زمین پر چلا
جاتا ہے۔ ریشہ کے سرے پر جو مخالف بار پیدا ہوتا ہے
تختی کا بار اُس کو اپنی طرف جذب کرتا ہے اور اس لئے
ریشہ کے سرے کے پاس اُس کا طول (چونکہ چھوٹا ہوتا
ہے) خطوط قوت کی سمت اختیار کرتا ہے۔

(۳) ایک برقائے ہوئے موصل کے گرد قوۃ کی تبدیلی

برق نما کو حاجز ٹیکن سے اٹھا کر بیچ پر رکھو۔ اب
بیچ کے ذریعہ برق نما کا غلاف زمین سے موصل ہوگا
اور اس لئے اُس کا قوۃ صفر ہو جائیگا۔ پس ظاہر ہے کہ
ایسی حالت میں جب اوراق منفرد ہو گئے اُن کے
انفراج سے اُس جسم کے قوۃ کا پتہ چلیگا جو اُن سے
موصل ہوگا۔ اگر یہ قوۃ مثبت ہے تو برق نما کی تختی
کے قریب ایک مثبت بار کو لیجانے سے انفراج
بڑھ جائیگا۔ اور اگر منفی ہے تو اس بار کے نزدیک
آنے سے اوراق کا انفراج کم ہو جائیگا۔
ایک مجوز ، مثبت بار سے برقائے ہوئے موصل

کا قوت، جو دوسرے موصولوں سے بہت دور ہو، مثبت ہوتا ہے۔ اور اس موصل کے گرد ہر طرف ہوا میں قوت گھٹتا جائیگا۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے شکل ۱۸ کی سب سے بڑی فلزی تختی کو برق بردار کے ذریعہ سے بار کرو۔ چھوٹی دو تختیوں میں سے ایک کو برق نما سے تار سے ملاؤ، اور اُس کا عاجز دستہ پکڑ کر اس کو برقی ہوئی تختی کے قریب لجاؤ۔ دیکھو برق نما کے اوراق منفرج ہوتے ہیں اور جوں جوں تختیان نزدیک ہوتی جاتی ہیں انفراج بڑھتا جاتا ہے۔ جو طریقہ اوپر سمجھایا گیا ہے اس سے بتاؤ کہ چھوٹی تختی کا قوت مثبت ہے۔

برق بردار کے ذریعہ بڑی تختی کو منفی بار پہنچانے کے لئے، برق بردار کی فلزی تختی کو اُس کے آنبو سے کی تختی پر رکھو، اور بجائے فلزی تختی کو ہاتھ سے چھو کر اُس کا منفی بار خارج کرنے کے، اُس کو ایک آن کے لئے ایک مجوز تار کے ذریعہ سے (جو لاکھ سے بنے ہوئے ایک دستہ سے پکڑا جاسکتا ہے)، بڑی تختی سے ملا دو۔ ایسا کرنے سے برق بردار کی فلزی تختی کا منفی بار اس بڑی تختی پر آجائیگا۔ اس کے بعد برق بردار کی فلزی تختی کو آنبو سے پر سے اٹھا کر ہاتھ سے چھو لو اور یہی عمل کئی مرتبہ دوہراؤ۔

پیشتر کی طرح ، ثابت کرو کہ بڑی فلزی تختی کا قوہ منفی ہے ، اور اُس کے گرد ہر طرف ہوا میں قوہ کا جبری ازدیاد ہوتا جاتا ہے ۔

(۴) گنجائش

بڑی تختی کو برق نما سے ملاؤ ، چھوٹی کو اُس سے کسی قدر دور ہٹا کر رکھو اور ہاتھ سے چھو ۔ اس کے بعد بڑی تختی اور برق نما کو برقاؤ ۔ اس سے برق نما کے اوراق کھل جائیں گے ، اور اُن کے انفراج سے معلوم ہوگا کہ برق نما اور اس سے موصل تختی کا قوہ کیا ہے ۔ اب چھوٹی تختی کو (جس کا قوہ چھونے سے صفر ہو گیا تھا) بڑی تختی کے قریب لجاؤ ۔ دیکھو برق نما کے اوراق کا انفراج گھٹتا جاتا ہے اور اس لئے بڑی تختی کا قوہ کم ہونے لگتا ہے ۔ اوپر کی مشق میں ہم نے دیکھا تھا کہ اس عمل سے چھوٹی تختی کا قوہ بڑھتا ہے ۔ پس دونوں تختیاں باہم دیگر متاثر ہوتی ہیں ۔ چھوٹی تختی کو ہاتھ سے چھو ، دیکھو انفراج اور کم ہو جاتا ہے ۔ اگر تختیاں ایک دوسرے سے بہت قریب ہوں تو اوراق کا انفراج گھٹا کر بہت قلیل کر دیا جاسکتا ہے ۔ چھوٹی تختی کو زمین سے موصل رکھ کر اوراق کا انفراج پیشتر کے

زادیہ پر لانے کے لئے بڑی تختی کو زیادہ مقدار میں بار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (یعنی برق بردار کی تختی کو برق کر اُس سے متعدد مرتبہ چھونا پڑتا ہے)۔ یا اگر بڑی تختی کا بار وہی قائم رکھا جائے تو چھوٹی کو اُس سے دُور ہٹانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی موصل کے قوۂ میں، اُس کے گرد و نواح کے، زمین سے ملے ہوئے موصلوں سے، اکائی قوۂ کی زیادتی پیدا کرنے کے لئے، اُس کو برق کی جو مقدار دینا چاہئے، اس موصل کی، اُس خاص نواحی حالت میں، ”گنجائش“ کہلاتی ہے۔ متذکرہ بالا تجربہ سے ہم نے دیکھ لیا ہے کہ موصلوں کے کسی مجموعہ کی گنجائش اُن کو ایک دوسرے سے قریب تر کرنے سے بڑھ جاتی ہے۔ چونکہ ایک مجوز تختی کے قریب جب دوسری، زمین سے ملی ہوئی، تختی رکھی ہوتی ہے تو مجوز تختی کی گنجائش بہت بڑی ہو جاتی ہے، اس لئے تختیوں کے ایسے مجموعے یا نظام کو ”برقی مکثف“ کہتے ہیں۔

اگر چھوٹی تختی کو جو چھوٹی گئی تھی ایک منفی برقی بار دیا جائے، تو اُس کا قوۂ منفی ہوگا۔ اور دونوں تختیوں کے درمیان ایک ایسا مقام یا موقع ہوگا جس کا قوۂ زمین کا قوۂ ہوگا، یعنی صفر ہوگا۔
برق نما کا بار خارج کر کے، چھوٹی تختیوں میں سے

ایک کو منفی بار دو، جیسا کہ اس فصل کے تذکرہ (۳) میں سمجھایا گیا ہے، اور دوسری چھوٹی تختی کو مثبت بار دو۔ اور اُن کو بڑی تختی کے مقابل طرفین پر ایک دوسرے سے ۴ سم فاصلہ پر کھڑا کرو۔ ان میں سے ایک کو، دوسروں کے متوازی رکھ کر حسب ضرورت آگے یا پیچھے ہٹاؤ یہاں تک کہ برق نما کے اوراق کا انفرج صفر ہو جائے۔ اگر باہر کی چھوٹی تختیوں کا بار مساوی ہے تو بڑی تختی، چھوٹی تختیوں سے مساوی فاصلوں پر ہونی چاہئے۔ واضح ہو کہ چھوٹی تختیوں کی سطحیں مساوی ہیں۔ م۔ اگر ان کے بار مساوی نہیں ہیں تو بڑی تختی کم بار والی تختی سے زیادہ قریب واقع ہوگی۔

(۵) تختیوں کے درمیان برق گزار کا اثر

دونوں چھوٹی فلزی تختیوں کو ایک دوسرے کے مقابل رکھ کر اُنکے بیچ میں شیشے کی ایک تختی کو کھڑا کرو۔ ایک فلزی تختی کو ایک تار کے ذریعہ سے برق نما سے ملاؤ۔ پھر اُس کو برقناؤ اور دوسری کو ہاتھ سے چھو کر اُس کا قوت صفر کر دو۔ اب اُنکے بیچ میں سے شیشے کی تختی کو پُہر ق سے باہر نکال لو، دیکھو برق نما کے اوراق کا انفرج بڑھ جاتا ہے۔ بتاؤ کہ اس تجربہ سے شیشے کا ”مستقل برق گزار“ ہوا کے مستقل سے زیادہ ہے۔



اس تتمہ میں ہم اُستادوں کے استفادہ کی غرض سے چند ہدایات درج کرتے ہیں۔ توقع کیجاتی ہے کہ طالب علم بھی اُن کو پڑھ کر اپنی معلومات بڑھا ئینگے۔

ہر طالب علم کے پاس دو مشقی بیاضیں ہونی چاہئیں۔

(۱) جس میں دوران تجربہ مشاہدات جس ترتیب میں وقوع میں آئے اُس ترتیب میں درج کئے جائیں اور جس میں حسب ضرورت سرسری حسابی عمل بھی درج کیا جائے۔

(۲) جس میں تجربہ کے بعد پہلی بیاض سے مواد لے کر تجربہ کے حالات تفصیل وار صاف طور پر لکھے جائیں اور تجربہ کے نتائج بھی شرح و بسط کے ساتھ درج ہوں۔

مشقی بیاضوں کے علاوہ ہر طالب علم کو چاہئے نقشہ کشی کے آلات کا ایک ایک صندوقچہ بھی رکھے

جس میں کم از کم حسب ذیل چیزیں ہوں:- ایک ایک سیاہی اور پنسل کی کمپاس (پرکار)۔ ایک معمولی سادہ پرکار (فاصلے ناپنے کے لئے)۔ بکسی لکڑی کا انچوں اور ملی میٹرون والا ایک پیمانہ۔ دو قسم کے سٹ سکوائر (تھوئے) اور ایک گنٹیا۔ ہر آلہ پر ایک۔ عدد کندہ کر کے یا (کاغذ پر لکھ کر کاغذ کو اس پر چسپان کر کے) نشان لگایا جائے تاکہ آلات کی نگہداشت میں سہولت ہو اور ساتھ ہی اس کے طالب علم کے تجربوں کے نتائج سے اُس کے عمل کی نسبت صحیح رائے بھی قائم کیجا سکے۔

فصل (۱)

یعنی اندازے سے طول کی تقسیم و تقسیم کرنا طلباء کے لئے مفید مشق ہے معلم کو چاہئے کاغذ پر چند سیدھے خطوط کھینچے جن کے حدود (یعنی نقطہ ابتداء و نقطہ انتہا) ممتاز ہوں اور جو ۵ سم سے بیکر ۲ سم تک لمبے ہوں۔ پھر ان خطوط پر کہیں بھی، جہاں جی چاہے، واضح نشان کر کے طلباء سے ان نشانوں کے فاصلوں کی خطوں کے سروں سے اندازاً، یعنی مشاہدہ سے، پیمائش کرائے۔ بعد میں باضابطہ طور پر پیمانوں سے ان فاصلوں کو نپوا کر اُن کے اندازے کی تصدیق کرائے۔

فصل (۵) کسر پیم

ایک ہی آلہ پر (الف) اور (ب) پیمانے اور کسر پیم بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر پیمانہ کے نشانوں کے بیچ میں ایک ایک سم کا فاصلہ ہوتا ہے۔ پس (الف) اور (ب) کے ساتھ جو مشاہدے کئے جائیں گے اُن سے ایک دوسرے کی صحت کا مقابلہ ہو سکے گا۔

مزید مشق کی غرض سے لکڑی کے کندے کا حجم شمار کیا جا سکتا ہے۔

فصل (۶) کردیت پیم اور پیچدار پیمانہ

کردیت پیم جس کے پاٹوں کے بیچ میں چار چار سم کا پیم فاصلہ ہو، اور پیچدار پیمانہ جو ۵ یا ۱۰ سم تک ناپ کے کافی ہو

فصل (۷) معیار اثر کا کلیہ

اس مشق میں جو مدور تختیاں استعمال ہوتی ہیں اُن کا قطر ۲ سم اگر ہو تو مناسب ہوگا۔ اُن کی کھونٹیاں تختیوں کی سطح سے صرف اس قدر باہر نکل آنا چاہئے کہ ان پر جو ڈوریاں لٹکائی جائیں گی تختیوں کو چھو نہ سکیں۔

فصل (۸) رقاص

مختلف مادوں کے بنے ہوئے ننگروں سے تجربہ کر کے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ جاذبہ ارض (ج) کی قیمت ننگر کے مادے کی نوعیت کے غیر تابع ہے۔

(۹) آب پیما - (مانع پیما)

اس غرض کے لئے جو مانع پیما سب سے زیادہ موزون پایا گیا اُس کا مجموعی وزن ۵۵ گرام ہے۔ کھوکھلا اسطوانہ جس کی بدولت مانع پیما تیرتا ہے ۹ سم لمبا ہے اور اُس کا قطر ۲.۵۸ سم ہے۔ پتے پتیل کی پرت سے بنایا جاسکتا ہے۔ شیشے کی اسطوانی ۳۳ سم اونچی ہونی چاہئے اور اُس کے قطر کا طول ۶ یا ۷ سم۔ اس میں اسقدر مانع بھرنا چاہئے کہ جب مانع پیما اُس میں ڈوبتا ہے تو قبل اس کے کہ اُس کا اوپر والا پلڑا اس مانع کی سطح کو چھوئے اُس کا نیچے کا حصہ اسطوانی کی تہ سے لگ جائے۔

طلباء کو چاہئے پلڑے میں باٹوں کو ترتیب سے رکھیں، پلڑے کے ایک حصہ میں بہت زیادہ اور دوسرے میں بہت کم نہ رکھیں۔ ورنہ مانع پیما مانع میں سیدھا نہ تیر سکیگا اور اسطوانی کی اندرونی سطح اور مانع پیما کے اسطوانے کی سطح لمبانے سے توڑنے میں سقم واقع ہوگا۔

فصل (۱۰) میزان (۱)

یہ میزان پیتل کا ہے۔ اس کے بازو کوئی ۱۵ سیم لمبے ہیں اس سے ۲۰۰ گرام تک تول سکتے ہیں۔ اور وہ نصف سنتی گرام تک حساس ہے

فصل (۱۱) میزان (۲)

شق (۲) کے لئے بنظر سہولت ایک لکڑی کے ٹکڑے کو لپکھلے ہوئے براہین میں ڈبو کر استعمال کر سکتے ہیں۔

فصل (۱۲) بار پیمیا۔

اکثر تجربہ خانوں میں صیغ اور قابل اعتماد بار پیمیا ہوتے ہیں اور ہوا کے صیغ دباؤ کے معلوم کرنے کی بارہا ضرورت پڑتی ہے اس لئے یہ فصل لکھی گئی۔ اگر اچھا بار پیمیا مہیا نہ ہو تو فصل (۱۵) کے ضروریات کے لئے استاد یا طالب علم خود تجربہ خانہ میں کافی صیغ بار پیمیا آسانی سے تیار کر کے سکتے ہیں۔

فصل (۱۳) لچک

اس کے لئے ایک مدور، الکائے ہوئے ربڑ کا بند، کوئی ۵ مم قطر کا، مناسب ہوگا۔ معمولی سنسٹرس ربڑ لچک کے

باٹون کا استعمال کافی ہے۔

اگر مرتبہ دار صفحوں کی بیاض میں تجربے کئے جاتے ہوں تو بیاض ہی میں رسم کھینچنا مناسب ہوگا۔ ورنہ کسی کاغذ فروش سے رسم کھینچنے کا مرتبہ دار کاغذ علیحدہ خرید لیا جاسکتا ہے۔

فصل (۱۴) بائل کا کلیہ

رٹ کی موٹی، کافی مضبوط تلی چاہئے۔ ورنہ دباؤ بڑھانے سے تلی کا رٹ بھی بڑھ جائیگا۔ اور شیشے کی ٹلیوں میں سے کسی ایک میں، ممکن ہے، کہ پارہ کی سطح نیچے اتر کر نظر سے غائب ہو جائے، جس سے اُس کا مقام معلوم نہ ہو سکے گا۔ پمپ کی تلی جس کے اندر کرچ (رکنوس) کا اسٹر ہو اس کام کے لئے موزون ہو سکتی ہے۔

فصل (۱۵) نقطہ انجماد و نقطہ جوش

کاغذ کے پیمانے والے، سستے تپش پیمائیں پر شاف ہی نصف درجہ کی خطا پائی جاتی ہے، اس کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

فصل (۱۶) تپش پیمائوں کا مقابلہ

پانی گرم کرنے کا ظرف پتیل کا ہوتا ہے۔ اُس کا قطر

۸ سم اور عمق ۱۰ سم ہے۔ اُس کو کافی اونچی تپائی پر رکھ کر پیش کی مشعل سے گرمی پہنچائی جاتی ہے۔ [خود ظرف کی تہ میں تین پائے نصب کر دیئے جاسکتے ہیں۔] حرارت نوعی کی مشقوں میں جو حرارہ پیدا استعمال ہوا ہے پتلے تانبے کا بنا ہوتا ہے۔

اُس کا قطر ۵ سم، عمق ۹ سم اور وزن ۵۰ گرام ہے۔ اور ایک بیرونی تانبے کے برتن میں (جو ۸ سم قطر اور ۱۲ سم عمق کا ہوتا ہے) کاگ کے تین پایوں پر سہارا دے کر رکھا جاتا ہے۔

فصل (۱۷) حرارت نوعی (۱)

اس فصل میں ایک اور مشق شریک کر دی جاسکتی ہے پھر بتانے کے لئے کہ حرارہ پیدا میں جب گرم پانی ڈال کر کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے تو اُس کی تپش بتدیج گھلتی جاتی ہے حرارہ پیدا کا $\frac{1}{2}$ حصہ ۵۰ درجہ معنی تپش کے پانی سے بھر دیا جائے۔ ہلانی سے اُس کو اچھی طرح ہلا کر تپش پیدا کے ذریعہ اُس کی تپش ہر ہر دقیقہ کو دیکھی جائے۔

فصل (۱۸) آمیزوں کا طریقہ

نلیاں ۲ اور ک پتیل کی ہیں۔ ۱ کا قطر ۲ سم اور

طول ۱۶ سم ہے اور ب کا قطر ۴ سم اور طول ۱۸ سم۔
 کسی اچھے موصل حرارت کی حرارت نوعی دریافت کرنے میں
 اس بات کی سہولت ہوتی ہے کہ اُس کی حرارت جلدی سے
 حرارہ پیمائے کے پانی میں منتقل ہو سکتی ہے۔ پس فلزات کے
 باریک ٹکڑے یا چھیلن اس کے لئے بہت موزوں ہونگے
 لیکن مصنفان کتاب کی رائے میں بہت سی باتوں کے
 نظر کرنے سنگ مرمر سب سے بہتر ہے۔ اس ملک میں
 گار کے سنگ دینے سے بہ کثرت ملتے ہیں ان پر تجربہ کیا
 جاسکتا ہے۔

مزید مشق کی غرض سے، معلوم حرارت نوعی کی ایک
 ٹھوس چیز کو گرم کر کے ایک مائع کے اندر ڈال کر اس مائع
 کی حرارت نوعی دریافت کی جاسکتی ہے۔

فصل (۲۰) مخفی حرارتیں

معمولی آلات سے اگر بھاپ کی مخفی حرارت کی تعیین کرنے
 کی کوشش کی جائے تو نتیجہ تشفی بخش نہیں برآمد ہوتا۔
 جس ترتیب کا اس فصل میں ذکر ہوا ہے تمام معمولی ترتیبوں
 سے بہتر پائی گئی ہے۔ اُس کے مکلفہ کے استعمال سے
 علاوہ امد فائدوں کے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اُسی سامان
 سے دوسرے مائعوں کے بخارات (مثلاً الغول اور بنزین کی)

حرارتِ مخفی دریافت ہو سکتی ہے۔ مکثف پتیل کے پتلے پرت اور تلیوں سے بنانا چاہئے۔

فصل (۲۱) نقطہ اامت اور نقطہ جوش

نقطہ اامت کی تعین کے لئے نفظلین کا انتخاب اسوجہ سے ہوا کہ موم اور براؤن کا، جو اکثر اس تجربہ میں استعمال ہوتے ہیں، کوئی خاص اور واضح نقطہ اامت نہیں ہوتا۔ نقطہ جوش کے لئے الغول اس لئے موزوں نہیں کہ وہ رطوبت (پانی کے بخار) کو جذب کر لیتا ہے اور اُس کا نقطہ جوش اُس کی جذب کی ہوئی رطوبت کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔

فصل (۲۱ الف) مستقل دباؤ کی حالتیں گیس کا پھیلاؤ

شعری نلی کا اندرونی قطر ۱ سم ہے اور اُس کا طول ۲۰ سم کشادہ نلی کا اندرونی قطر ۱ سم ہے۔

فصل (۲۱ ب) نقطہ شبنم اور کسری سیری۔

اس مشق کے لئے مصنفین کی رائے میں معمولی ڈرائیل کا

رطوبت پیدا کافی ہے۔

ترجمہ نے اپنی تمہید میں بیان کیا ہے کہ الوینم کے کٹوے دیلے رطوبت پیدا سے تجربہ کرنا زیادہ سہل ہے۔ ذرا سی مشق سے بہت صحیح نتائج نکل سکتے ہیں۔

فصل (۲۲) انعکاس نور

آئینے کے شیشے ۵ سم لمبے اور ۱ سم چوڑے کافی ہیں۔ دو سوئیوں کو ۱۴ سم لمبے پیتل کے تار کے سروں سے ٹانگ کے ذریعہ سے جوڑ کر ”شست گیر“ بنایا جا سکتا ہے۔

فصل (۲۳) انعطاف

شیشے کے کعب کندے کے کناروں کا طول ۵/۴ سم ہے۔ ایک کنارے کے متوازی، اُس سے ایک سم فاصلہ پر الماس سے ایک خط کھینچا جاتا ہے۔

[کندے کے سب کنارے مساوی ہونے کی ضرورت نہیں۔ سطحیں مستطیل ہونا کافی ہے ترجمہ]

فصل (۲۵) عدسے اور آئینے (۲)

اس فصل کا مجذّب عدسہ معمولی ۳ انچ ماسکی فصل کا

مدور، محدب الطرفین عدسہ ہے۔ اور مقعر عدسہ معمولی
 ۴ انچ فضل کا مدور مقعر الطرفین عینک فروشوں کا عدسہ
 ہے۔ آئینے مدور ہیں ان کے محیط کے قطر کا طول ۲ انچ
 ہے اور فضل ماسکی ۳ یا ۴ انچ۔

فصل (۲۶) عدسے اور آئینے (۳)

عدسہ ۳ انچ ماسکی فضل کا محدب الطرفین ہے اور
 آئینہ کی ماسکی فضل ۲ یا ۴ انچ ہے۔

فصل (۲۸) ایک شیشہ کے منشور کا انعطاف نما

”توازی گر“ اور مشاہدے کے تحت کے عدسے معمولی ۵ انچ
 فضل ماسکی کئے، مدور، محدب الطرفین ہیں۔ منشور کا طول
 ۴ سم ہے اور اُس کے قاعدے کے تینوں کناروں کا
 طول ۲.۵ سم ہے۔

فصل (۲۹) اور فصل (۳۰) بصارت

ان فصلوں کا مضمون کسی قدر مشکل ہے۔ اکثر مبتدی
 اس کو چھوڑ دے سکتے ہیں۔ اس کو زیادہ تر طب کے طلباء

کے استفادہ کی غرض سے لصاب میں شریاب کیا گیا -
 اگرچہ طریقہ عمل بالکل سادہ ہے اس سے نتائج عمدہ
 نکل آتے ہیں خصوصاً نقطہ قریب کی تعین سے متعلق -
 بہت سے اساتذہ کو غالباً یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ
 بہت سارے طالب علم ”کوتاہ نظر“ ہوتے ہیں اور ان کو
 اپنی بصارت کے اس سقم کا علم نہیں ہوتا - معذاکم! ایک
 طالب علم کی بائیں اور سیدھی آنکھوں کی بصارت میں مقدر
 فرق پایا جاتا ہے -

فصل (۳۱) - صوت پیم -

اس فصل میں اور دوسری فصلوں میں جو مساداتیں دی
 گئی ہیں، استادوں کو چاہئے اپنے لکچروں میں طلباء کو انکی
 تفہیم کی جائے - صوت پیموں پر ”سٹینڈرڈ وائس گج“ کا ۲۹
 نشان کا پیانو فورٹ دلاتا چڑھایا گیا ہے - دونوں گھوڑیوں
 کے مابین ۵۰ سم کا فاصلہ ہے -

فصل (۳۲) گمما

ایک عمودی نشیے کی نلی پر کاغذ کی نلی پھنادی جائے
 یا ایک پیتل کی نلی کے اندر ایک دوسری پیتل کی نلی داخل

کر جائے تو ان سے اچھے ”گیگے“ بن سکتے ہیں۔

فصل (۳۴) مقناطیسی قوتیں

مقناطیسی قوت کے خطوط کا نقشہ کھینچنے کے لئے جو مقناطیں استعمال ہوئے ہیں ان کا طول ۱۰ سم ہے اُن کا عرض ۱.۲ سم ہے اور عمق ۵ سم۔ قطب ٹھا وہی جو بازار میں گہڑی کی زنجیر میں لٹکانے کے لئے فروخت ہوتی ہے۔

سلاخی مقناطیس کے خطوط قوت سے مقابلہ کرنے کی غرض سے دو غیر مشابہ قطبوں کے خطوط بڑے پیمانے پر کھینچکر تجربہ خانہ میں آویزان کئے جانے چاہئیں۔ سرچے جے ٹامسن نے برق پر جو ابتدائی کتاب لکھی ہے اُس کا صفحہ ۶۱ دیکھا جائے یا کلرک گیسول کی اُسی مضمون کی بڑی کتاب کے جلد اول کا صفحہ ۱۷۰ دیکھ کر ان خطوط کے نقول اتار لئے جائیں۔

فصل (۳۵) مقناطیسی پیمائش

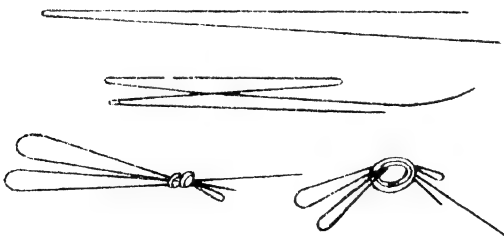
مقناطیسیت پیمائش کے مددور صندوقچہ کا قطر ۱۳ سم ہے اور جس ریشہ سے ”سوئی“ لٹکائی جاتی ہے اس کا طول ۱۸ سم ہے۔

تجربہ خانہ کا نقشہ کھینچ کر اُس پر اُن مقاموں کو بتانا چاہئے جن پر مشاہدے کئے جائینگے۔ اگر ایک مقام پر افقی مقناطیسی قوت کی سمت اور مقدار معلوم ہو چکی ہو تو مشاہدوں سے دوسرے تمام مقاموں کی نسبت معلومات حاصل ہو سکتے ہیں۔

فصل (۳۶) مقناطیسی میدان

اہمتر از کرنے والا مقناطیس ۶ سم لمبا ہے۔ اس کو لٹکانے کے لئے ابریشم کے اکھیرے ریشہ کے ایک سرے پر ریشہ کو دو بار پورا پورا موڑ کر، ایک دوسرا حلقہ بناؤ۔ اس کے بعد اُس مقام پر جہاں اصلی ریشہ اور اُس کے یہ چار 'جزو' ملتے ہیں دہان ایک گرہ دیدو۔

دعزید صراحت کے لئے ذیل میں چند شکلیں کھینچی گئی ہیں، طالب علم ان کو بغور دیکھیں۔ مستخرجم



فصل (۳۷) برقی ڈوں کا عمل

برقی گھنٹی کے لئے پچھوں کی شکل میں جو مجوز تار ملتے ہیں ان تجربوں میں بطور 'واصل' تاروں کے بہت موزوں ہیں۔ جس کیاس کا ذکر ہوا ہے فصل (۳۴) والی کیاس ہے۔

فصل (۳۸) والا کا خانہ اور حاسی مقناطیسی برقی روبیہ

نمبر (۲) بیانے کے 'لکانٹے کے خانے' جن میں کوئلے کی سلاح ایک متخلخل برتن میں 'لفوف' ہوتی ہے، اور جنکی اندرونی مزاحمت تقریباً ۲ اوم ہوتی ہے، اس کام کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ حاسی رو بیہ کے تین لچھے ہیں، ایک میں ۱، دوسرے میں ۳ اور تیسرے میں ۱۲ چکر ہیں پچھوں کا قطر ۸ سم ہے اور جس ریشہ کے ذریعہ سے سوئی لٹکائی گئی ہے اُس کا طول ۱۲ سم ہے۔

(اکثر حاسی رو بیہاؤں کے لچھوں کے چکر بالترتیب ۲، ۵، ۱۰ اور ۵۰ ہوتے ہیں۔ سوئی بجائے لٹکانے کے ایک فولادی عمودی محور پر رکھی جاتی ہے۔ اگرچہ اس سے آہ اتنا حساس نہیں ہو سکتا جتنا سوئی لٹکانے سے ہوتا ہے

لیکن چونکہ لچھوں میں چکر زیادہ ہوتے ہیں اس لئے سوئی کو منصف کرنے والی قوت بڑھ جاتی ہے اور آہ کافی حساس بن جاتا ہے۔ مترجم !

فصل (۳۹) جسر مزاحمت

جسر کا تار ۵۰ سم لمبا ہے۔ اس کو نصف میٹر والا جسر کہینگے۔ زیادہ صحت مقصود ہو تو ایک میٹر لمبے تار کے جسر سے کام لے سکتے ہیں۔ ایک ہی آہ سے جسر مزاحمت اور قوت پیمائش کا کام لیا جاسکتا ہے۔ یہ زیادہ سستا اور مفید ہوگا۔ اس میں لکڑی کے ایک تختہ پر ایک 'یکسان' تار کے چار ٹکڑے، ہر ایک نصف یا سالم میٹر لمبا، متوازی لٹا کر سروں کے پاس پتیل کی چوڑی پٹیوں سے اس طور پر جوڑ دیئے جاتے ہیں کہ چاروں تار کے ٹکڑے ہلکے ایک لمبے تار کا کام دیکھتے ہیں۔ اس میں سے حسب ضرورت طول لیا جاسکتا ہے۔ ایسے آہ کو قوت پیمائش اور جسر مزاحمت کا مجموعہ کہتے ہیں۔ مترجم !

فصل (۴۱) - برق پاشی

اگر مناسب سمجھا جائے، وہ طالب علم جو طبیعیات علمی

کے بالکل بتدی ہیں اس مشق کو چھوڑ دیں -
 ”ہوفان“ والے کیمیائی برق پیا کی دوسری ٹلی کا بھی
 جس میں آکسیجن گیس جمع ہوگی حجم ناپ کر تجربہ کیا جائے۔

فصل (۴۲) برق قاما۔

اکہیرے سنہری ورق کا برق ٹما، جس میں ورق کا اوپر والا
 کنارہ حلقہ کی شکل میں پٹا ہوا ہوتا ہے اور اس حلقہ میں سے
 اُس کو سہارا دینے والا تار گزرتا ہے، سب سے اچھا ہوتا ہے۔
 اس لئے کہ انفراج سے ورق ٹرنے نہیں پاتا، صرف تار کے
 گرد گھومتا ہے۔

فصل (۴۳) قوۃ اور گنجائش

شکل (۸۱) کے مکثف کی تختیوں کو ”مجوز“ بنانے کے لئے،
 بھورے رنگ کی مہر کرنے کی لاکھ جو ”پارسل وکس“ کے
 نام سے مشہور ہے، سب سے بہتر ثابت ہوگی۔

پہلے مقناطیسی برقی رو پیا، چند چکرؤں کا تار کا ایک
 بچھا اور ایک مقناطیس لے کر۔ ”برقی مقناطیسی آلہ“
 کے آسان تجربے کئے جائیں۔

جدولین

(تقریبی) کشفیاتین

۶۷۹	التول	۸۶۹	تازبا
۱۳۶۶	پارہ	۶۲	گاگ
۱۶۰	پانی	۲۵۵ سے ۲۶۷ تک	کراون شیشہ
۶۸۸	بنفرین	۳۶۲ سے ۳۶۹ تک	فلٹ شیشہ
۶۰۰۱۳	ہوا ۲۰ درجہ مٹی شیش اور ۶۴ کم دباؤ پر	۷۶۸	لوہا
۶۰۰۰۸۹	ہیدروجن " " "	۱۱۵۴	سیدہ

پگھلاؤ (یا اماعت) کے نقطے

۱۱۵ معی	گندک	تقریباً ۵۶ معی	برافین
" ۲۲۶	سیدہ	" ۸۰	نفظلین
		" ۵۹۵	روز کی بلدہات

جوش کے نقطے

الغول ۵۸° مٹی کا بن ٹٹر کلورائیڈ ۷۷° مٹی پانی ۱۰۰° مٹی

نوعی حرارتیں (تقریبی)

۵۸	الغول	۱۰۹۴	پیش
۶۲	کاربن ٹٹر کلورائیڈ	۱۰۹۲	تانبہ
۱۰۳۳	پارہ	۱۱۹	شیشہ
۱۵۰	پانی	۱۱۱۳	لوہ
		۱۵۳۱	سیسہ

مختفی حرارتیں

۵۳۶	بھاپ (۱۰۰° مٹی)	۸۰	پانی (صفوہ جہتی پیش کی لتائیں)
		۲۰۹	الغول کا بخار (۵۸° مٹی)

الطاف و نمائیں

۱۵۳۵ سے ۱۵۳۶ تک	الغول	۱۵۴۸ سے ۱۵۵۵ تک	کراون شیشہ
۱۵۰۰۰۳	ہوا	۱۵۵۳ سے ۱۵۹۶ تک	فلٹ " "
		۱۵۳۳۱	سرخ شعاعوں کیلئے
		۱۵۳۴۲	بنفشی " "

اتعاشی عددیں

اعلیٰ مرئی اشعاع	۱۰ × ۷۶۶	فی ثانیہ
ادنیٰ " "	۱۰ × ۳۶۹	" "
سوڈیم کی روشنی	۱۰ × ۵۶۱	" "
اعلیٰ مسوع نغمہ	تقریباً ۱۰۰۰	" "
ادنیٰ " "	۳۰	" "
توالی موسیقہ کی 'ری' کی ضرب	۲۸۸	" "
" " " " " "	۲۵۶	" "

آواز کی رفتاریں صفر درجہ می تیش پر

لوہے میں	۵۰۰،۰۰۰	سم فی ثانیہ	ہوا میں	۱۰۰،۰۰۰	سم فی ثانیہ
نیشہ " "	۵۰۰،۰۰۰	" "	ہیڈروجن میں	۱۲۸،۰۰۰	" "
پانی " "	۱۴۰،۰۰۰	" "	کاربونک ایسڈ " "	۲۶،۰۰۰	" "

زمین کی مقناطیسیت (۱۹۰۶)

مقناطیسی عدول گریج میں	۶۰ غری سے لیکر گیلوے میں	۲۲ غری تک پایا جاتا ہے
میلان ' " "	۶۰ " " "	اور کینی میں ۷۲ تک پایا جاتا ہے
افقی قوت ' " "	۱۸ سے لیکر	اور کینی میں ۱۵ تک پائی جاتی ہے

[حیدرآباد میں عمودِ مشرق کی جانب اور بہت خفیف
ہے۔ میلان تقریباً ۲۰° لیا جاسکتا ہے اور افقی مقناطیسی قوت
تقریباً ۳.۷ ڈائین۔ متوجہ]

سٹیڈرڈ وائر گج کے قطر اور عمودی تراشیں

نمبر	قطر	عمودی تراش	نمبر	قطر	عمودی تراش
۱۸	۱.۱۲۲ سم	۰.۱۱۶ مربع کم	۲۷	۰.۴۱۷ سم	۰.۱۳۶ مربع کم
۱۹	۱.۰۱۰۲	۰.۰۸۱۱	۲۸	۰.۲۷۶	۰.۱۱۱
۲۰	۰.۹۱۴	۰.۰۶۵۷	۲۹	۰.۳۴۵	۰.۰۹۳۷
۲۱	۰.۸۱۳	۰.۰۵۱۹	۳۰	۰.۳۱۵	۰.۰۷۷۹
۲۲	۰.۷۱۱	۰.۰۳۹۷	۳۱	۰.۲۹۵	۰.۰۶۸۲
۲۳	۰.۶۱۰	۰.۰۲۹۲	۳۲	۰.۲۷۴	۰.۰۵۹۱
۲۴	۰.۵۵۹	۰.۰۲۴۵	۳۳	۰.۲۵۴	۰.۰۵۰۷
۲۵	۰.۵۰۸	۰.۰۲۰۳	۳۴	۰.۲۳۴	۰.۰۴۲۹
۲۶	۰.۴۵۷	۰.۰۱۶۴	۳۵	۰.۲۱۳	۰.۰۳۵۸

برقی فراہمیتیں (ادموں میں فی سم مکعب)

۳۸	۱.۱۶ x ۱۰	ایسڈ (مختلف اقسام کے) تقریباً ۵
۳۹	۹.۶ x ۱۰	نکین محلول () ۲۰
۴۰	۴۰ x ۱۰	بلاطینا عید تقریباً

برق گزراؤں کے متعلق قیمتی

ہوا ۱ شیشہ ۳ سے ۸ تک برقیں تقریباً ۲

آبی بخار کے بیشترین (یعنی سیری کے) دباؤ کی جدول مختلف تپشوں پر

تپش (درجہ سی)	دباؤ پائے کے سختی میتروں میں	تپش (درجہ سی)	دباؤ پائے کے سختی میتروں میں	تپش (درجہ سی)	دباؤ پائے کے سختی میتروں میں
۰	۱۴۶	۱۳	۱۵۱	۲۴	۲۵۱
۱	۱۴۹	۱۴	۱۵۲	۲۶	۲۵۶
۲	۱۵۳	۱۵	۱۵۳	۲۸	۲۵۸
۳	۱۵۷	۱۶	۱۵۴	۲۹	۲۵۹
۴	۱۶۱	۱۷	۱۵۵	۳۰	۳۱۷
۵	۱۶۵	۱۸	۱۵۵	۳۱	۳۱۳
۶	۱۷۰	۱۹	۱۵۶	۳۲	۳۱۵
۷	۱۷۵	۲۰	۱۷۵	۳۳	۳۱۶
۸	۱۸۰	۲۱	۱۷۸	۳۴	۳۱۹
۹	۱۸۶	۲۲	۱۷۹	۳۵	۳۲۰
۱۰	۱۹۲	۲۳	۲۱۰	۳۶	۳۲۲
۱۱	۱۹۸	۲۴	۲۲۳	۳۷	۳۲۹
۱۲	۲۰۵	۲۵	۲۳۷	۳۸	۳۲۹

جدول

ع سے مراد عدد ہے

ع	ع	ع	ع
۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱	۱
۵۰	۱۵۴۱	۲	۲
۵۳۳۳	۱۵۷۳	۹	۳
۵۲۵۰	۲۵۰۰	۱۶	۴
۵۲۰۰	۲۵۲۴	۲۵	۵
۵۱۶۷	۲۵۴۵	۳۶	۶
۵۱۴۳	۲۵۶۵	۴۹	۷
۵۱۲۵	۲۵۸۳	۶۴	۸
۵۱۱۱	۲۶۰۰	۸۱	۹
۵۱۰۰	۲۶۱۶	۱۰۰	۱۰
۵۰۹۰۹	۲۶۳۲	۱۲۱	۱۱
۵۰۸۳۳	۲۶۴۶	۱۴۴	۱۲
۵۰۷۶۹	۲۶۶۱	۱۶۹	۱۳
۵۰۷۱۴	۲۶۷۴	۱۹۶	۱۴

ع	ع	ع	ع
۱۰۴۴۷	۲۵۸۷	۲۴۵	۱۵
۱۰۴۴۵	۲۵۰۰	۲۵۴	۱۶
۱۰۵۰۸	۲۶۱۲	۲۸۹	۱۷
۱۰۵۵۴	۲۶۲۴	۳۲۴	۱۸
۱۰۵۲۴	۲۶۳۴	۳۴۱	۱۹
۱۰۵۰۰	۲۶۴۷	۴۰۰	۲۰
۱۰۶۷۴	۲۶۵۸	۴۴۱	۲۱
۱۰۶۵۵	۲۶۶۹	۴۸۴	۲۲
۱۰۶۲۵	۲۶۸۰	۵۲۹	۲۳
۱۰۶۱۷	۲۶۹۰	۵۷۴	۲۴
۱۰۶۰۰	۵۶۰۰	۶۲۵	۲۵
۱۰۶۸۵	۵۶۱۰	۶۷۴	۲۶
۱۰۶۷۰	۵۶۲۰	۷۲۹	۲۷
۱۰۶۵۷	۵۶۲۹	۷۸۴	۲۸
۱۰۶۴۵	۵۶۳۹	۸۴۱	۲۹
۱۰۶۳۳	۵۶۴۸	۹۰۰	۳۰
۱۰۶۲۲	۵۶۵۷	۹۶۱	۳۱
۱۰۶۱۳	۵۶۶۶	۱۰۲۴	۳۲
۱۰۶۰۳	۵۶۷۴	۱۰۸۹	۳۳
۱۰۵۹۴	۵۶۸۳	۱۱۵۴	۳۴
۱۰۵۸۴	۵۶۹۲	۱۲۲۵	۳۵

ع	ع	ع	ع
۵۰۲۶۸	۶۵۰۰۰	۱۲۹۶	۳۶
۵۰۲۶۰	۶۵۰۸	۱۳۶۹	۳۶
۵۰۲۶۳	۶۵۱۶	۱۴۴۴	۳۸
۵۰۲۵۶	۶۵۲۴	۱۵۲۱	۳۹
۵۰۲۵۰	۶۵۳۲	۱۶۰۰	۴۰
۵۰۲۴۴	۶۵۴۰	۱۶۸۱	۴۱
۵۰۲۳۸	۶۵۴۸	۱۷۶۴	۴۲
۵۰۲۳۲	۶۵۵۶	۱۸۴۹	۴۳
۵۰۲۲۷	۶۵۶۳	۱۹۳۶	۴۴
۵۰۲۲۲	۶۵۷۱	۲۰۲۵	۴۵
۵۰۲۱۷	۶۵۷۸	۲۱۱۶	۴۶
۵۰۲۱۳	۶۵۸۶	۲۲۰۹	۴۷
۵۰۲۰۸	۶۵۹۳	۲۳۰۴	۴۸
۵۰۲۰۴	۶۶۰۰	۲۴۰۱	۴۹
۵۰۲۰۰	۶۶۰۷	۲۵۰۰	۵۰
۵۰۱۹۶	۶۶۱۴	۲۶۰۱	۵۱
۵۰۱۹۲	۶۶۲۱	۲۷۰۴	۵۲
۵۰۱۸۸	۶۶۲۸	۲۸۰۹	۵۳
۵۰۱۸۵	۶۶۳۵	۲۹۱۶	۵۴
۵۰۱۸۱	۶۶۴۲	۳۰۲۵	۵۵
۵۰۱۷۷	۶۶۴۸	۳۱۳۶	۵۶
۵۰۱۷۴	۶۶۵۵	۳۲۴۹	۵۷
۵۰۱۷۰	۶۶۶۲	۳۳۶۴	۵۸

ع	ع	ع	ع
۵۰۱۴۹۵	۷۵۶۸	۳۴۸۱	۵۹
۵۰۱۴۹۷	۷۵۷۵	۳۴۰۰	۶۰
۵۰۱۴۳۹	۷۵۸۱	۳۷۲۱	۶۱
۵۰۱۴۱۳	۷۵۸۷	۳۸۴۴	۶۲
۵۰۱۵۸۷	۷۵۹۴	۳۹۶۹	۶۳
۵۰۱۵۶۲	۸۵۰۰	۴۰۹۴	۶۴
۵۰۱۵۳۸	۸۵۰۶	۴۲۲۵	۶۵
۵۰۱۵۱۵	۸۵۱۲	۴۲۵۶	۶۶
۵۰۱۴۹۳	۸۵۱۹	۴۲۸۹	۶۷
۵۰۱۴۷۱	۸۵۲۵	۴۴۲۴	۶۸
۵۰۱۴۴۹	۸۵۳۱	۴۷۶۱	۶۹
۵۰۱۴۲۹	۸۵۳۷	۴۹۰۰	۷۰
۵۰۱۴۰۸	۸۵۴۳	۵۰۴۱	۷۱
۵۰۱۳۸۹	۸۵۴۹	۵۱۸۴	۷۲
۵۰۱۳۷۰	۸۵۵۴	۵۲۲۹	۷۳
۵۰۱۳۵۱	۸۵۶۰	۵۴۷۶	۷۴
۵۰۱۳۳۳	۸۵۶۶	۵۶۲۵	۷۵
۵۰۱۳۱۶	۸۵۷۲	۵۷۷۶	۷۶
۵۰۱۲۹۹	۸۵۷۷	۵۹۲۹	۷۷
۵۰۱۲۸۲	۸۵۸۳	۶۰۸۴	۷۸
۵۰۱۲۶۶	۸۵۸۹	۶۲۴۱	۷۹

ع	ع	ع	ع
۵۰۱۲۵۰	۸۵۹۴	۴۴۰۰	۸۰
۵۰۱۲۳۵	۹۵۰۰	۴۵۴۱	۸۱
۵۰۱۲۲۰	۹۵۰۴	۴۶۲۴	۸۲
۵۰۱۲۰۵	۹۵۱۱	۴۸۸۹	۸۳
۵۰۱۱۹۰	۹۵۱۷	۷۰۵۴	۸۴
۵۰۱۱۷۴	۹۵۲۲	۷۲۲۵	۸۵
۵۰۱۱۶۳	۹۵۲۷	۷۳۹۴	۸۶
۵۰۱۱۴۹	۹۵۳۳	۷۵۴۹	۸۷
۵۰۱۱۳۴	۹۵۳۸	۷۷۴۴	۸۸
۵۰۱۱۲۴	۹۵۴۳	۷۹۲۱	۸۹
۵۰۱۱۱۱	۹۵۴۹	۸۱۰۰	۹۰
۵۰۱۰۹۹	۹۵۵۴	۸۲۸۱	۹۱
۵۰۱۰۸۷	۹۵۵۹	۸۴۶۴	۹۲
۵۰۱۰۷۵	۹۵۶۴	۸۶۴۹	۹۳
۵۰۱۰۶۴	۹۵۷۰	۸۸۳۴	۹۴
۵۰۱۰۵۳	۹۵۷۵	۹۰۲۵	۹۵
۵۰۱۰۴۲	۹۵۸۰	۹۲۱۴	۹۶
۵۰۱۰۳۱	۹۵۸۵	۹۴۰۹	۹۷
۵۰۱۰۲۰	۹۵۹۰	۹۶۰۴	۹۸
۵۰۱۰۱۰	۹۵۹۵	۹۸۰۱	۹۹
۵۰۱۰۰۰	۱۰۵۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰

جداول

$$۹۵۸۶۰ = ۲\pi \quad ۳۶۱۴۱۶ = \pi$$

زاویه	جیب	ماس	زاویه	جیب	ماس
۱°	۰.۰۱۷	۰.۰۲۶۸	۱۵°	۰.۲۵۹	۰.۲۶۸
۲	۰.۰۳۵	۰.۰۳۸۶	۱۶	۰.۲۷۶	۰.۲۸۶
۳	۰.۰۵۲	۰.۰۵۰۴	۱۷	۰.۲۹۲	۰.۳۰۴
۴	۰.۰۷۰	۰.۰۶۸۰	۱۸	۰.۳۰۹	۰.۳۲۵
۵	۰.۰۸۷	۰.۰۸۶۰	۱۹	۰.۳۲۶	۰.۳۴۴
۶	۰.۱۰۵	۰.۱۰۴۵	۲۰	۰.۳۴۲	۰.۳۶۴
۷	۰.۱۲۳	۰.۱۲۲۰	۲۱	۰.۳۵۸	۰.۳۸۴
۸	۰.۱۴۱	۰.۱۳۹۰	۲۲	۰.۳۷۵	۰.۴۰۴
۹	۰.۱۵۸	۰.۱۵۶۰	۲۳	۰.۳۹۱	۰.۴۲۴
۱۰	۰.۱۷۶	۰.۱۷۴۰	۲۴	۰.۴۰۷	۰.۴۴۵
۱۱	۰.۱۹۴	۰.۱۹۱۰	۲۵	۰.۴۲۳	۰.۴۶۶
۱۲	۰.۲۱۳	۰.۲۰۸۰	۲۶	۰.۴۳۸	۰.۴۸۸
۱۳	۰.۲۳۱	۰.۲۲۵۰	۲۷	۰.۴۵۴	۰.۵۱۰
۱۴	۰.۲۴۹	۰.۲۴۲۰	۲۸	۰.۴۷۰	۰.۵۳۲

ماس	جیب	زاویه	ماس	جیب	زاویه
۱۶۴۳۲	۶۸۶۶	۹۰°	۶۵۵۴	۶۴۸۵	۲۹°
۱۶۸۰۴	۶۸۶۵	۹۱	۶۵۶۶	۶۵۰۰	۳۰
۱۶۸۸۱	۶۸۸۳	۹۲	۶۶۰۱	۶۵۱۵	۳۱
۱۶۹۶۲	۶۸۹۱	۹۳	۶۶۲۵	۶۵۳۰	۳۲
۲۶۰۵۰	۶۸۹۹	۹۴	۶۶۴۹	۶۵۴۵	۳۳
۲۶۱۴۵	۶۹۰۲	۹۵	۶۶۶۵	۶۵۵۹	۳۴
۲۶۲۴۶	۶۹۱۴	۹۶	۶۶۰۰	۶۵۶۴	۳۵
۲۶۳۵۶	۶۹۲۱	۹۷	۶۶۲۶	۶۵۸۸	۳۶
۲۶۴۶۵	۶۹۲۶	۹۸	۶۶۵۴	۶۶۰۲	۳۷
۲۶۶۰۵	۶۹۳۴	۹۹°	۶۶۸۱	۶۶۱۶	۳۸
۲۶۷۴۶	۶۹۴۰	۷۰	۶۷۱۰	۶۶۲۹	۳۹
۲۶۹۰۴	۶۹۴۶	۷۱	۶۷۳۹	۶۶۴۳	۴۰
۲۷۰۷۸	۶۹۵۱	۷۲	۶۷۶۹	۶۶۵۶	۴۱
۲۷۲۶۱	۶۹۵۶	۷۳	۶۷۰۰	۶۶۶۹	۴۲
۲۷۴۸۶	۶۹۶۱	۷۴	۶۷۳۳	۶۶۸۲	۴۳
۲۷۶۱۲	۶۹۶۶	۷۵	۶۷۶۶	۶۶۹۵	۴۴
۴۷۰۱۱	۶۹۷۰	۷۶	۱۷۰۰۰	۶۷۰۷	۴۵
۴۷۳۳۱	۶۹۷۴	۷۷	۱۷۰۳۶	۶۷۱۹	۴۶
۴۷۷۰۵	۶۹۷۸	۷۸	۱۷۰۶۲	۶۷۳۱	۴۷
۵۷۱۴۵	۶۹۸۲	۷۹	۱۷۱۱۱	۶۷۴۳	۴۸
۵۷۴۶۱	۶۹۸۵	۸۰	۱۷۱۵۰	۶۷۵۵	۴۹
۶۷۳۱۴	۶۹۸۸	۸۱	۱۷۱۹۲	۶۷۶۶	۵۰
۷۷۱۱۵	۶۹۹۰	۸۲	۱۷۲۳۵	۶۷۷۷	۵۱
۸۷۱۴۴	۶۹۹۳	۸۳	۱۷۲۸۰	۶۷۸۸	۵۲
۹۷۱۵۴	۶۹۹۵	۸۴	۱۷۳۲۶	۶۷۹۹	۵۳
۱۱۷۴۳	۶۹۹۶	۸۵	۱۷۳۶۶	۶۸۰۹	۵۴
۱۳۷۳	۶۹۹۸	۸۶	۱۷۴۰۸	۶۸۱۹	۵۵
۱۵۷۱	۶۹۹۹	۸۷	۱۷۴۵۳	۶۸۲۹	۵۶
۲۸۷۶	۶۹۹۹	۸۸	۱۷۵۰۰	۶۸۳۹	۵۷
۵۷۷۳	۷۰۰۰	۸۹	۱۷۵۰۰	۶۸۴۸	۵۸
∞	۷۰۰۰	۹۰	۱۷۶۶۴	۶۸۵۷	۵۹

فہرست اصطلاحات وغیرہ طبیعیات علمی (جلد سوم) میں استعمال ہوئیں



A

Accumulator	ذخیرہ خانہ
Alloy	معدیات
Ammonium chloride	نوشادرہ
Ampere	امپیر
Amplitude	حیطہ
Annealed	کمایا ہوا
Anode	زیر برقیہ
Antinode	ضد عقدہ
Arc	قوس
Astatic	اچل
Attraction	جذب
Audible	محکم السامعت

B

Bar magnet

سلاخی مقناطیس

Battery	موجیہ
Beam compass	ڈنڈی کمپاس
Beat	ضرب
Benzene	بنزین
Binding screw	بند پیچ
Boxwood	بکسی لکڑی
(to) Break contact	جوڑ توڑنا - قطع کرنا
Bridge	گھوڑی - جسر

C

Capacity	گنجائش
Carbon	کوئلہ
Carbon-tetra chloride	کاربن ٹترا کلورائیڈ
Cathode	نیر برقیہ
Cell	خانہ
C fork	سا کا دو شاخہ
Charge (noun)	بار
Charge (verb)	بار کرنا - بھرنا
Chemical action	کیمیائی عمل
Circuit	حلقہ

Coercivity

قشر

Coil

پچھا

Combination

مجموعہ

Commutator

منقلب

Compass needle

کمپاس سوئی

Condenser

مکثف

Conductance

ایصالیت

Conduction

ایصال

Conductor

موصل

Connector

واصل

Constant

مستقل

Constituents

اجزاء ترکیبی

Cork screw

کاگ پیچ

Cross-section

تراش عمودی

Current

رو

Current strength

رو کی مقدار

D

Damp

قصر کرنا

Daniel

ڈانیل

Declination	عدول
Decomposition	تحلیل
Deflection	انصراف
D fork	ری کا دو شاخہ
Dial	چہرہ
Diamagnetic	نہم مقناطیسی
Di-electric	برق گزار
Dielectric constant	مستقل برق گزار
Dilute	آب آمیز
Dip (or inclination)	میلان
Discharge (noun)	خروج
Discharge (verb)	تخریج - خارج کرنا
Diverge	گھلنا
Divergence	انفرج

E

Ebonite	آنبوس
Elastic band	لچکدار بند
Electrification	برقانا
Electro-chemical equivalent	برقی کیمیائی معادل

Elecrode

برقگیره

Electrolysis

برق پاشی

Electrolyte

برق پاشیده

Electro-magnetic

برقی مقناطیسی

Electro-phorus

برق بردار

Electroscope

برق نما

Electro-statics

برقی سکونیات

Electromotive force (E M F)

حرکت برقی (م-ب)

End

اسرا

F

Faraday

فاراڈے

Ferro-magnetic

لو مقناطیسی

Fibre

ریشہ

Field

میدان

Flannel

فلانلین

(tuning) Fork

سُرکا دو شاخه

Frequency

تعدد ارتعاش

Fundamental

اساسی-بنیادی

G

Galvanometer

مقناطیسی برقی رُوپیما

Gap

درز

Generator

مکون

Groove

ناالی

H

Handle

دسته

Highest visible radiation

اعلیٰ مرئی اشعاع

Hofmann

هوفمان

Horizontal

افقی

I

In circuit

اندرون حلقه

Induction

امال

In parallel

همتوازی

In series

هم سلسله

Insulated

مُجوز

Insulating stand

حاجز ٹیکن

Insulation

جھڑ

Intensity of magnetisation

مقناوی کی شدت

In unison

ہم سر

Iron filings

لوہیچوں

Isolated

مجرد

J

Jar

مرتبان

K

Key

کنجی

Knob

لٹو

L

Laboratory

تجربہ خانہ

Laboratory fittings

لوازمات تجربہ خانہ

Leaves collapse

اوراق پھٹتے ہیں

Leaves diverge	اوراق ٹھل جاتے ہیں
Leclanche	لکلائشے
Levelling screws	ہمواری پیچ
Like end	مشابہ سر
Lines of force	خطوط قوت
Longitudinal (wave-motion)	طولی موجی حرکت
Loop	حلقہ
Lowest visible radiation	ادنیٰ مرئی اشعاع

M

Magnetic	مقناطیسی
Magnetic meridian	نصف النہار
" moment	معیار اثر
" survey	پیمائش
Magnetisation	مقنا - مقناؤ
Magnetism	مقناطیسیت
Magnetometer	مقناطیسیت پیمائش - مقنیت پیمائش
Magnetoscope	نما " نما
Make contact	جوڑ ملانا
Manganin	منگنائن

Multiple circuits

مضاعف حلقے

N

Negative

منفی

Neutralise

بے تاثیر کرنا

Node

عقدہ

North end

شمال نما سرا

Note

نوٹ

Number (of turns)

(چکروں کی) تعداد

O

Ohm

اوم

Out of circuit

حلقے کے باہر

Oscillation

اہتراز

P

Paraffin

پرافین

Paraffined paper

پرافینی کاغذ

Para-magnetic

پیرامقناطیسی

Permeability

نفوذ پذیری

Pianoforte

پیانو

Plan

نقشہ

Plate

تختی

Platinum

پلاٹینم

Plug-key

ڈاٹ کنجی

Pointer

نمائندہ

Point of contact

نقطہ تماس

Point of suspension

نقطہ تعلیق

Polarisation

تقطیب بقطب ہونا یا کرنا قطبانا

Polarised

قطبیا ہوا

Polarity

قطبیت

Poles

قطبین

Pole-strength

قطب کی مقدار

Porous

متخلخل

Potential

قوة

Potential difference (P. D.)

تفاوت قوہ (ف۔ق)

Potentiometer

قوہ پیم

Proug

شاخ

Q

ندارد

R

Relative magnitudes

اضافی مقادیر

Resistance

مراحمیت

Resistance (box)

مراحمیت کا صندوق

„ (bridge)

جسٹر مراحمیت

„ (coil)

مراحمیت کا لچھا

„ (external)

بیرونی مراحمیت

„ (internal)

اندرونی

Resistivity (or specific resistance)

مراحمیت

Resonance

گنگام

Resonator

گنگیا

Resultant force

حاصل قوت

Retentivity

ضبط - اساک

Rider

راکب - سوار

Right-handed (screw)

دہتا (پیچ)

Rigid

استوار

Rule

قاعده

S

Saturated solution	سیر محلول
Sensitive	حساس
Shellac	لاکھ
Simple harmonic	سادہ موسیقی
Sliding contact	پہسلواں تماس
Sodium	سودیم
Soft iron	نرم لوہا
Solenoid	بیچوان
Sonometer	صوت پیم - آواز پیم
Sound	آواز
South end	جنوب نما سرا
Spring balance	کمانی دار نرازو
Standard	معیار
Storage cell	ذخیرہ خانہ
Stroking	پہیرنا
Susceptible	اثر پذیر
Susceptibility	تاثیر

T

Tangent

ماس

Tangent galvanometer

ماسی مقناطیسی برقی روپیگا

Tension

تناؤ

Terminal

سیرا

Tone

سُرئی

Transverse

عرضی

Tuning fork

سُر کا دو شاخہ

Turn

چکر

U

Un electrified

نہ بر قایا ہوا

Uniform

یکساں

Unipolar

یکقطبی

Unison

ہم سُر ہونا - ہم آہنگی

Unit

اکائی

Unlike end

غیر مشابہ سیرا

V

Vibration

ارتعاش

Vibration numbers

ارتعاشی اعداد

Vertical

عمودی - راستی - انتصابی

Volt

اولٹ

Voltameter

کیمیائی برقی زوپیا

W

Wave-length

طول موج

Water voltameter

پانی کا کیمیائی برقی زوپیا

Wire-gauge

تار پیم

X

ندارد

Y

ندارد

Z

Zero division

نشان صفر

اِغْلَاطِ نَامَہ

اغلاط نامہ طبیعیات عملی (جلد سوم) ابرہ انٹرنیٹ

صفحہ	سطر	بجائے	پڑھاجائے
سرورق	۴	باربن	باربن
۴	۱۹	حرکت	حرکت
۱۴	۵	تعیین	تعیین
"	۱۸	ادانہ	آواز
۱۶	۱	تھائے	تھائے
۱۹	۸	اُس سے اُس میں	اس سے اُس میں
۲۱	۴	سُرخ حرارت	سُرخ حرارت
۲۵	۱۰	متعلق لوہے کا	متعلق لوہے کا
"	۱۳	میں، جو جو	میں، اُسے جو جو
"	۱۵	ساتھ، لکھے	ساتھ، لکھے
۲۶	۷	پر قوتیں	پر بعض قوتیں

صفحہ	سطر	بجائے	پڑھا جائے
۲۶	۸	سے	ہے
۲۷	۹	فُسیط	بُسیط
۷	۱۰	وَحْہ	وَحْہ
۲۸	۳	عمودی مستوی	عمودی (یا انتصابی) مستوی
۲۹	۱۰	دی ہوئی	دئے ہوئے
۳۳	۴	حاصل	حاصل
۳۵	۲	خطوط	خطوط
۷	۸	میں دباؤ	میں دباؤ
۲۷	۴	کی افقی مقناطیسی قوت	کے مقناطیسی میدان قوت کے افقی
۷	۸	قوتوں	میدانوں
۷	۱۰	(راسی)	(راسی یا انتصابی)
۷	۱۷	کی مقناطیسی قوت کا	کے مقناطیسی میدان قوت کا
۷	۱۹	قوتوں کے	قوتوں کے میدانوں کے
۳۹	۴	مائل	مائل
۴۰	۳	مقناطیسی قوت	مقناطیسی میدان قوت
۴۱	۱۰	تجربہ - اہتساز	تجربہ اہتساز
۴۲	۷	تجربہ انصراف	تجربہ انصراف
۴۶	۲	اُس دوسرا	اُس کا دوسرا
۷	۸	نقطہ	نقطہ

صفحہ	سطر	بجائے	بڑھا جائے
۴۶	۱۲	زاد یوں	زادیوں
۴۷	۶	تجربہ اہتسراز	تجربہ اہتسراز
۵۲	۶	مانع	مانع
۵۴	۱	(راسی)	(راسی یا انتصابی)
۵۵	۱۱	قوت مختلف	قوت کا میدان مختلف
۵۶	۱۹	کرتی ہے	کرتی ہے -
۵۶	۸	حصہ	حصہ
۵۷	۲۰	ہوں	ہو
۶۱	۳	ر	ر
۶۳	۲	”صفہ کے نشان کہو“	”صفہ کے نشان کہو“
۶۴	۶	”۵۱۲ م“	”۲ اوم“
۶۴	۱۰	”دو اصلوں“	”دو اصلوں“
۶۴	آخری سطر	صفحہ ۱ پر	صفحہ (۱۴۳ اور ۱۴۴) پر
۶۹	۹	سکون	سکون
۷۳	۲	بتائے گا جہاں	بتائے گا جہاں
۷۷	۴	ر = $\frac{۲}{۲+۲}$	ز = $\frac{۲}{۲+۲}$
۷۴	۴	رو کچھ	رو کچھ
۷۵	۱۲	سادتوں	ساداتوں

صفحہ	سطر	بجائے	پڑھا جائے
۷۶	۱۸	بیچ	بیچ
۷۲	۶	واصل	(واصل)
۸۸	۶	م - ب	م - ب
۹۵	۱۰	منجانب	منجانب
۷	۱۶	سارے	ساری
۱۰۱	۷	شدت	شدت
۱۰۵	۱۵	منتے	منتی
۱۰۹	۸	ہو تو برق نما	ہو تو برق نما
۷	۹	چھو کر تھوڑا سا	چھو کر تھوڑا سا
۷	۱۴	گھٹنے آتا ہے	گھٹنے آتا ہے
۱۱۷	۵	یا (کاغذ	(یا کاغذ
۷	۱۲	شوق ہے معلم کو	شوق ہے معلم کو
۱۱۹	آخری سطر	ملجائے	ملجائے
۱۲۲	۱۲	پھر	یہ
۱۲۳	۷	کرتے	کرتے
۱۳۲	۱۱	نہانے	نہانے
۱۱۳	۸	ہیڈ روجن	ہیڈ روجن

